DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188584
UNIVERSAL
LIBRARY

مرقع روس

جسمیں سلطنت روس کے ہر حصہ کے تمام جغرافیائی اور
تاریخی حالات معہ وہاں کے مختلف الانواع والاقسام باشندوں کے
تمدنی کیفیات کے درج ہیں

انگریزی سے ترجمہ کر کے معہ ۴۳ تصاویر کے

سنہ ۱۹۰۰ء میں

مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور میں باہتمام
منشی عبدالعزیز منیجر کے طبع ہوا

تنقیح ۲۹۲

۱۹۹۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرقع روس

وسعت اور محل وقوع

تمام دنیا کے ممالک میں انگلستان سے دوسرے درجہ پر۔ اہل ہندوستان کو مملکت روس کے حالات سے سب سے بڑھ کر دلچسپی ہے۔ خدانخواستہ اگر سلطنت انگریزی کی ہندوستان سے بیخ کنی ہو جائے کہ جسکے فی الحال کوئی آثار نہیں ہیں۔ تو اغلب ہے کہ روس جان توڑ کر اس ملک کے فتح کرنے کی کوشش کریگا۔ لہٰذا یہ امر ضروری ہے کہ روس کی حالت اور اسکا طریق حکومت معلوم ہو تاکہ ہم پہلے ہی سے اس کی حکمرانی کا اندازہ کر سکیں کہ وہ اشخاص جو ہندوستان میں موجودہ حکومت کے شاکی ہیں اس مثل کو بالکل صحیح پاوینگے "چولہے سے نکلے اور بھاڑ میں گرے" +

سلطنت روس میں تمام شمالی ایشیا اور نصف مشرقی یوروپ شامل ہے اسکا رقبہ ۸۶ لاکھ مربع میل ہے جو کہ تمام سطح ارضی کا ساتواں حصہ ہے ۱۸۹۵ء میں کل آبادی ۱۱۲ لاکھ تھی (ملین = ۱۰ لاکھ) مگر برٹش گریٹ کو شامل کر کے تمام سلطنت انگریزی کا رقبہ ۱۱۵ لاکھ مربع میل اور ۳۷۹ لاکھ آبادی ہے۔ اور یہ آبادی روس کی آبادی سے قریباً تگنی زیادہ ہے۔ روسی سلطنت دو بڑے حصوں میں منقسم ہے۔ یورپی روس اور ایشیائی روس اول الذکر کا قریباً ۲ ملین مربع میل رقبہ ہے اور ہندوستان کی وسعت کا ۲/۱ ہے آبادی قریباً ۹۵ ملین ہے ایشیائی روس کا رقبہ ۶ ملین مربع میل ہے۔ یعنی

ہندوستان سے دوگنا ہے لیکن اسکی آبادی صرف ۱۸ ملین ہے۔ ہم ہر ایک حصہ کا سلسلہ وار حال بیان کریں گے ⁘

یورپی روس

حدود اربعہ وسعت وغیرہ

یورپی روس شمال کیطرف بحر منجمد مشرق کیطرف کوہستان یورال دریائے یورال اور بحیرہ کیسپین۔ اور جنوب کیطرف کوہ قاف اور بحیرہ اسود۔ اور مغرب کیطرف۔ آسٹریا پرشیا بحیرہ بالٹک۔ اور سویڈن سے محدود ہے ⁘

زیادہ حصہ یورپی روس کا ایک وسیع میدان ہے۔ خاص منبع آب کوہستان والدائی سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو کے درمیان ایک کسیقدر بلند سلسلہ ہے۔ بڑے پہاڑ یورال اور قاف ہیں۔ جو ایشیائی روس کی سرحد ہیں۔ فیلنڈ میں جو اسی نام کی جھیل کے شمال میں واقع ہے۔ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ کوہستان والدائی کے شمال میں جو دریا ہیں وہ بحر منجمد یا بحیرہ بالٹک میں بہتے ہیں اور جو جنوب کو بہتے ہیں وہ بحیرہ کیسپین یا بحیرہ اسود میں گرتے ہیں۔ چونکہ روس کی ندیوں کے منبع کم بلندی پر واقع ہیں لہذا ان کی رفتار بہت سست ہے اور اسی لحاظ سے جہازرانی کے واسطے بہت مفید ہیں مگر ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو کئی ماہ تک منجمد رہتے ہیں۔ بڑے بڑے شمالی اور جنوبی جو کہ عموماً ایک دوسرے کے قریب تر ہیں۔ ایک دوسرے سے بذریعہ نہر کے ملحق ہیں۔ لہذا ایک قسم کا انکا تعلق بحیرہ کیسپین بحیرہ بالٹک اور بحیرہ اسود میں ہے۔ یوروپ کے سب سے بڑے دریا والگا کا خاص بندرگاہ فی الحال سینٹ پیٹرسبرگ ہے ⁘

اسکے شمال مغرب میں بکثرت جھیلیں ہیں۔ لاڈوگا ان میں سے تمام یوروپ میں سب سے بڑی ہے۔ اور جنوب مشرق میں شوری جھیلیں ہیں ⁘

روس کے جنوبی قطعات عموماً گرم ہیں۔ اور شمالی سرد۔ مگر آب وہوا یہاں کی نہایت مختلف

حالتوں کی حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ منطقہ باردہ میں دائمی طور پر زمین کئی فیٹ نیچے تک
ہمیشہ منجمد رہتی ہے۔ اور موسم بہار کا ایک بڑا لمبا گرما کا برابر دن ہوتا ہے۔ اور ایک
لمبی موسم سرما کی رات جس میں صاف چاندنی ہوتی ہے۔ اور روشن بادل آسمان
میں چمکتے ہیں۔ جنکو اروره بوریلس (شمالی روشنی) کہتے ہیں۔ وسط اور شمال میں ونکا
موسم بہت لمبا اور بہت سخت ہوتا ہے۔ اور گرما میں موسم چھوٹا اور گرمی بہت تیز
ہوتی ہے۔ اسکے برعکس جنوب میں گرما بڑا ہوتا ہے اور موسم سرما چھوٹا +

سرما میں لوگوں کے چہرے بالکل سڑکوں پر نظر نہیں آتے کیونکہ اس خوف سے
کہ مبادا کہ کہر سے ناک یا کان نہ اڑجائیں سب لوگ منہ پشمی اشیاء سے چھپا لیتے ہیں
اگر ان کے جسم ایسے طور پر منجمد ہوجاویں کہ ان کو پھر گرم کیا جاوے تو ان کے مرجانے کا اندیشہ ہوتا ہے
جب ناک جم جاتی ہے تو یہ سفید اور سخت ہوجاتی ہے۔ انسان کو نہ تکلیف ہوتی ہے
اور نہ خبر ہوتی ہے اگر کوئی شخص پاس سے گذرے تو وہ کہتا ہے۔ "قبلہ ذرا اپنی ناک
کا خیال رکھو" اسپر یہ شخص کچھ برف لیتا ہے اور اپنی ناک کو ملتا ہے۔ یہانتک کہ وہ
گرم ہوجاتی ہے اور اسطرح نقصان نہیں ہوتا۔ ایک شخصکو ایک دفعہ لوگ اسکی برفانی
گاڑی سے اٹھاکر اسکی جھونپڑی میں لے گئے۔ اسکے پیر منجمد ہوگئے تھے۔ جب ان
پیروں پر لکڑیاں ماری گئیں تو ایسی آواز سنائی دی کہ گویا پیر سنگ مرمر کے بنے
ہوئے تھے۔ ایسے موقع پر آنکھیں بھی تکلیف دہ معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ پپوٹے منجمد ہوجاتے
ہیں جب ایسا اتفاق ہو تو انسان اپنے ہاتھوں سے ٹٹول کر کسی گھر پر پہنچ جاتا ہے اور
صاحب خانہ کی اجازت لیکر انگیٹھی کے پاس بیٹھ جاتا ہے جس سے برف پگھل جاتی ہے
جب بہت ہی سردی ہو تو لوگوں کو سونے کی بہت خواہش ہوتی ہے۔ یہ لیٹنا چاہتے
ہیں لیکن اگر ایسا کریں تو پھر انکو اٹھنا نصیب نہیں ہوتا۔ اور اسطور پر ہر سال بہت
سے لوگوں کی جانیں ضائع ہوجاتی ہیں +

گوشت منجمد حالت میں ایک عرصہ دراز تک رہ سکتا ہے۔ مرغیوں کے پر اکھیڑ
لئے جاتے ہیں اور پھر یہ پانی میں ڈبو دی جاتی ہیں۔ اور منجمد ہونے کیواسطے
چھوڑ دی جاتی ہیں۔ منجمد مچھلیں بازاروں میں اسطرح نظر آتی ہیں کہ ان کی لمبی لمبی
گردنیں آگے نکلی ہوئی ایسی سخت ہوتی ہیں کہ انکو ان سے پکڑ کر اٹھا سکتے ہیں بارش

کم ہوتی ہے۔ یعنی مشرق میں کوئی ۱۴۔انچ اور مغرب میں کوئی ۲۵۔انچ تک کچھ حصّہ بیکا برف کی صورت میں آگرتا ہے۔ موسم سرما میں جو طوفان آتے ہیں اُن کے باعث اکثر ریل کی سڑکیں برف سے چھپ جاتی ہیں۔ اور مویشیوں کا اس سے بہُت نقصان ہوتا ہے ❖

بحر منجمد کے کنارے جو قطعہ واقع ہے وہ بالکل ایک دلدل کا میدان ہے۔ جو سال میں عرصہ تک برف سے چھپا رہتا ہے۔ درخت نہیں پیدا ہوتے۔ مگر کائی گھاس۔ وغیرہ اور چند پودے ہوتے ہیں شمالی اور وسطی روس کا ایک کثیر حصّہ جنگلوں سے پُر ہے۔ بعض حصص میں درخت ایسے گنجان ہیں کہ کہتے ہیں کہ ایک گلہری سینٹ پیٹرزبرگ سے ماسکو تک جو ۴۰۰ میل کا فاصلہ ہے بغیر زمین پر پیر رکھنے کے سفر کر سکتی ہے۔ جنوب مشرق میں بنجر ریگستان ہیں جنکو سٹیپس کہتے ہیں جنوب مغربی اور مغربی حصّے زرخیز ہیں۔ جو سویا اور خاصکر رائی کی شمال کیطرف کاشت ہوتی ہے۔ گیہوں جنوب مغرب میں پیدا ہوتا ہے۔ اور مغرب میں سَن اور ہمپ پیدا ہوتی ہے ❖

رینڈیر جس سے خوراک لباس اور ذرائع سفر لیپ لینڈ کے لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ شمال میں ملتا ہے بھیڑیں بیل اور گھوڑے بکثرت جنوب میں پیدا کئے جاتے جنوب مشرق میں اونٹ عام ہیں۔ سرما میں خرگوش سفید ہوجاتے ہیں جس کے باعث یہ برف میں آسانی سے نہیں دکھائی دیتے۔ مگر گرما میں یہ بھورے رنگت کے رہتے ہیں ریچھ اور بھیڑیے خاص شکاری جانور ہیں ریچھ جنگل ہی میں رہتے ہیں اور اکثر نظر نہیں آتے مگر بھیڑیے دیہات کے نزدیک رہتے ہیں۔

تنہا بھیڑیا انسان پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ مگر یہ اکیلے دکیلے بچہ کو اُٹھا لیجاتا ہے بعض اوقات بھیڑیے کتوں پر حملہ کرتے ہیں۔ بھیڑیوں کا ایک گروہ دیہات میں آجاتا ہے

جب کُتّے اِنکا پیچھا کرتے ہیں تو یہہ بھاگ نکلتے ہیں یہانتک کہ کُتّے دور تک جنگل میں اِن کے پیچھے چلے جاتے ہیں۔ اُسوقت یہہ بھیڑیئے دفعتاً پھر پڑتے ہیں اور اِن بیچارے جانوروں کو پکڑ کر کھا جاتے ہیں ✣

روسی کبوتر کو روح القدس کی ایک نشانی سمجھتے ہیں۔ انکو مارنا یہہ بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں یہہ صرف اِن جانوروں کو خوراک دیتے اور اِن کو اُڑا کر اپنے دل بہلانے کے واسطے خریدتے ہیں دوکاندار اور دیگر لوگ ایک لکڑی کے ساتھ سے جھنڈے باندھکر ہلاتے ہیں اور اُن کو اوڑنے کی سمت بتلاتے ہیں۔ روسی بچے روس میں بہت سی چڑیاں بھی رکھتے ہیں۔ موسم سرما میں جو بالکل ہوا میں رکھی جاتی ہیں۔ اُنکو بالکل پانی نہیں دیا جاتا کیونکہ یہہ فوراً جمکر برف بنجاتا ہے۔ اِن کے پنجروں میں چھوٹی سی بوتل برف کی رکھی ہوتی ہے جسکو یہہ اپنی چونچوں سے پگھلا لیتے ہیں۔ البتہ جب سورج سے ذرا بھی برف پگھلنے لگتی ہے تو یہہ چڑیاں نہایت شوق سے پانی پیتی ہیں ✣

چڑیاں بہت کثرت سے رکھی جاتی ہیں۔ بہت سے اضلاع میں بجائے شکر کے شہد مستعمل ہوتا ہے سٹرجن مچھلی کا شکار بڑے دریاؤں میں بہت ہوتا ہے۔ اور روسی اِسکا بہت شوق رکھتے ہیں ✣

باشندے

روس میں بہت سی اقوام آباد ہیں۔ مگر خاص روسی جنکا اب حال بیان کیا جائیگا بہت ہی کثرت سے اور مشہور ہیں۔ انکے اقسام یہہ ہیں۔ باشندگان روس عظمی جو وسط میں رہتے ہیں اور ۵۳ ملین سے زائد ہیں۔ دوسرے باشندگان روس خورد ۱۵ ملین کے قریب ہیں اور جنوب مغرب میں رہتے ہیں۔ سوم سفید روسی جو قریباً ۴ ملین ہیں۔ اور مغربی صوبجات میں رہتے ہیں ✣

یورپ میں بڑی بڑی نسلیں آباد ہیں۔ لاطینی۔ جنمیں اٹالین۔ فرانسیسی اور ہسپانین ہیں۔ اور جو جنوب مغرب میں رہتے ہیں۔ ٹیوٹنز جن میں جرمن۔ انگریز۔ سویڈ وغیرہ ہیں۔ اور وسط میں رہتے ہیں۔ اور سیلو لوگ معہ روسی اور پولز وغیرہ کے مشرق کیطرف رہتے ہیں ✣

سلیو لوگ آریا نسل سے ہیں - ان کی نسبت قیاس ہے کہ یہہ اور آریا نسل کے لوگوں کی نسبت شمالی راستہ سے یوروپ میں آئے ہیں - وسط یوروپ کے مختلف حصص میں ان کے علیحدہ گروہ ہیں - چنانچہ ان میں سے بہت سو برس الورش ابتدائی زمانہ میں غلام بنائے - کیونکہ لفظ "سیلو" (غلام) کا اشتقاق انہیں سے ہے - لاطینی لفظ اسلاو اسیس سے نکلا ہے - جسکے معنے قدیم ہندوستان کی زبان میں "غلام بنایا گیا" کے ہیں - اس وقت کوئی نسل خالص سلیونک خون کی نہیں - صدیوں تک مغل تاتار ملک کے ایک بہت بڑے حصہ پر حکمران رہے - اور انہوں نے روسیوں سے مناکحت کر لی - چنانچہ ایک مثل ہے - "روسی کو دیکھو اور تم کو معلوم ہوگا کہ یہہ تاتار ہے" - اسکے بعد جرمن اور سویڈس سے بھی مناکحت ہوئی - مشرقی اور مغربی آریوں میں سلیونک نسل کے لوگ بطور ایک واسطہ کے ہیں *

وضع قطع

روسی عموماً گندم گوں ہوتے ہیں - ان کی آنکھیں چھوٹی اور سر بڑے ہیں گھنی بھوئیں چھوٹی سی ناک گھنی ڈاڑھی ہوتی ہے اور قد میانہ ہوتا ہے بعض اپنے بالوں کو اسقدر بڑھاتے ہیں کہ یہہ ان کی پشت پر گویا عیاں معلوم ہوتے ہیں - بعض کے بال گول کٹے ہوئے ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص نائی کے پاس خط بنوانے جاتا ہے تو یہہ ایک آہنی ٹوپی سر پر رکھ دیتا ہے اور جو بال اسکے کناروں سے نکلے رہتے وہ تراش دیتا ہے اس موقعہ پر ایک تاریخی واقع یاد آگیا ہے جو روسیوں کے بالوں کی نسبت مشہور ہے پیٹر اعظم کو عنفوان شباب میں ایک مرتبہ جہاز بنانے کے لئے روپیہ کی ضرورت پیش آئی - اپنے ملک میں حکم دیدیا کہ سب سپاہی اور امیر ڈاڑھیاں کٹواویں اور جو ڈاڑھی کٹوانا پسند نہ کرے وہ ایک رقم معین بطور تاوان کے دے - اس وقت تک روس میں ڈاڑھی وغیرہ کے بال لمبے رکھنے کا عام رواج تھا - بہت سے امیروں اور اہل وسعت فوج کے لوگوں نے ڈاڑھیاں بچا رکھنے کے لئے روپیہ ادا کر دیا اور زار روس کے خزانہ میں ایک معقول توفیر ہو گئی - غریب روسی اپنے بالوں کیطرف کچھ خیال نہیں کرتے جو عموماً باہم الجھے رہتے ہیں مگر قصبہ کے پادری

ڈاڑھیاں اور بال نہایت اچھا طرح سے کنگھی کرکے صاف رکھتے ہیں +

(ایک روسی دہقان ایک گرجا کیواسطے روپیہ جمع کر رہا ہے)

لباس ان کا یہ ہے کہ ایک ٹوپی سر پر ہوتی ہے جو قریبًا آنکھوں تک آجاتی ہے ایک ڈھیلا ڈھالا سیاہ لمبا کوٹ ایڑیوں تک لٹکا ہوا۔ اور گھٹنوں تک بھاری بوٹ ہوتے ہیں جنکے اندر پاجامہ کے پائنچے ڈالے ہوتے ہیں۔ سرما میں غریب لوگ پوستین پہنتے ہیں۔ امیر آدمیوں کے پاس قیمتی اور عمدہ فر کی پوشاک اور اونی لبادہ ہوتی ہیں۔ بعض اشخاص یورپ کے دیگر ممالک کیطرح کپڑے پہنتے ہیں اور سپاہی جو بکثرت ہیں وہ بھی وردیاں پہنتے ہیں +

موسم کے مطابق لباس میں اختلاف ہے۔ سرما میں عمدہ اونی کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ اور گرما میں باریک کپڑے۔ جہانتک ممکن ہے کہ لباس ہلکا پہنا جاوے مگر شام کو جب

گرم اور بھاری کپڑے پہنتے ہیں ٭

دہات غریب غربا خود اپنے کپڑے بنتے اور اُن کو نیلا رنگ دیتے ہیں۔ جو بوٹ پر دام خرچ نہیں کرسکتے وہ پٹیاں چیتھڑوں کی اپنے پیروں کے گرد لپیٹ کر اُن کو فیتہ سے باندہ لیتے ہیں۔ اور اِن پٹیوں کے اوپر یہہ جوتے پہنتے ہیں جو چھال کے بنے ہوئے ہوتے ہیں ٭

گرما میں مستورات ہلکی روئی کے کپڑے پہنتی ہیں اور سرما میں یہہ مردوں کیطرح بھیڑوں کی کہال (پوستین) پہنتی ہیں ٭

اکل و شرب

دہقان خاصکر بھوسلی روٹی کہاتے ہیں جو غلہ رائی کی ہوتی ہے۔ اسکے ساتھ گوبی یا کرم کلہ کا شوربا جو کسیقدر رسیدہ ڈالکر پکایا جاتا ہے گرم گرم کہاتے ہیں ایک قسم کا گیہوں جو بہون کر ادبالا جاتا ہے کسیقدر چربی کے ساتھ کہایا جاتا ہے۔ ککڑی مُوتا۔ پیاز وغیرہ بھی خوراک کے طور پر مستعمل ہوتی ہیں۔ خشک کُرموتے دہاگوں میں پروئے ہوئے منڈیوں میں بکتے ہیں ٭

امیر بھی غریبوں کیطرح گوبی کے شوربے کے شائق ہیں۔ مگر یہہ اسکو مختلف طور پر تیار کرتے ہیں۔ چوکہن اور بھیڑ کے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹتے ہیں اور سبکو ملاکر رکابی میں رکھتے ہیں اور پھر تین چمچے بھر بالائی اسپر ڈالتے ہیں گوبی کا شوربا خاصکر دستر خوانوں پر رکہا جاتا ہے۔ بعض قسم کے روسی مچھلی کے شوربے بھی لذیذ ہوتے ہیں ٭

چونکہ موسم میں سردی بھی بہُت سخت ہوتی ہے اور گرمی بھی اسی لحاظ سے کہانے بھی مختلف کہائے جاتے ہیں۔ مذہب کا بھی اثر ہوتا ہے ہفتہ کو اتوار سے کہانا مختلف ہوتا ہے۔ اور بدہ اور جمعہ چونکہ روزہ رکہنے کے دن ہیں۔ اس لحاظ سے سوموار اور منگل سے بھی مختلف ہیں ٭

روٹی مختلف شکلوں کی ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہہ انگشتری کی شکل کی ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسے دہاگہ میں پرو سکتے اور بازو میں ڈالکر لیجا سکتے ہیں ٭

روسی مچھلی کے جو تیل میں تلی ہو بہت شائق ہیں ۔ یہہ برف بہت استعمال کرتے ہیں ۔ یہہ برف کا پانی اور برف کی شراب ہی صرف نہیں پیتے ہیں بلکہ برف کی چائے بھی استعمال کرتے ہیں یعنے ایک ٹکڑا برف کا چائے کے پیالہ میں ڈالدیتے ہیں ۔ تمام خاندانوں میں سوائے بہت ہی غریب اور مفلس خاندانوں کے برف کے گھر ہوتے ہیں ۔ نیوا پر برف بعض اوقات تین فٹ موٹی ہوتی ہے اسکے بڑے بڑے ٹکڑے لاکر فروخت ہوتے ہیں ✣

شہروں میں بعض امیر لوگ بڑی عیش و آسایش سے زندگی بسر کرتے ہیں دیہات میں بعض اوقات ہندوستان کیطرح بارش نہیں ہوتی اور اسیطرح بہت مصیبت نازل ہوتی ہے ۔ ان ایام میں ۔ اور نیز بعض حصص ملک میں ہمیشہ قحط کی روٹی مستعمل ہوتی ہے ۔ گیہوں کے ساتھ بھوسی اور چھال تک ملائی جاتی ہے اسکا ذائقہ بڑا خراب وبات کیطرح ہوتا ہے ۔ سیاہ نان میں بعض اوقات ریگ ملی ہوتی ہے ۔ اسکو کھاتے وقت اوپر کے دانت نیچے کے جبڑے کیساتھ نہیں ملتے اور اسیطور پر ریت دانتوں سے نہیں لگتی ✣

روس میں تمباکو عام طور پر مستعمل ہوتا ہے ۔ زن و مرد سب استعمال کرتے ہیں عورتیں سفر میں سگرٹ کی ڈبیا نکالتی ہیں اور جس پہلے مرد سے ان کی ملاقات ہو اُس سے دیا سلائی مانگتی ہیں ✣

چائے کا بہت استعمال ہوتا ہے چین سے اعلےٰ درجہ کی عمدہ چائے اینٹوں کی شکل میں آتی ہے ۔ جس سے تھوڑی تھوڑی کاٹ کر استعمال کرتے ہیں سماوار میں ہمیشہ پانی گرم رکھا جاتا ہے ۔ اسکے بیچ میں آگ کی جگہ ہوتی ہے اور اسکے اوپر بعض اوقات چائے کی کیتلی رکھدیتے ہیں ✣

کاوس ایک قسم کی بیر شراب روسیوں کو بہت پسند ہے ۔ جسطرح مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسیطرح روسی بغیر کاوس کے زندہ نہیں رہ سکتے ۔ معمولی روسی کبھی پانی زبان سے بھی نہیں لگاتے ۔ یہہ سوائے کاوس کے کچھ نہیں پیتے بلکہ اسکو گوبی کے شوربے کیساتھ بھی ملا لیتے ہیں ۔ یہہ اسطرح بنائی جاتی ہے کہ رائی میں کچھ شہد اور نمک ملاکر اسکا خمیر اٹھاتے ہیں ✣

روسی دہقان بدقسمتی سے ایک اور سخت شراب کے بھی شائق ہیں جسکو وڈکا کہتے ہیں۔ یہ عرق کیطرح کی شراب ہوتی ہے۔ مگر رای سے کھینچی جاتی ہے۔ صرف ہر ایک شادی مرگ یا اور کسی رسم کے اختتام پر ہی شراب خوری نہیں ہوتی ہے بلکہ خرید و فروخت یا اور کوئی کام بھی بغیر ووڈکا کے نہیں کیا جاتا۔ لگان جمع کرنے والے کو دہوکہ دینے کے واسطے لوگ اسے شراب میں سرشار کردیتے ہیں۔ شراب خواری بالکل گناہ نہیں سمجھی جاتی ✣

مکانات

شہنشاہ کے بعض محل تو تمام دنیا سے عمدہ ہیں۔ مگر لوگ عموماً غریبانہ طور کے بنے

ہوئے مکانوں میں رہتے ہیں جو شہتیروں کے بنے ہوئے ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر رکھے ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر یک منزلہ ہوتے ہیں۔ دریچے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ہر ایک مکان میں ایک بڑی خشتی انگیٹھی ہوتی ہے۔ جس سے بعض اوقات تمام گھر دھوئیں سے بھر جاتا ہے۔ چونکہ اس کے اوپر کیطرف گرمی ہوتی ہے۔ یہاں لوگ نہایت شوق سے سوتے ہیں۔ یہاں بچے اپنی غلیظ پوستینوں میں لپٹے پڑے رہتے ہیں بچے ایک قسم کے گہوارہ میں رہتے ہیں جو ایک بانس کے سرے سے مضبوط بندھے لٹکتے رہتے ہیں ٭

(ایک روسی دہقان کی جھونپڑی)

بہت سے مکانات اسطرح بنے ہوتے ہوتے ہیں کہ انکی اندلیتان کی کیطرف ہوتی ہیں۔ اور بستی کے عین وسط میں عموماً ایک دریچہ ہوتا ہے خوشحال لوگوں کے مکانات

میں دریچہ کے چوکھٹ اور اولتی کے کناروں پر عمدہ نقش و نگار اور رنگ ہوتا ہے ۞

بہُت سے روسیوں کو صفائی کا بالکل خیال نہیں ہے یہ اپنی جھونپڑیوں کا صاف رکھنا صرف ایک تضیع اوقات سمجھتے ہیں تمام قسم کی غلاظت باہر پھینکدی جاتی ہے کہ سرما میں برف گرکر جم جائے اور گرما میں جب برف پگھلے تو یہ بھی اس کیساتھ بہ جاتے اسی باعث سے بیماریاں متواتر لاحق رہتی ہیں۔ مغربی ممالک کی نسبت اسی باعث تعداد اموات یہاں پر دوگنی ہے ۞

(روسی دربان)

شہروں میں اکثر سڑکیں فراخ اور سیدہی ہیں۔ مگر گاڑیوں کے پہیوں کے باعث بہُت خراب حالت میں رہتی ہیں۔ دوکانوں میں بہُت کچھ اسباب نہیں ہوتا اور عمدہ طور پر اشیا رکھی ہوئی نہیں ہوتیں بڑی بڑی سڑکوں پر گائیں گھوڑے چرتے ہیں۔ اور جو لوگ رات کو باہر جانا چاہیں۔ اُنکو ضرور لالٹین ہمراہ لیجانا چاہئے کیونکہ چند ایک لالٹین جو سرعام ہوتی ہیں۔ وہ نہ ہونے کے برابر ہیں ۞

امیروں کے گھر بڑے ہوتے ہیں۔ اور نوکر بھی بکثرت ہوتے ہیں اور اکثر انکے مکانات میں سردی سے بچنے کے واسطے دوہرے دریچہ اور دوہرے دروازہ ہوتے ہیں ۞

حمام

روسی دہقان سوتے وقت کپڑے نہیں اوتارتے - بلکہ اپنی پوشاک پہنے ہوئے سو جاتے ہیں - ہفتہ وار نہانے سے البتہ کسیقدر صاف رہتے ہیں - ہفتہ کی سہ پہر کو عام طور پر سب لوگ نہاتے ہیں تاکہ اتوار کو پاک و صاف رہیں - شہروں میں لوگوں کے گروہ کے گروہ تولئے ہاتھوں پر ڈالے ہوئے - اور درختوں کی شاخیں ہاتھ میں لئے ہوئے جاتے ہوئے نظر آتے ہیں - یہ اسطرح نہیں نہاتے کہ پانی میں گھس جائیں یا پانی اپنے اوپر ڈالیں - ان کے حمام بخاری - یا دخانی ہوتے ہیں بڑے بڑے پتھر آگ میں ڈال کر گرم کئے جاتے ہیں - جب یہ باہر نکالے جاتے ہیں انپر پانی ڈالا جاتا ہے - اور تمام مکان بھاپ سے بھر جاتا ہے - لوگ جو نہانا چاہتے ہیں بنچوں پر لیٹے رہتے ہیں - اور بھاپ سے گرم ہو جاتے ہیں - بنچیں مختلف بلندی کی ہوتی ہیں جسقدر بلند ہوں اسیقدر زیادہ گرم ہوتی ہیں - حمام کے نوکر نہانے والوں کو درختوں کی شاخوں سے جو سرد پانی میں بھیگی ہوتی ہیں مارتے ہیں کوئی شخص دیکھکر یہ خیال کر سکتا ہے کہ انکو سزا مل رہی ہے - مگر نہانے والے اسطرح خوش ہوتے ہیں جیسے مچھلی پانی میں - گرمی پہلے پہل سخت معلوم ہوتی ہے - مگر جب پسینہ آجاتا ہے تو بہت ہی خوشگوار معلوم ہوتی ہے - اس کے بعد سرد پانی ڈالا جاتا ہے سرما میں بعض اوقات نہانے والے باہر نکلکر برف پر لوٹتے ہیں یہ خوفناک معلوم ہوتا ہے - مگر روسیوں کو اس سے کچھ ضرر نہیں پہنچتا ؂

شہروں میں حمام بنے ہوئے ہیں جہاں لوگ کچھ تھوڑی سی اجرت دیکر چلے جاتے ہیں امیروں کے اپنے حمام ہوتے ہیں دہقان اسطرح نہاتے ہیں کہ اپنی جھونپڑوں کے دروازے اور دریچے بند کر لیتے ہیں اور ایک گرم چھت پر پانی ڈالتے ہیں - حتے کہ تمام گھر بھاپ سے بھر جاتا ہے ؂

اطوار

روس میں مختلف آدمیوں کے چال چلن مختلف ہیں - دہقانی اور شہری بہت سی

حالتوں میں ایک دوسرے کے بالکل برخلاف ہیں۔ امیر اور افسر بھی اسطرح مختلف ہیں
ایک معمولی روسی نیک۔ سادہ دل خاموش مزاج۔ اور ہندوؤں کے طرح ہی
تقدیر کے تابع ہوتا ہے گویا ایک بچہ ہوتا ہے۔ بچوں ہی جیسے اسمیں عیوب ہوتے ہیں
اور بچوں ہی جیسی اسمیں نیکیاں ہوتی ہیں *

روسیوں میں قومیت کا بہت ہی سخت خیال ہے۔ ہر ایک روسی اپنے اہل ملک
کو "برادر" یا "گو" کہکے مخاطب کرتا ہے۔ مگر اجنبی کو "تم" کہکر مخاطب کریگا۔ باہم
ایک دوسرے سے یہ بہت شفقت کرتے ہیں اور ان میں کینہ کشی کا مادہ اور اقوام
کیطرح نہیں ہوتا *

ایک روسی کا قول ہے: "سستی ہماری قومی کمزوری ہے۔ اور جو کچھ غلطی ہم سے
ہوئی ہے اس سب کا باعث یہی ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی اعلےٰ مرتبہ سے ادنےٰ
حیثیت تک۔ ہرگز وہ کام کرنا پسند نہیں کرتا جس سے پہلوتہی کرنا اسکے امکان میں
ہو۔ ہم ہرگز وہ کام آج نہیں کرتے جسکو ہم کل پر ملتوی کر سکتے ہوں۔ ذرہ گورنمنٹ کے
دفاتر میں جاکر کلارکوں کو کام کرتے ہوئے دیکھو یہ کیا کر رہے ہیں؟ بعض سگرٹ
پی رہے ہیں۔ بعض تاش کھیل رہے ہیں۔ بعض گپیں اوڑا رہے ہیں۔ مگر جہاں تک
کام سے احتراز ہو سکتا ہے کوئی بھی نہیں کرتا۔ ہمارا سب کا مسئلہ یہ ہے کہ ہمکو
زندگی آرام طلبی کی ملی۔ خواہ کچھ ہی اسکے عوض ہم سے لے لیا جائے" *

روسی تحصیل علم میں بڑے مستعد ہیں۔ مگر یہ متواتر یہ عذر پیش کرکے کچھ لیاقت
بھی حاصل نہیں کرتے کہ یہ "بالکل بے سود ہے"۔ جب ان کو کوئی قصور بتلایا
جاوے تو اسکو یہ صرف ایک خفیف سا معاملہ سمجھتے ہیں *

ہندؤں کیطرح روسی حفظ ماتقدم سے بے بہرہ اور کوتاہ اندیش ہیں جو کچھ
ان کے پاس ہو۔ بجز اسکے کہ یہ کل کا خیال کریں آج اسے خرچ کر دیتے ہیں *
ہندؤں کیطرح یہ مہمان نواز بھی بہت ہیں۔ مہمان کی بہت خاطر تواضع کیجاتی ہے
روسی بڑے خوش خلق ہوتے ہیں۔ ادنےٰ سے ادنےٰ درجہ کا مزدور اپنے
غریب سے غریب عزیز کے سامنے نہایت خوش خلقی سے سلام کرتا ہے۔ تین مرتبہ
سر سے ٹوپی اوتارتا ہے۔ اسکی طرف جلدی سے بڑھتا ہے۔ اس سے مصافحہ کرتا

کرتا ہے بھائی قبلہ وغیرہ الفاظ سے اسے بار بار مخاطب کرتا ہے۔ نہایت اشتیاق اور شفقت سے اسکی مزاج پرسی کرتا ہے۔ اور اسکو خدا تعالےٰ دیوں وغیرہ کے حوالہ بعینہ اسی طرح کرتا ہے جیسے کہ اسکا مخاطب کوئی بڑا ذی رتبہ ہو +

دہقان اپنے بال لمبے لمبے بڑھاتے ہیں۔ اور اگر ان کے پاس ٹوپی نہ ہو تو ایک دھجی لیکر اپنے سر کے گرد باندھ لیتے ہیں تاکہ کام کرتے وقت ان کے بال آنکھوں پر نہ گریں۔ جب کوئی دہقان کسی ذی حیثیت کو ملتا ہے تو یہ فوراً اپنی دھجی سر سے اتار لیتا ہے گویا کہ اسکی ٹوپی ہے۔ روسی کسی بڑے آدمی کو دیکھکر فوراً اپنی ٹوپی اتار لیتے ہیں۔ اور جبتک یہ ادن کے سامنے رہے اپنی ٹوپی ہاتھ میں پکڑے رہتے ہیں اور وہ شخص بھی اس کے عوض اپنی ٹوپی اتار لیتا ہے۔ جیسا کہ دو گاڑی بان بھی ایک دوسرے کے سامنے اپنی اپنی ٹوپیاں اتار لیتے ہیں +

معاف کیجیے! معاف رکھیے! میں معافی مانگتا ہوں! - ایک فقیر دوسرے فقیر سے کہتا ہے اور فوراً اپنی خلیفانہ ٹوپی سر سے اتار لیتا ہے بجائے یہ کہنے کے کیا تم کل اپنے بھائی کے یہاں تھے؟ روسی دہقان یہ کہتا ہے "بڑے جناب من کیا آپ کل اپنے بھائی جان کے دولت خانہ پر تشریف رکھتے تھے؟"

روسی شفقت آمیز اسمائے تعریف بہت کثرت سے استعمال کرتے ہیں جیسے میری چھوٹی پیاری میری چھوٹی اماں۔ میری چھوٹی جان وغیرہ۔ ایسے ہی بکثرت ناموں کے خلاصہ مستعمل ہیں جو شاہی محلوں میں بھی رائج ہیں۔ اور یہی حال کسیقدر انگلستان میں ہے۔ جب البرٹ پرنس آف ویلز چھوٹے تھے تو ان کی والدہ ملکہ معظمہ انہیں برٹی کہا کرتی تھیں +

ایک روسی نوکر کے عیوب اور صفات اسطرح بیان کی گئی ہیں :-

وہ یہ تمہاری خدمت میں کبھی اکتاتا نہیں۔ اگر یہ سارا دن تمہارا کام کرتا رہا ہے تو تمام رات بھی اگر ضرورت ہو تو تمہارا کام کرتا رہیگا۔ کوئی کام اس کے نزدیک مشکل نہیں ہے۔ ہر ایک ضرورت کے موقع پر یہ تمہارا اپنا بازو ہے۔ یہ تمہاری گاڑی یا ساز کی مرمت کرسکتا ہے اور تمہارے بوٹ یا کپڑے کو بھی پھٹے ہوئے سی سکتا ہے۔ اسکو ایک کلہاڑی دیدو اور پھر کوئی کام نجار کا ایسا نہیں جو یہ نہ کر سکے

اور بھی ہیں - بلکہ اگر ضرورت ہو تو یہ تمہارے واسطے تن تنہا ایک پورا مکان تک بنا سکتا ہے - یہ تمہارے واسطے شکار مار سکتا ہے - اور سادہ کھانا بھی تمہارے واسطے پکا سکتا ہے - اگر تم اسے حکم دو کہ یہ تمکو ۴ بجے جگا دے تو بیشک بیفکر ہو کر اور لمبی تان کر سو رہو - اور اسپر پورا اعتماد رکھو کہ یہ تمکو ٹھیک وقت پر بیدار کر دے گا اور اگر تم اسپر اعتماد کرو تو یہ بڑا دیانت دار ہے مگر باوجود اسکے بھی ایک گلاس وڈکا کے واسطے یہ بے شرم ہو کر جھوٹ بھی بول لیگا اور تھوڑی سی چوری بھی کر لیگا ۞ بعض اور ممالک کیطرح گورنمنٹ کو دھوکہ دینا بد دیانتی نہیں سمجھی جاتی ہے - افسر رشوت ستانی اور تغلب کیلواسطے بدنام ہو رہے ہیں ۞

تفریح

موسیقی - رقص - اور قمار بازی خاص تفریحیں ہیں تماشہ کا شوق ان لوگوں کو اسقدر ہے کہ ایک سال میں ۱۱ لاکھ تماش بذریعہ ریل شملے چرچ کے پاس سے گئے

(موسم سرما میں پھسلنا)

کھلے میدانوں اور کھلی ہوا میں تفریح کا سامان بکثرت رہتی ہیں - جیسے کہ انگلستان میں - مگر جمناسٹک کا رواج ہوتا جاتا ہے ۞

موسم سرما میں برف کی پہاڑیوں پر پھسلنا ایک نہایت خوشگوار تفریح ہے - دو ڈھلوان سطحیں ایک دوسرے کے مقابل بنائی جاتی ہیں اسپر برف ڈال کر انکو چکنا کر لیتے ہیں - ایک ڈھلوان کی چوٹی پر دو تین آدمی ایک برفانی گاڑی میں بیٹھتے ہیں اور جب یہ یہاں سے

چھوٹتی ہے تو ایک سے اتر کر دوسری پر چڑھ جاتی ہے +

بھولنا بھی بہت دلپسند تفریح ہے - اور عموماً روسی عملی ورزش کو ناپسند کرتے ہیں +

طے مسافت

موسم کے مطابق روس میں سفر کا بھی اختلاف ہے گرما میں گاڑیوں میں پہیے لگے ہوتے ہیں - اور سرما میں جب زمین پر برف پڑی ہوتی ہے تو پہیے اوتار لئے جاتے ہیں - اور گاڑی برفستانی گاڑیوں (سلیج) کی طرح چلتی ہیں +

عام برفستانی گاڑیاں موسم سرما کی جو لوگ کرایہ پر لیتے ہیں - ان کے گھوڑے کمزور ہوتے ہیں مگر بعض بہت تیز رو ہوتے ہیں +

(عام موسم سرما کی برفستانی گاڑی)

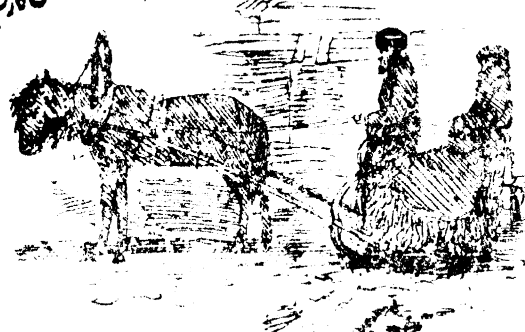

جب لوگوں کو کوئی دور دراز سفر طے کرنا ہوتا ہے یا گاڑی بھاری ہوتی ہے تو تین گھوڑے اس میں جوت لیتے ہیں -

بیچ کا گھوڑا دو بمب سے بندھا ہوتا ہے اور دو گھوڑے اس کے ادھر ادھر

(۴۰) (بھاری برفستانی گاڑی)

لگے ہوتے ہیں درمیانی گھوڑے کا سر مضبوط بندھا ہوتا ہے چنانچہ یہ ہمیشہ اسے اٹھائے رکھتا ہے اور دوسرے گھوڑے اپنی گردنیں باہر رکھتے ہیں اور سر نیچے - درمیانی گھوڑے کے اوپر ڈگا ہوتا ہے - جسکی شکل کسیقدر گنبد [illegible] کی مثل

کی طرح ہوتی ہے یہ درمیانی گھوڑے کے اِدھر اودھر بندھا ہوتا ہے کیونکہ کوئی جوت نہیں ہوتی۔ ڈوگا کے سب سے بلند ترین حصہ کے نیچے ایک گھنٹا لگا ہوتا ہے جسکا آواز بعض اوقات ایک میل سے سنائی دیتا ہے۔ کوچبان کے بیٹھنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی اور اسکو تمام عرصہ کھڑا رہنا پڑتا ہے +

کوچبان کے پاس ایک چابک ہوتا ہے مگر یہ اسے بہت ہی کم استعمال کرتا ہے اور عموماً گاڑی کے اگلے حصہ پر صرف زور سے ہاتھ مار کر گھوڑے کو خبردار کر دیتا ہے اور خاصکر اپنے آواز پر بھروسہ رکھتا ہے۔ یہ اپنے گھوڑے سے اسطرح باتیں کرتا ہے گویا یہ انسان ہے۔ کبھی اسے شاباش دیتا ہے اور کبھی کہتا ہے :۔ دوست۔ بھائی۔ میرے سفید کبوتر۔ ذرا اپنے پیر اوٹھاؤ۔ کیوں۔ اب کیا ہو گیا؟ کیا اندھے ہو گئے؟ جلدی! جلدی! دیکھنا سامنے پتھر ہے! کیوں دیکھ لیا؟ شاباش! اِدھر ہی طرف رہنا! کیوں اِدھر اودھر کیا دیکھ رہے ہو؟ اگر یہ نا۔اخن ہو تو یہ اسپر سخت ملامت کرتا ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کہانتک گھوڑا ان باتوں کو سمجھتا ہے مگر بیشک۔ تھوڑا بہت انکا اثر بہت عجیب اس حیوان پر ہوتا ہے +

بہت سی سڑکیں روس میں صرف نشان ہی ہیں۔ دیہات میں بکثرت آبادی ہے اور بہت سے حصوں میں جیسے کہ لوئر بنگال۔ سڑک بنانے کے واسطے ایک کنکر بھی دستیاب نہیں ہوتا۔ اور علاوہ ازیں۔ آب و ہوا کی وجہ سے ہمیشہ سڑکوں کی مرمت کرنا بہت مشکل ہے +

بڑی بڑی سڑکوں کے کنارہ جہاں ریل نہیں ہے۔ گورنمنٹ نے دس سے بیس میل کے فاصلہ پر چوکیاں رکھی ہیں جہاں سیاحوں اور مسافروں کی آرام کے واسطے گھوڑے اور گاڑیاں رہتی ہیں۔ جتنے گھوڑوں کی ضرورت ہو اتنے کیواسطے عوضی دینی پڑتی ہے +

روس میں قریباً ۲۳۵۰۰ میل دریا قابل جہاز رانی ہیں۔ اور ۴۵۳۲ میل لمبی نہر قابل ہے۔ بڑے بڑے سٹیمر۔ اور اور بڑی بڑی چیزیں دریاؤں میں [illegible]

بھی ہیں ❊
سنہ ۱۹۰۰ء میں یورپی روس میں قریباً ۱۹۰۰۰ میل ریلیں کھلی تھیں اور ہندوستان میں اسکے برعکس ۲۲۰۰۰۔ اول الذکر سے مسافروں کی تعداد جو گزری وہ ۴۸۵۵۰۰ ملین تھی۔ اور آخر الذکر سے ۱۱۴۳ ملین ❊

پیشے (کاروبار)

زیادہ تر حصہ آبادی کا کاشتکار ہیں اور دیہات میں رہتے ہیں قصبوں کی آبادی مقابلتاً قلیل ہے۔ روس میں کانیں بہت ہیں۔ تخمینہ کیا گیا ہے۔ ۴۰۰۰۰ آدمی کانوں پر کام کرتے ہیں۔ مٹی کا تیل بکثرت نکالا جاتا ہے۔ جس میں سے اب کچھ ہندوستان کو بھی آتا ہے۔ غلہ خاص کر زراعتی پیداوار ہے۔ سن اور کتان بھی بہت پیدا ہوتا ہے۔ اور دیگر ممالک کو بھی جاتا ہے۔ دیار کی لکڑی ایک خاص تجارتی چیز ہے۔ روسی راج ہنس کی اکثر برش بنائے جاتے ہیں ❊
سرما میں جب دہقان کھیتوں میں کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ بہت سے گھروں میں اپنے خانگی اشیا کو بناتے رہتے ہیں۔ ہر ایک قسم کی چیز اعلے سے لیکر ادنےٰ تک بنائی جاتی ہے۔ چونکہ زمینداروں نے بہت سی حالتوں میں اپنی جاگیروں پر گزارہ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اس قسم کی ساخت کو کسی منڈی کے نہ ہونے سے تنزل آ گیا ہے ❊
سینٹ پیٹرزبرگ۔ ماسکو۔ اور بعض اور بڑے شہروں میں روئی اور ریشم کے کارخانے ہیں۔ قریباً ۸ لاکھ پچاس ہزار آدمی ان میں کام کرتے ہیں۔ بعض مزدور بہت سخت تکلیف اوٹھاتے ہیں۔ اور بہت ہی تکلیف ہوتی کیونکہ بہت عرصہ تک مجبور محنت و مشقت کرتے ہیں ❊

آبادی کے درجے

لوگوں کی تین خاص اقسام امرا سے باشندگان قصبہ جات۔ اور دہقان ہیں۔ ہم ہر ایک کا باری باری حال بیان کرینگے۔ سپاہیوں اور پادریوں کا بھی

علیحدہ علیحدہ تذکرہ ہوگا۔ ۱۸۷۵ء میں تعداد مفصلہ ذیل تھی:-

امرا	۱۰۲۷۲۵۴
پادری	۶۹۵۹۰۵
آبادی قصبہ جات	۷۱۹۶۰۰۵
دہقان	۶۳۸۴۰۴۹۱
فوجی	۴۷۶۷۷۰۳
باشندگان ممالک غیر	۱۵۳۱۳۵
میزان	۷۷۶۸۰۲۹۳

مختلف مدارج کے لوگوں کی آسانی سے تمیز نہیں ہو سکتی +

اُمرا

زمانہ قدیم میں روس مختلف خود مختار ریاستوں کا ایک مجموعہ تھا۔ ہر ایک شہزادہ کے گرد ایک مسلح جماعت رہتی تھی۔ جن میں کچھ تو زمیندار اور کچھ سپاہی ہوتے تھے یہ لوگ اس زمانہ کے اُمرا میں شمار ہوتے تھے۔ جب زاروں نے روس کو فتح کیا۔ تو شہزادے خود بھی اِن کے فرمانبردار بن گئے۔ ماسکو کے جب بڑے شہزادہ زار بن گئے تو اُس وقت بھی اُمرا کے ساتھ اچھا سلوک نہ ہوتا تھا انکو زار کے سامنے سجدہ کرنا پڑتا تھا اور جب اسکی طبیعت چاہے انکو خواہ بید پٹوائے یا قتل کرادے۔ مگر پھر بھی رقیب خاندانوں میں فوقیت کے نسبت اکثر تنازع رہا کرتے تھے۔ تمام خاندان کی اس امر میں بے عزتی سمجھی جاتی تھی۔ اگر کوئی شخص اس میں سے وہ عہدہ قبول کرے جو اس کے مناسب عُہدے سے کمتر تھا +

پیٹر اعظم بلحاظ ولادت کوئی خاندانی نہ تھا یہ مرد آباد و اجداد کے دعووں پر کوئی توجہ کرتا تھا۔ یہ اپنے نوکروں کو وہ عزت اور وہ تنخواہ دیتا تھا جسکی انکی خدمات مستحق ہوتی تھیں۔ سرکاری عُہدے ہر درجہ کے شخص کے واسطے کُھلے تھے۔ انفرادی ... اقتدار اور ترقی کا دعویٰ تھی۔ اس نے چودہ عہدہ مقرر کر دیا۔

تمام امرا کو لڑکپن سے ضعیفی تک سرکاری خدمت کرنی چاہئے - پیٹر کی وفات کے بعد یہہ قاعدہ سُست پڑ گیا اور درجہ مرتبت پر لالچ کی نگاہیں پڑنے لگیں ٭ امرا کے بچے اکثر مختلف زبانیں بولنا سیکھتے ہیں عموماً انکی دایہ کوئی انگریز عورت انکی تربیت کرنے والی کوئی فرانسیسی لیڈی - اور اتالیق کوئی جرمن ہوتا ہے جب یہہ باتیں کرتے ہیں تو مختلف زبانیں ملا جلا کر بولتے ہیں چنانچہ ان کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے ٭

متوفی کی وفات پر اسکے جاگیر کو اسکی اولاد میں تقسیم کرنے سے جائدادیں ملکی انگلستان کیطرح نہیں تقسیم ہوتیں نئے آدمی اپنے جد و جہد سے ابھرتے ہیں - اور پرانے خاندانوں کے لوگوں کو مجبوراً اپنے رتبہ سے کنارہ کشی کرنی پڑتی ہے - اور بعض خطابی خاندان ابتک بہت بکثرت ہیں - اور والدین کی زندگی ہی میں بچوں کو تمام خطاب والدین کے ملجاتے ہیں - روس میں ایسے شہزادے ہیں جو کہ گوچبانی کرتے ہیں اور بہت سے کاونٹ اور بیرن کم معزز رہ گئے ہیں اور شاید کم آمدنی بھی ہوتی ہے ٭

آبادی قصبجات

روس میں ہندوستان کیطرح مقابلتاً قصبوں میں کم لوگ رہتے ہیں - ایک سب سے بڑی وجہ یہہ ہے کہ آبادی کم ہے - زمین بکثرت ہے اور وہ لوگ جو بنیاد گذارہ کاشتکاری سے کرسکتے ہیں - قصبوں میں نہیں جمع ہوکر رہتے ٭

اگلے زمانہ میں ایک اور وجہہ یہ تھی کہ زیادہ تر لوگ صرف پابند قانون اراضی تھے اور غلاموں کیطرح اپنی زمینوں کے ساتھ پابند تھے ان کے آقا اپنی جاگیروں پر گذارہ کرتے تھے - اور ان میں سے بعض کو قریباً ہر ایک ایسی چیز کا مہیا کرنا سکھلاتے تھے جسکی انکو ضرورت ہوتی - اور اسی وجہہ سے وہ خانگی محنتیں اور دستکاریاں پیدا ہوئیں جنکا ابھی پہلے ذکر ہوچکا ہے ٭

ایک اور امر جسکے باعث قصبوں کی آبادی نہ بڑھ سکی یہہ تھا کہ زار نے بانشندگان قصبجات پر زیادہ ٹیکس لگا دئیے - اور ان کے ساتھ برا سلوک کرنے لگ گئے تھے

یہ انکے صرف ہوں - لوگوں نے اس جور و ظلم کے ہاتھوں قصبوں سے بھاگنا شروع کیا - جو بھاگ گئے وہ بطور مفرور ونکے دوبارہ لائے گئے اور وہ جنہوں نے دوبارہ بھاگنے کی کوشش کی - بعد ہُوا کر سائبیریا بھیجدیے گئے ٭

پیٹر اعظم نے قصبوں کو اسی حیثیت پر لانے کی کوشش کی جیسے کہ یوروپ کے دیگر ممالک میں تھے - پردیسی صناع اور کاریگر ملک میں بلائے گئے - پردیسی سوداگروں کو روسیوں کے ساتھ تجارت کرنے کی گنجائش کیگئی اور ایک قسم کی میونسپل حکومت رائج کیگئی ٭

(روسی سوداگر)

قصبوں کی آبادی زیادہ تر تین اقسام ہیں سوداگر صناع - اور دیگر باشندے - سوداگر بلحاظ درجہ کے سب سے اول ہیں جو شخص چاہے اپنا نام سوداگر لکھوا کر اور مناسب طلبانہ ادا کرکے سوداگر ہو سکتا ہے جس وقت یہ طلبانہ ادا نہ کرے اسوقت یہ قانونی مفہوم میں سوداگر نہیں رہتا اور پھر اسی درجہ کا سمجھا جاتا ہے جس درجہ کا یہ پہلے تھا ٭

اگلے زمانہ میں امیر سوداگر بھی نا تعلیم یافتہ تھے - بعض ان میں سے بڑے بڑے عالیشان اسباب پر بڑی بڑی رقمیں صرف کرتے ہیں ورنہ ہندوستان

کیطرح موت و شادی پر بڑی بڑی رقمیں صرف کرتے ہیں۔ سوداگر دیانتداری چیز کچھ نام آور نہیں +

بڑے بڑے قصبوں میں ہر ایک چیز کی دوکانوں کی قطاریں ہوتی ہیں لوگ بار بار پوچھا کرتے ہیں "قبلہ ٹوپیوں کی قطار کہاں ہے؟" "برادر بوٹوں کی قطار کہاں ہے؟" "اماں جان۔ کیا یہی راہ زنانہ کپڑوں کی قطار کو جاتا ہے؟" دوکاندار راہگیروں کو نہایت چاپلوسی کی زبان سے دوکانوں میں بلاتے ہیں "کیوں جناب کیا چاہئے۔ دیکھو تو اعلےٰ درجہ کے ہیں۔ بوٹ چاہئے اول درجہ کے۔ میں اور آپ کے واسطے کیا کروں؟ اگر آپ مہربانی فرما کر اندر تشریف لائیں تو ہر ایک چیز آپ کو یہاں ملیگی" +

ایک جرمن ذیل کا حال ایک سینٹ پیٹرزبرگ کے دوکاندار اور ایک شخص کا بیان کرتا ہے۔ جو ایک جوڑا بوٹ خریدنا چاہتا تھا "ڈاڈی[۱] - کس طرح تیرے ساتھ اس بوٹ ساز بے شرم نے سلوک کیا ہے! میرے پاس آؤ اور میں تجکو اعلےٰ سے اعلےٰ جو بوٹ بن سکتا ہے وہ دونگا میں صرف ۱۵ روبل مانگتا ہوں۔ اپنی جان کی قسم۔ ایک کوڑی بھی کم نہ لونگا" +

گاہک کہتا ہے: "میں اس سے نصف قیمت تجکو دونگا"

"اوہ ڈاڈی - ڈاڈی - اتنا ظلم میرے ساتھ نہ کر۔ ذرا اسکی ساخت تو دیکھو چمڑے کو ہاتھ لگاؤ نا - کیسا ملائم - اور پھر کیسا مضبوط ہے! تو مر جائیگا مگر بوٹ نہ پھٹیگا - نہیں نہیں اتنی جلدی تو نہ کر - جاؤ مت ڈاڈی - لاؤ ۸ روبل ہی دو - میں اس سے کم کو نہیں دے سکتا - یہ لو میں ان کو ابھی ایک عمدہ سے کاغذ میں تمہارے لئے باندہ دیتا ہوں - خدا تجھے اسے مبارک کرے اور تجکو اس کے پہننے کے واسطے زندہ اور تندرست رکھے" بارہا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ جوتے بقدر تعریف کے بارش کے بعد بوٹ میں سے ایسے پانی چھنتا ہے جیسے اسفنج میں سے + اکثر دوکاندار صاف دلی سے اپنے عیوب کے مقر ہو جاتے ہیں - ایک کہدیتا

---

[۱] ڈاڈی "قبلہ" کیواسطے ایک عام مستعمل اور مروج کلمہ ہے -

ہے" جو ہمکو ملے ہم روسی جھوٹ بولتے اور دہوکا دینا چاہتے ہیں۔ اور اس میں ذرا بھی ہم تامل نہیں کرتے۔ چنانچہ اہل پولینڈ نے ایک مثل ہماری نسبت بنائی ہے " وہ شخص بڑا مکار ہوگا جو روسی کو دہوکا دیدے " بیشک پول بالکل ٹھیک کہتے ہیں کیوں صاحب ایسا خیال نہیں کرتے؟ مگر قبلہ للہ کچھ مجھ سے خریدئے کچھ تو مجھے دیجئے۔ خواہ کیسی ہی خفیف چیز ہو۔ اور میں کسیطرح تمکو خالی نہ جانے دونگا جبتک تو میری دوکان میں نہ آئے۔ بے شک بے شک۔ روسی بڑے دہوکہ باز ہیں۔ جو شخص روسی کا دہوکہ نہ کھائے ضرور مکار ہوگا"۔

شاعروں اور دستکاروں کی پنچائتیں کسیقدر ہندوستان کیطرح ہوتی ہیں ہر ایک سوداگری میں ایک بڑا شخص اور دو اسکے معاون ہوتے ہیں۔ جنکو ممبر منتخب کرتے ہیں اور تمام قسم کے سوداگری کرنے والی ملکر ایک پنچائت بناتے ہیں جنکا سرپنچ ایک منتخب شخص ہوتا ہے۔ تمام سوداگری کے تنازعے اس پنچائت میں فیصل ہوتے ہیں۔ قصبوں کے دہقان بھی بعض اوقات اس پنچائت کے کچھ عرصہ کے لئے پنچ مقرر ہو جاتے ہیں۔

کفش دوزوں کے علاوہ جنکی دوکانیں ہوتی ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جابجا بوٹ ٹانکتے اور مرمت کرتے پھرتے ہیں۔

دہقان

ان میں وہ سب لوگ شامل ہیں جو کاشتکاری کرتے ہیں اور جو کہ تمام آبادی میں سے ۹۰ فیصدی ہیں اپنر بہت سے تغیر لاحق ہوئے ہیں۔ ایک زمانہ قدیم میں ان کے تین اقسام تھے غلام جن میں خانگی قیدیوں کے اشتمال سے زیادتی ہوتی ہے۔ سب سے اونٹے تھے۔ ان کے اوپر آزاد محنتی تھے۔ جو جہاں چاہتے تھے کام کرنے چلے جاتے تھے۔ ان سے بڑھ کر چھوٹے زمیندار تھے۔ جنکے پاس میں تھی تبدیلیں ان درجوں میں جو اختلاف تھا وہ معدوم ہوگیا ہر ہیں پیشتر زمین تھی مگر زراعت کے بغیر بالکل بیکار اور فضول۔ لہذا زمینداروں نے ... ان کو اپنی زمینوں پر لانے میں سعی بلیغ کی جنہوں نے زمینیں جول

کیونکہ انکے شاید ہی مویشی اور اکثر ضروری اوزار بھی ہوتے - لہٰذا انہیں زمینداروں سے
قرض لینا پڑا اور جب یہ اُنکے قرضدار ہو گئے تو اب چھوڑ کر نہ جا سکتے تھے +

جب ملک مختلف شہزادوں
کے زیر فرمان تھا جب دہقانوں
پر ظلم ہوتا فوراً بھاگ سکتے
تھے - مگر جب زار کی عملداری
ہوئی تو اسکی ممانعت ہو گئی
زمینداروں کو کچھ لگان سرکار
کو دینا پڑتا تھا اور اگر دہقان
چھوڑ کر چلے جاتے تو یہ لگان
نہ ادا کر سکتے تھے - لہٰذا اون
دہقانوں کیواسطے جو انتقال
مکانی کریں یا جو لوگ ان کو
جگہ دیں ان کے واسطے سخت
قوانین وضع ہوئے - لہٰذا
زمینداروں کو وہی اختیار
ان دہقانوں پر حاصل ہو گیا
جو انکو اپنے غلاموں پر حاصل
ہوتا - جب انکی طبیعت چاہتی
ان کو کوڑے پٹوا دیتے اسکے
بعد انہوں نے ان غلاموں کو

(سیبیریا کا کفش دوز)

زمین کے سوا جسپر یہ کاشت کرتے تھے - فروخت کرنا شروع کیا - پہلے یہ قانوناً
جائز نہ تھا مگر بعد میں گورنمنٹ نے اسکی اجازت دیدی - پطر اعظم کو اپنی تجاویز
کے عمل میں لانے کے واسطے زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوئی - بجائے سابقہ لگان
کے جو مالک اراضی دیا کرتے تھے اس نے ایک قسم کا ٹیکس مردم شماری ہر ایک

تخفیف پر لگا دیا۔ زمینداروں کو ٹیکس (پال ٹیکس) اپنے سرفوں کے واسطے جو ان کی زمین پر تھے ادا کرنا پڑا جس سے سمجھنے لگے کہ یہ ان کی جائداد کا ایک حصہ تھے۔ ان غلاموں کی خرید و فروخت ہوتی تھی اور ہزاروں تحفتاً دئیے جاتے تھے اور بعض اوقات مع زمین کے بعض اوقات بغیر زمین کے۔ بعض اوقات مع عیال و اطفال اور بعض اوقات تنہا دئیے جاتے تھے۔ صرف اتنی ممانعت تھی کہ یہ عام طور پر بذریعہ نیلام نہ فروخت ہو سکتے تھے۔ یہ رسم ہو گئی تھی کہ کسی امیر کا اندازہ اسکی دولت یا روپیہ سے نہ کیا جاتا تھا بلکہ اُن غلاموں کی تعداد سے جو اسکے پاس ہوتے تھے بعض تو امرا کی زمینوں پر کام کرتے تھے اور بعض کو قصبوں میں جہاں چاہیں جانے کی اجازت تھی بشرطیکہ یہ ایک سالانہ لگان ادا کرتے رہیں ٭

اس قسم کے غلاموں کی آزادی

موجودہ صدی کے ابتدا میں گورنمنٹ نے کچھ کوشش کی تھی کہ ان غلاموں کی حالت کی ترقی کے واسطے کچھ کیا جائے۔ مگر اسکا چنداں اثر نہ ہوا۔ ۱۸۵۹ء میں ...... ۴۷ یعنی تمام ملک روس کی کل آبادی سے نصف غلام تھے۔ ان میں سے قریباً ۲۰ ملین سرکاری زمینوں پر تھے۔ ۱۸۶۶ء میں آزادی شروع ہوئی ان کے علاوہ ۲۱ ملین خاص خاص لوگوں کے پاس تھے اور ۱۲ لاکھ گھروں کی نوکر تھے ۱۸۶۱ء میں ان کی آزادی کا اعلان کر دیا گیا ٭

جو دہقان زمینوں کے ساتھ اب تک گویا بندھے ہوئے تھے۔ انکو آزاد کاشتکاروں کے تمام حقوق حاصل ہو گئے۔ زمینداروں کو دہقانوں کو کچھ زمین اور اسکے لائق مویشی دینا پڑا۔ اسکے عوض زمینداروں کو ایک خاص رقم گورنمنٹ سے ملی جس کا قسط وار ۴۹ سال تک ادا کرنا دہقانوں کے ذمہ رکھا گیا۔ گھروں کے نوکروں کو اس شرط سے آزادی دی گئی کہ یہ دو سال تک اور اپنے آقا کی خدمت کریں٭ اس آزادی سے جو ضروری اثر پیدا ہوئے وہ تسلی بخش نہ تھے۔ دہقانوں میں غلاموں کے عیوب موجود تھے۔ اور پورے طور پر آزادی کے واسطے تیار نہ تھے

یہ ہر ایک امر میں اپنے آقاؤں کی متابعت کرنے کے عادی تھے - اس حالت
لہٰذا دیہاتی بیچارے سست اور کاہل ہو گئے اور پیش بندی کی انمیں ضرورت پیدا
ہوئی کہ آب و ہوا کی سختی اور فصل کی خرابی کی حالت میں یہ خود کو محفوظ رکھ سکیں انہوں نے
نے اپنا غلہ فروخت کر دیا - روپیہ خوب دل کھول کر صرف کیا - اور مثل سابق انکو خیال
رہا کہ ان کے آقا جب ان کے پاس کھانے کو نہ رہیگا تو ان کی امداد کرینگے اب
بجائے آقاؤں کے ان کو اُن لوگوں کے پاس جانا پڑا جو روپیہ قرض دیتے تھے
اور سود زیادہ لیتے تھے - اور جیسا کہ ہندوستان میں - جب ایک دفعہ انسان قرض
دار ہو جاتا ہے تو اپنے قرضخواہ کا واقعی غلام بنجاتا ہے - زمینداری بینک حال
میں قائم ہوئے ہیں جن سے ان کی حالت میں ترقی ہو سکتی ہے - ہندوستان
میں بھی ان کے کھولنے کی تجویز پیش ہے ❊

زمینداروں کی حالت بھی اکثر صورتوں میں بدتر ہو گئی - جو روپیہ ملتا تھا وہ کافی
نہ تھا اور ایک رقم کثیر شہروں میں خرچ ہو جاتی تھی - جب یہ روپیہ خرچ ہو گیا تو انہوں
نے اپنی جاگیروں کے جنگل کاٹنا شروع کئے - اور منافع اسطرح خرچ ہونے لگا
گویا یہ ایک سالانہ آمدنی تھی ❊

خانگی زندگی :- تمام کنبہ کا مل جلکر رہنا جیسا کہ ہندوستان میں ہے روس
میں بھی پہلے ایسا ہی تھا - گھر کے تمام لوگ جوان بوڑھے - سب ملکر ایک بزرگ کے
زیر حکم رہتے تھے - جسکو بعض اضلاع میں - بزرگ آدمی کہا کرتے تھے - یہ رتبہ
عموماً والد کو ملا کرتا تھا - اور اگر اسکا انتقال ہو جاتا تو سب سے بڑا بھائی اسکو
سرانجام کرتا - اور اگر یہ ناقابل ہوتا تو اسکی جگہ کوئی اور شخص گھر کا ہو جاتا - خواہ
یہ کوئی عورت ہوتی - جو انتظام میں بہت لائق اور سب سے بڑھ کر ذی رعب ہوتی
اگر بزرگ آدمی میں تمام صفات موجود ہوتیں تو ہر ایک امر آسانی سے سرانجام پاتا
اگر نہیں تو اکثر جھگڑے رہتے - جو عموماً گھر کی مستورات کی ذات سے پیدا ہوتے
یہ یاد رہے کہ چند ایک بھائیوں کی عورتوں کا مع اپنے بچوں کے اپنی خوشدامن
کیساتھ ایک ہی جگہ رہنا نہایت مشکل ہے - روسی اشعار میں نہایت اشتیاق اور
ہر دلعزیزی سے اس قسم کے گیت ہیں جنمیں نوجوان دلہن پر خوشدامن سا...

گھر کا کام کر ڈالدیتی ہے ٭

ہر ایک چیز تمام خاندان کا مال مشترکہ سمجھی جاتی تھی۔ کوئی شخص خواہ وہ "بزرگ آدمی" ہی کیوں نہ ہو بغیر مردوں کی رائے کے جو گھر میں رہتے تھے کسی قسم کی خرید و فروخت نہ کر سکتا تھا اور جو آمدنی ہوتی تھی وہ سب کا مشترکہ مال سمجھی جاتی تھی جب کوئی بیٹا باہر کام کاج کرنے جاتا تو جو کچھ بھی کماتا باستثنائے موقعہ ضروریات کے سب گھر کو بھیجدیتا۔ اور اسکے عیال و اطفال گھر ہی میں مثل سابق رہتے ٭

روسی کاشتکاری کیواسطے تین چیزیں ایک مرد۔ ایک عورت۔ اور ایک گھوڑا ضروری ہیں۔ جب کوئی بیٹا کام کرنے کے قابل ہو جاتا تو "بزرگ آدمی" کا یہ فرض ہوتا کہ اسکو ایک گھوڑا خرید دے اور "بزرگ عورت" کا یہ فرض ہوتا کہ وہ اسکے واسطے ایک بیوی لے آئے۔ دلہن میں خاص صفت حسن صورت نہ سمجھا جاتا تھا بلکہ کام کرنے کی طاقت۔ بڑے بڑے دیہات میں اکثر شادیاں اُن ضعیفہ عورتوں کی معرفت ہوتی تھیں جنکا پیشہ یہی تھا۔ اور اور لوگوں میں دولہا اور دلہن کے کنبوں کے بعض دوست باہم تصفیہ کر لیتے تھے ٭

اس قسم کا مشترکہ طریق رہائش کسقدر مفید ہے۔ نان و نفقہ کا خرچ کم ہو جاتا ہے اور بدنصیبی بہ نسبت کسی ایک شخص کے سب خاندان ملکر اچھی طرح جھیل سکتا ہے اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہ طریق اچھا ہے۔ اور جب سے ۱۸۶۱ء کی آزادی ہوئی ہے یہ زیادہ تر متروک ہوتا جاتا ہے۔ یہی حال ہندوستان کا بتدریج ہوگا ٭

روسی دیہات:۔ زمانہ قدیم میں روسی حفاظت کیخاطر یکجا رہنے پر مجبور تھے۔ ان کے ارد گرد گنجان جنگل تھے۔ اور ان کو خطرہ تھا کہ مبادا لٹیرے آکر انکو لوٹ لیں انکو درخت کاٹنے۔ زمینوں کو زراعت کے واسطے صاف کرنے اور شاہی قلعہ کو جو سڑک جاتی جو کہ خطرہ کے وقت جائے پناہ تھا اسکے صاف کرنے کے واسطے باہم ایک دوسرے کی امداد کی سخت ضرورت تھی ٭

ذیل کا حال ایک معمولی روسی گاؤں کا بیان کیا گیا ہے۔ معمولی وسعت کا گاؤں عموماً ایک سڑک سے دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ یہ سڑک چوڑی ہوتی ہے مگر پختہ نہیں ہوتی۔ برف کے پگھلنے سے ادھر ادھر غار اور گڑھے پیدا ہو گئے ہیں اور بعض

جگہ گھاس پیدا ہو گئی ہے۔ جا بجا سڑک کے کنارے لکڑی کے مکانات ہیں جنپر گھاس پھوس کا چھپر پڑا ہوتا ہے۔ شمال میں جہاں بہت سے جنگل ہیں۔ گھر بعض اوقات بڑے ہوتے ہیں۔ اور دوسری منزل اوپر کی ہوتی ہے +

جنوبی اضلاع میں جیساکہ قاعدہ ہے۔ مکانات درختوں کی شاخوں کو لیکر بنائے جاتے ہیں۔ جنپر مٹی پھری ہوتی ہے اور چاک کی قلعی ہوتی ہے۔ مکان خوبصورت۔ سفید۔ چمکتے ہوئے۔ ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ باغیچے اور پھلواڑیاں ہوتی ہیں۔ روسی غربا میں گھروں کے شہتیر خراب صورت ہوتے ہیں چھپر کا پھوس سیاہ۔ اور نہ کوئی درخت ہوتا ہے اور نہ پھول۔ گاؤں بڑا غلیظ ہوتا ہے۔ تمام دھواں بھرا ہوتا ہے۔ اور خاصکر اُن مکانوں میں بہت دھواں ہوتا ہے جن میں دودکش نہیں ہوتے۔ آخر اندر کے مکانات میں انگیٹھی میں لکڑیاں جلائی جاتی ہیں چنانچہ تمام حرارت اور دھواں سب کچھ گھر ہی میں رہتا ہے۔ جب کمرہ خوب گرم ہو جاتا ہے۔ دروازے دھواں نکالنے کے واسطے کھولدئے جاتے ہیں اسطرح تمام دیواریں گھر کی دودکش کیطرح سیاہ ہو جاتی ہیں +

بہت سے گھر اسطرح بنے ہوئے ہیں جنکی اوتیاں سڑکوں کی طرف ہیں ہر ایک کے پیچھے ایک احاطہ ہوتا ہے جس میں بھوسہ اور لکڑی کا ایک ذخیرہ جمع رہتا ہے۔ اکثر سور اور بچھڑے ایک ہی گھر میں لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ احاطہ کے پیچھے پائین باغ اور چھوٹے چھوٹے کھیت سن کے ہوتے ہیں اگر گاؤں پوری وسعت کا ہے تو تین چار سڑکیں ہیں۔ جو ایک چوک سے شروع ہوتی ہیں۔ یہاں جیسا قاعدہ ہے ایک گرجا ہوتا ہے جہاں صلیبیں بکثرت لگی ہیں۔ جنپر اکثر نقش و نگار بنے ہوتے ہیں۔ اور خوب گہرے کتبے لکھے ہوتے ہیں +

دیہاتی پنچائیت یا "میر"

روسی میر کو ہم ایک مشترکہ خاندان سے نسبت دے سکتے ہیں جس میں تمام گاؤں شامل ہے جیساکہ شمالی ہندوستان کے بہت سے حصوں میں تمام ٹیکس کل گاؤں ملکر دیتا ہے۔ نہ کہ ہر ایک شخص علیحدہ علیحدہ +

جسطرح مشترکہ خاندان کا ایک سردار و بزرگ آدمی ہوتا ہے - اسیطرح اس پنچایت کا ایک سرپنچ ہوتا ہے جسکو ستار دستا کہتے ہیں - دونوں صورتوں میں اختیارات محدود ہوتے ہیں - ایک میں مرد بالغ آدمی کنبے کے ہوتے ہیں اور دوسرے میں تمام کنبوں کے افسر دونوں صورتوں میں ایک قسم کا اشتراک مالی ہوتا ہے اول الذکر میں تو مکان اور اسکے متعلق مال و متاع مشترک ہوتا ہے اور آخر الذکر میں مویشی اور کیفیت وغیرہ - مشترکہ خاندان تمام قرضوں کے واسطے ذمہ وار ہے - اور میر تمام ٹیکسوں کا +

ان میں اختلاف بھی ہے میر میں باہمی قرابت ایسی قریبی نہیں ہوتی - مشترکہ خاندان کے لوگ اپنی تمام کمائی ایک مشترک سرمایہ میں جمع کرلتے ہیں اور میر میں صرف لوگ ایک معینہ رقم خزانہ عام میں جمع کرتے ہیں +

روسی دہقانی جماعت ایک قسم کی چھوٹی سی جمہوری سلطنت ہے - جس میں سب کے حقوق کے برابر ہیں - تمام مرد جنکے نام مردم شماری کے رجسٹر میں درج ہوتے ہیں اور ہر ایک گانوں کو اسکی دہقانوں کی تعداد کے مطابق ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے - جو دہقان ٹیکس ادا کرتا ہے وہ چراگاہوں اور گانوں کے اراضی کا حصہ دار سمجھا جاتا ہے بڑے بڑے گانوں میں بڑے بڑے خاندانوں میں زمین تقسیم ہوتی ہے اور پھر یہ لوگ اپنے اپنے واسطے الگ الگ اسے تقسیم کرلیتے ہیں جس طرح اموات و ولادت ہوتی ہے اسیطرح زمین وقتاً فوقتاً تقسیم ہوتی رہتی ہے - کوئی دہقان مدامی طور پر گانوں سے نہیں جا سکتا مگر اس شرط پر کہ وہ اپنے ٹیکس ابر بھیجتا رہے +

کھلی ہوا میں جلسے ہوتے ہیں اور روسی تعطیلوں کے دنوں میں یہ ہوتے ہیں تاکہ دہقانوں کو بخوبی فرصت ہو سب لوگ جلسہ میں شریک ہوتے ہیں - اگر عورت اپنے خاوند کی وفات کے باعث اپنے خاندان کی بزرگ ہے تو اسکا حق ہے - کہ جلسہ میں آکر شریک ہو اور رائے دے - اگر یہ تجویز ہو کہ اس خاندان کا حصہ اراضی اور مقدار ٹیکس کم کردیجائے تو اسکو علانیہ طور پر گفتگو کرنے کی آزادی ہے - بلکہ یہ اپنے مخالفوں کے خاندان کی شخصیت پر بھی رائے زنی کرسکتی ہے - اگر یہ لائق

سے کامیاب نہیں ہو سکتی - تو ڈھلکا مار کر آنسوؤں کا دریا بہا دیتی ہے جس سے روسی دہقانوں کو تاب نہیں ہوتی - جب سب لوگ گاؤں کے باہر کام کرنے چلے جاتے ہیں - تو اس مجلس میں خاصکر مستورات ہی ہوتی ہیں - اور ایک عورت گاؤں کی سرپنچ ہو سکتی ہے ٭

سرپنچ بطور ایک اپنے عہدے کی نشانی کی ایک چھوٹا سا تمغہ پہنتا ہے جو ایک پتلی سی برنجی زنجیر کے ساتھ اسکی گردن میں لٹکا رہتا ہے - مگر ناتی پنچائیت میں اسکے فرائض بہت تھوڑے ہوتے ہیں - اس مرتبہ کو چنداں معزز نہیں سمجھا جاتا اور اس میں تکلیف اور ذمہ واری بہت ہوتی ہے ٭

پنچائیت بڑی زندہ دل ہوتی ہیں - بعض اوقات انتظام کی ضرورت ہوتی ہے ہر ایک شخص کو گفتگو کرنے کا حق حاصل ہے - لیکن اگر کوئی جوان بولنا چاہے تو بے ساختہ اس سے کہا جاتا ہے - بس اپنی زبان تھامو! "کند تراش" کا لفظ اکثر اس شخص کی نسبت سنا جاتا ہے جو کوئی بیوقوفانہ تجویز پیش کرے - گفتگو کرنے کا حق صرف اسکو حاصل ہے جو لوگوں کی توجہ مبذول کرسکتا ہو - ہر ایک شخص با آواز بلند اپنی دلیل پیش کرتا ہے جب لوگ سن چکتے ہیں تو عموماً کوئی ایسا فیصلہ کرتے ہیں جو اطمینان بخش ہوتا ہے - سبکو فیصلہ ماننا پڑتا ہے ذیل کے ضرب الامثال ان کے خیالات ظاہر کرتے ہیں "میر سے کون بڑا ہے" "کون اسکے ساتھ جھگڑ سکتا ہے" "میر کوئی رشوت نہیں لیتا" ٭

زمین کے تقسیم پر بہت ہی گرمجوشی سے مباحثہ ہوتے ہیں اگر یہ زرخیز ہو تو ہر ایک شخص جسقدر زیادہ ممکن ہو اس میں سے حصہ لینے کی کوشش کرتا ہے اور اگر کمزور ہو تو جسقدر ممکن ہو کم - کسی گاؤں کی زمین میں عموماً بلحاظ مقدار کے اختلاف ہوتا ہے لہذا ہر ایک حصہ میں عمدہ - درمیانی اور کمزور زمین بہت سی ہوتی ہے - لہذا حصے جدا جدا ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات دو گز سے بھی زیادہ یہ چوڑے نہیں ہوتے اور اسطرح محنت زیادہ درکار ہوتی ہے - ہر ایک دہقان جسطرح چاہے اپنے حصہ کو کاشت کرنے کا مجاز نہیں ہے - اسکو لوبیا - گیہوں - جو وغیرہ باری باری حسب دستور کاشت کرنی چاہئے - زمین کے بار بار ایک سے دوسرے

کے قبضہ میں جانے کیوجہ سے دہقان جہانتک ہو سکے انتہائی تصرف میں زیادہ سے زیادہ پیداوار کرنے کی کوشش کرتا ہے ✦

دوسرے ممالک میں بھی یہہ اشتراکی مجموعی اراضی کا قاعدہ زمانہ قدیم میں رائج تھا۔ مگر عموماً یہہ متروک ہو کر اب اسکی بجائے شخصی جائداد کا دستور رہ گیا ہے۔ لوگ اسکی زیادہ پرواہ کرتے ہیں جو خود اِن کا ہو۔ بہ نسبت اسکے جو سب میں مشترک ہو۔

زراعت

روس میں زراعت بہت پست حالت میں ہے ذیل کی تصویر میں ماسکو کے قریب دہقان ڈنڈوں سے بالیوں سے غلہ نکالتے ہیں۔ سوائے جنوبی اضلاع کے بھی طریق جاری ہے جہاں ہندوستان کیطرح بیلوں کے پیروں سے کچل کر غلہ بالیوں سے نکالا جاتا ہے۔ جرمن کے نئے آباد ہونے والوں اور بڑے بڑے زمینداروں میں ترقی یافتہ اوزار کشاورزی رائج ہوتے جاتے ہیں مگر دہقان عموماً اپنے وہی پرانے اوزار اور ڈنڈوں اور گنواری طریقہ کاشتکاری کو کام میں لاتے ہیں۔ جس سے پیداوار کی مقدار اور عمدگی دونوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔

زراعت دن بدن بدتر ہوتی جاتی ہے۔ ٹیکس بہت ہیں اور چونکہ دہقان کام کرنے کے بہت ہی لائق ہیں۔ انکو فوجی خدمات مجبوراً چند سال کرنی پڑتی ہیں جونہی فصل کٹتی ہے ٹیکس فوراً نقدی میں قابل وصول ہو جاتا ہے۔ اور اگر دہقان ادا نہیں کر سکتا تو جو کچھ اسکا مال و متاع دستیاب ہو با استثنائے چند فروخت کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اِن کو مجبوراً جلدی سے غلہ فروخت کر دینا پڑتا ہے۔ یا رقم مطلوبہ قرض لینی پڑتی ہے۔ مویشیوں کی محتاجی کے باعث پورے طور پر زمین پر کھاد نہیں ڈالی جاتی۔ چنانچہ گو بعض مقامات پر زمین بہت زرخیز ہے۔ اسکی طاقت کم ہوتی جاتی ہے۔ اور پیداوار میں تنزل آتا جاتا ہے ✦

جنگلوں کے کاٹنے کا بھی بہت مصیبت ناک اثر ہوا۔ بارش کم ہونے لگی درخت نمی کو جذب کر کے موجود رکھتے تھے جو زراعت کیواسطے ضروری تھی۔ مگر اب بہت سے حصص میں بمشکل ہی کوئی درخت نظر آئے اور وہ نالہ جنسے کاشت کی آب

رسائی ہوتی تھی بالکل معدوم ہوگئے ہیں۔ خشک ہوا کی طاقت کی بھی مزاحمت کرتے
تھے جو سردیوں میں پرلے درجے کی سرد اور گرمی میں حد درجہ کی گرم ہو کر میدانوں

دہقان ڈنڈوں سے غلہ بالیوں سے نکال رہے ہیں

پر چلتی تھی۔ گرم ہوا کے جھونکے چند دنوں ہی میں کھیتوں کو مرجھا سکتے ہیں اور پھر انکے
ساتھ ریگستانی آندھیاں آتی ہیں جو زرخیز زمینوں کو تھوڑی دیر میں صحرا بنا دیتی ہیں

سرما میں کوئی چیز برف کو روکنے والی نہیں جسکے ڈھیر کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔ جب یہہ پگھلتے ہیں تو پانی کی دھار بہتی ہے۔ اور اِس سے دریاؤں میں طغیانی بھی آتی ہے ٭

زمانہ قدیم میں کہتے ہیں کہ وکن تمام جنگل تھا۔ بلاری اور اور اضلاع کی آجکل خشک ہونے کی ایک وجہ جنگلوں کا کاٹنا بھی ہے گورنمنٹ برطانیہ اب جنگلوں کی حفاظت کرتی ہے اور ہندوستان کے بہُت سے حصّوں میں نئے درخت لگارہی ہے ٭

روُس مَیں قحطُ

روس کے بعض حصص میں قریبًا ہر سال گرانی ہوتی ہے۔ مگر ۱۸۹۱ء میں ۴۰ ملئین لوگوں کو نہایت خوفناک تکلیف قحط کے باعث پہنچی۔ پہلے گورنمنٹ نے اُن اخبارات پر الزام لگایا۔ جنہوں نے خوفناک آنے والی موت کی نسبت کچھ لکھا تھا مگر پھر کچھ کیا نہیں۔ جب بے شمار آدمی تلف ہو گئے۔ تو ایک کمیٹی اِن معیبت زدہ اضلاع کے واسطے قائم ہوئی اور اِس وقت جن افسروں کو خوراک خریدنے کے واسطے اعتبار کر کے روپیہ دیا گیا تھا۔ انہوں نے بہت سا حصّہ اپنی جیب کی نظر کیا۔ جو آٹا سینٹ پیٹرسبرگ میں خریدا گیا اِس میں معلوم ہوا کہ ناقابل ہضم اشیا رلی ہوئی تھیں۔ بالٹک اور بحرہ اسود کے بندرگاہوں پر ہزاروں ٹن غلہ پڑا ہوا تھا۔ کیونکہ ریل اندر ملک میں لیجانے کے قابل نہ تھی۔ اِس سے بھی بڑھکر اسٹیشنوں سے گاؤں کو سڑک کی خرابی کے باعث غلہ کا لیجانا مشکل تھا۔ ہزاروں لاکھوں بندگان خدا بھوک کے ہاتھوں مر گئے۔ والدین نے اپنے بچوں کی تکالیف دیکھنے کی تاب نہ لاکر انکو مار ڈالا۔ اور خود بھی خودکشی کرلی۔ مویشی یا تو خوراک کے نہ ملنے سے مر گئے یا برائے نام قیمتاً فروخت کر دئے گئے گھوڑے ایک ایک اور دو دو روپے کو ملتے تھے مگر کوئی نہ لیتا تھا۔ اور گھوڑوں کے بچھیرے جو کتے معلوم ہوتے تھے چار چار آنے کو فروخت ہوتے پھرتے تھے۔ گھوڑوں اور مویشیوں کے نہ ہونے سے جو زراعت کو نقصان پہنچا ہوگا

وہ برسوں تک یاد رہیگا *

آمدنی

روپیہ کا روس میں روبل کے حساب سے شمار ہوتا ہے - جو قریباً اسی قیمت کا ہوتا ہے جس قیمت کا پہلے ہندوستان میں روپیہ ہوتا تھا ایک روبل سونے کے سکہ کے برابر ہوتا ہے جسکو پک کہتے ہیں *

روس کی سالانہ آمدنی قریباً ۹۰ کروڑ روبل ہے - اور ہندوستان کی قریباً ۸۰ کروڑ روپیہ تو روس میں فی کس ٹیکس ہندوستان سے زیادہ لگتا ہے *

آگے یہ بیان ہو چکا ہے کہ روسی ووڈکا کے بہت شایق ہوتے ہیں اشیائے منشی سے ۲۷ کروڑ یعنی قریباً کل آمدنی کا ۱/۳ حاصل ہوتا ہے - محاصل چنگی اور ملک کی اشیائے درآمد کا محصول کل ملاکر ۱۴ کروڑ ہے زمین کی آزادی کے واسطے آزاد سرف اور دہقان ۹ کروڑ روپیہ دیتے ہیں اور اسکے علاوہ ۴ کروڑ اراضی اور جنگلات سے آتا ہے لیسنس تجارت سے ۳ ۱/۲ کروڑ آتا ہے - تمباکو قریباً ۳ کروڑ - سرکاری ریل سے قریباً ۵ کروڑ ہے ذیل میں کچھ تفصیل اخراجات ہے قرض سود پر ۲۷ کروڑ فوج ۲۲ ۱/۲ کروڑ - محکمہ بحری ۴ کروڑ - محکمہ مال ۱۱ - کروڑ - سڑکیں اور ریلیں ۳ ۱/۲ کروڑ - ملکی اور دیوانی فوجداری عدالتیں وغیرہ ۲ کروڑ خاندان شاہی اور سرکاری کلیسا قریباً ہر ایک ایک کروڑ *

۱۸۸۷ء میں جو پچھلے دس سال ختم ہوئے ان میں کل زیادتی خرچ کی ۲۴ کروڑ روبل تھی - پچھلے سالوں سے بظاہر یہاں ترقی ہوئی ہے *

۱۸۸۹ء میں ریل کا قرضہ ۱۶۵ ملین پونڈ تھا اور کل قرضہ ۷۴۶ ملین سٹرلنگ ہے *

فوج

۱۸۷۴ء سے باستثنائے چند پادری - ڈاکٹر اور استادوں کے تمام آدمیوں کو مجبوراً ۲۱ سال عمر سے فوجی خدمت کرنی پڑتی ہے - یوروپی روس میں نوکری کا عرصہ فوج کے ساتھ عملی کام کرنے کے لئے - ۵ سال ہے - ۱۳ سال

ریزرو اور پانچ سال دوسرے ریزرو میں سنہ ۱۸۹۱ء میں ۸۷۰۰۱۱ نوجوان فوجکا کام کرنے کے قانوناً لائق تھے۔ اِن میں سے ۱۶۲۰۰۰ بہُت کمزور تھے۔ قریباً ۱۹۰۰۰۰ دوسرے درجہ کے ریزرو میں رکھے گئے گویا یہی اپنے خاندانوں میں اکیلے کام کرنے والے تھے اور ۲۶۰۰۰۰ فوجیں بھرتی کر لئے گئے ✱

(روسی رنگروٹ فوجیں بھرتی ہو رہے ہیں)

امن کی حالت میں فوجیں ۸۴۳۰۰۰ آدمی اور ۱۳۷۰۰۰ گھوڑے ہیں اور حالتِ جنگ میں ۲۵۰۰۰۰۰ (۲۵ لاکھ) آدمی اور ۵۷۸۰۰۰ گھوڑے ہیں ✱

اڈنبرا ریویو میں روسی فوج پر ذیل کا ریمارک شائع ہوا تھا:۔

"باوجود تمام عیب اور قبح کے جو روس میں ہے۔ یہ تعجب خیز ہے کہ لوگ فاقہ کشی میں مبتلا ہیں۔ خزانہ خالی ہے۔ اور فوجکا خرچ زیادہ ہے۔ دنیا میں کسی سلطنت کو خفیف سا خیال یا خواہش روس پر حملہ کرنے کی نہیں۔ کیونکہ یہ ملک عملاً قابل حملہ آوری ہی نہیں ہے۔ ایسے فوج سے ضرور کوئی اعلےٰ درجہ کی ظالم پالیسی پر حملہ آمد کرنے کا منشا پایا جاتا ہے جس کی زار تردید کرتا ہے۔

مگر یہ یوروپ کا خوف ہے - جس کی وجہ دوسرے ممالک کا طریقہ فوج ہے جو کہ ظالمانہ ہے اور جو کہ ہمارے زمانہ کی لعنت ہے - اور جس کی وجہ سے سلطنت اور رعایا پر تباہی لاحق ہوتی ہے - گو موجودہ زار قرض سے دبا ہوا ہے مصائب اسیر پڑے ہوئے ہیں اور اسلح کی زیادتی دن بدن ستا رہی ہے - یہ تمام پردۂ دنیا کے مدبران سلطنت سے بہ نسبت اپنے سابق آبا و اجداد کے کم ہے - اسکی خود زندگی تک معرض خطر میں ہے - کوئی بھی ایسا نہیں جس پر یہ اعتماد کرے - وسط ایشیا کے ایسے بے ثمر فتوحات نے اسکی افکار کو ہی صرف بڑھا دیا ہے - اور اسکی طاقت یا آمدنی میں کچھ زیادتی نہیں کی - ریاست کا رعب و داب کم ہو گیا ہے - اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ فوج جو اب تک برقرار ہے اسکی صرف یہی وجہ ہے کہ زار ایسی زبردست اور خوفناک طاقت کے کم کرنے سے ڈرتا ہے"
(مجریہ جنوری ۱۸۹۳ء صفحہ ۳۰ - ۳۱) *

صرف اور یوروپین اقوام ہی کو مجبوراً زیادہ فوج رکھنا نہیں پڑتی - بلکہ گورنمنٹ ہندوستان کو بھی مجبوراً مغربی سرحد کے حملہ سے محفوظ رہنے کے واسطے رقوم کثیر صرف کرنی پڑتی ہیں *

تعلیم

تمام بلاد یوروپ میں روسی تعلیم میں سب سے بدتر ہیں - روسی مردوں میں سے ۲۰ فیصدی پڑھنے کے قابل ہونگے - اور روسی مستورات میں سے بمشکل ۱۰ فیصدی ملک میں صرف ایک پرائمری (ابتدائی) مدرسہ فی ۲۵۰۰ باشندوں کے ہے ہمیشہ سے روسی گورنمنٹ کی یہ پالسی رہی ہے کہ روسیوں کو جاہل رکھے کیونکہ اس شرط پر خود مختاری کا حصر ہے البتہ الگزنڈر دوئم کی عملداری میں یہ منشا ہو گیا تھا - سرف کی رہائی کے بعد ۱۸۶۱ء میں ہزاروں مدرسے - سنڈے سکول اور شام کی جماعتیں کھل گئی تھیں اور درسی کتابیں بے شمار چھپنے لگیں مردوں ہر ایک کیواسطے یونیورسٹیاں کھل گئی تھیں - مگر گورنمنٹ نے فوراً اس تحریک کو روک دیا *

روس میں یونیورسٹیاں ملکی زندگی کے مرکز ہیں۔ جب کوئی گورنمنٹ مطلق العنان ہو۔ اور ذرا سی بھی اسکی مرضی کے مخالفت کیجائے تو لوگوں کو مجرم گردان کر انکے سزا دیجاتی ہے۔ تو وہ لوگ جنکو دولت یا عمر نے محتاط بنا دیا ہے خاموش رہتے ہیں اور یہ وجہ ان نوجوانوں کے حصہ میں آتی ہے۔ جن میں لیری اور تندہی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ طلباء کے دلوں میں زیادہ آزادی حاصل کرنے کی خواہش کا شعلہ مشتعل ہو گیا۔ انقلابی اغراض کا انپر شبہ ہوا اور پولیس نے ان کی خبرگیری شروع کی۔ آگر جب ایک طلباء کو ایک کمرہ بھی ملے تو چاروں طرف غلط پیدا ہو گیا گلی اور نیز مالک مکان تک کہ مجبوراً ذرا ذرا سی خبر پولیس کو پہنچانی پڑتی ہے۔ جو اکثر ایسے مجلسوں کو نہیں ہونے دیتی۔ کسطرح طالب علم اپنا وقت صرف کرتا ہے؟ کون کون اسکے ہمنشین اور دوست ہیں؟ عموماً کس وقت یہ گھر آتا ہے؟ کیا کچھ پڑھتا ہے؟ کیا لکھتا ہے؟ غرض ایسے سوال ہوتے ہیں جو طلباء کے بارے میں دریافت کئے جاتے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں ان کی کتابیں اور کاغذ دیکھے بھالے جاتے تھے اور کوئی چیز اگر مشتبہ ہو تو وہ پولیس کے حوالے کیجاتی تھی اس قسم کی کارروائی سے طلباء کی طرف سے فساد ہونے لگے جو بہت بیرحمی سے رفع کئے جاتے تھے۔ بعض اوقات پولیس انکو مارتی ہوئی حوالات میں لیجاتی تھی۔ جلاوطن کئے جاتے یا سائبیریا کو بغیر مقدمہ ہوئے بھیجدئے جاتے ✣

گو تعلیم نسوان نہایت پست حالت میں ہے۔ کیونکہ مستورات خود حد درجہ کی ضدی ہیں مگر سنہ ۱۸۶ء میں چار یونیورسٹی کالج مستورات کیواسطے بنگئے۔ جن میں ۱۴۲ طلبار تھے۔ ایک طبی مدرسہ جاری ہوا جس میں ۵۰۰ طلبار تھے اور اسکے علاوہ اور ابتدائی مدرسہ جاری ہوئے۔ یہ تمام مدرسہ گو انکی عوام الناس امداد کرتے تھے الگزنڈر دوم نے سنہ ۱۸۶ء میں بند کر دیئے کیونکہ طلبار پر انقلابی اغراض کا شبہ ہوتا تھا سنہ ۱۸۹ء میں ایک کالج کھلا جس میں ۴۰۰ طلبار تھے۔ ۷۰۰ کے قریب مستورات ڈاکٹر موجود ہیں ہے۔ جن میں سے قریباً نصف سرکاری نوکر ہیں۔ چند ایک مرد ڈاکٹر ہیں جو عموماً شہروں اور قصبوں میں ہیں جہاں یہ روپیہ خوب کما سکیں۔ مستورات معمولی کمائی سے بھی صابر رہتی ہیں اور یہ دیہات میں رہتی ہیں ✣

سنہ ۱۹۰۱ء ہزاروں سکول بند کر دئے گئے۔ اور ابتدائی مدارس کا انتظام واہتمام پادریوں کے ہاتھ میں دیا گیا۔ جنکو ساتھ ہی پوشیدہ طور پر ہدایتیں ہوا کرتیں کہ نئے سکول کھولنے سے یہ لوگوں کو باز رکھیں۔ جو سکول خاص خاص لوگوں کی امداد سے کھولے گئے انپر انقلابی اغراض کا جرم لگایا گیا اور بند کر دئے گئے۔ سنہ ۱۸۹۸ء میں یورپی روس کی ۸۲ ملین آبادی کیواسطے کل ۲۹۰۰۰ ابتدائی مدارس تھے جن میں ۲ ملین لڑکے پڑھتے تھے ؂

ہندوستان کیطرح طلباء کا خاص منشا یہ ہوتا ہے کہ سرکاری نوکری حاصل کریں نتیجہ اسکا یہ ہے کہ روس میں نوکری کی ضرورت سے زیادہ طلباء ہیں ہر سال یونیورسیٹوں سے گروہ کے گروہ انُ طلباء کے نکلتے ہیں۔ جو ایک ایسے ملک میں جہاں تربیت یافتہ آدمیوں کے واسطے جگہ کم ہے۔ ملکی یا جنگی نوکری کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ مایوسی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کیطرف سے بدظن اور غضبناک بنجاتے ہیں۔ اور نہلسٹوں میں شامل ہو جاتے ہیں جنکا آگے چلکر بیان ہوگا ؂

زبان اور علم ادب

روسی زبان آرین ہے۔ جو سلیوانک فیملی کی مشرقی شاخ سے ہے انجیل کے ایک حصہ کا ترجمہ سلیوانک زبان میں ۹ ویں صدی میں ہوا تھا۔ اس میں جو گنواری الفاظ استعمال کئے گئے تھے انہیں سے اہل روس کو حروف کا خیال پیدا ہوا۔ اور ابتک یونانی طرز اور یونانی تحریر ہر ایک کتاب میں ملتی ہے ۱۷ ویں صدی میں جن سیاحوں نے روس کی سیر کی وہ اسکی تہذیب اور شائستگی کی پستی کو دیکھکر دنگ رہ گئے اس وقت جبکہ مغربی یوروپ یونیورسیٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک شہر میں چھاپہ خانے موجود تھے روس میں قلمی کتابیں لکھنے کا اسوقت بھی دستور تھا۔ سنہ ۱۵۶۴ء میں پہلا چھاپہ خانہ جو روس میں جاری ہوا۔ بند کر دیا گیا۔ اس خیال سے کہ یہ ایک شیطان کی ایجاد ہے ساحری کا چھاپہ خانہ میں کام کرنے والوں پر شبہ ہوا۔ اور ان بیچاروں نے

بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ عربی اسہاست عمدہ روی جو یورپ میں ۱۱ ویں حصہ میں رائج ہوگئے تھے۔ ۱۷ ویں صدی تک روس میں نہ پہنچے تھے ÷

پشکن روس میں سب سے بڑھ کر اعلےٰ درجہ کا شاعر سمجھا جاتا ہے۔ ایک مورخ کریلاف کی صد درجہ کی مدح سرائی ہوتی ہے۔ جسکی کہانیاں بہت ہردلعزیز ہیں ہم اسکی چند مثالیں دیتے ہیں ÷

دو کتے بارلس اور پولکان ایک بار چنانڈ کے دروازہ کے پاس پڑے ہوئے دھوپ لے رہے تھے۔ انھوں نے ناک تک شکم سیر ہوکر کھایا تھا اور آپس میں بات چیت کرنا چاہتے تھے۔ پولکان کہتا ہے:۔ کسی دوست کیساتھ دل و جان ہوکر رہنے سے بڑھ کر اور کونسی خوشی ہو سکتی ہے؟ ہر ایک امر میں ایک دوسری کی امداد کریں۔ بغیر دوست کے نہ کھائیں اور نہ پئیں۔ اور اپنے دل و جان سے ایک دوسرے کی حتی الامکان حفاظت کریں۔ فرض کرو کہ میں اور تم ایسا معاہدہ کرکے دوستی کریں میں نہایت وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمکو معلوم نہ ہوگا کہ کس طرح زمانہ گذر رہا ہے اور ہمکو صد درجہ کی مسرت اور خوشی نصیب ہوگی" ÷

"بارلس جواب دیتا ہے:۔ یہ سچ ہے۔ ایسا ہونا چاہئے۔ عرصہ سے مجکو اسبات کا قلق رہا ہے کہ مشفق من ہم جو کتے ہیں اور ایک ہی گھر میں رہتے ہیں ایک دن بھی بغیر باہم فساد کرنے کے نہیں رہ سکتے۔ اور اسکی وجہ کیا ہے؟ ہم اپنے آقا کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ نہ تو ہم و شرارت بند رہتے ہیں اور نہ غذا ہمکو خراب ملتی ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے واسطے سخت بدنامی ہے۔ زمانہ قدیم سے کتا دوستی کا نمونہ شمار رہا ہے۔ مگر شائد مشکل تمکو کتوں میں انسانوں سے بڑھکر دوستی مل سکتی ہے" ÷

پولکان کہتا ہے:۔ اچھا اب ہم کو چاہئے کہ اپنی عمر میں اسکی ایک تمثیل پیش کریں" اب فوراً ان سچے دوستوں نے ایک دوسرے سے پیار کرنا شروع کیا ان کو اب اپنی خوشی و خرمی میں معلوم بھی نہ ہوسکا کہ کتنے ایک دوسرے کو پسند کریں ÷

سب جھگڑے فساد چھوٹ گئے۔ ہر ایک قسم کا حسد مفقود ہوگیا۔ اور ہر طرح کی

کینہ کشی اور بغض معدوم ہو گیا! مگر بدقسمتی سے باورچی اسوقت ایک ہڈی اندر سے
پھینکتا ہے۔ یہ دونوں دوست غضبناک ہو کر ایک دم سے اسپر جھپٹتے ہیں اب انکا
دوستانہ معاہدہ کیا ہوا؟ یہ دونوں ایک دوسرے کا گلا پکڑ لیتے ہیں۔ چنانچہ ان
کے بال ہوا میں نچکر اڑتے ہیں۔ اور پانی کا سیلاب بھی ان کو جدا نہیں کر سکتا +

دنیا ایسے دوستوں سے بھری ہوئی ہے کوئی شخص ہرگز غلطی نہ کریگا
اگر وہ دوستوں کی نسبت جیسی کہ آجکل حالت ہے یہ کہے کہ جیسی ان کی دوستی ہے
ویسے ہی یہ دوست ہیں۔ ان کی باتیں جب سنو تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسے ہی ہونگے
جیسے کہ کہتے ہیں۔ مگر ایک ہڈی پھینک دو۔ اور یہ بالکل کتوں کیطرح سلوک کرینگے +

افسروں کی نسبت جب ان میں باہم مقابلہ ہوتا ہے۔ جب ایک مجرم ہو اور
دوسرا اسکا منصف ایک کہانی ہے جسکا نام "پائک" ایک مچھلی ہے۔ جو ایک
تالاب کو لوٹ رہی ہے جس میں رہتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے پاس بکثرت
ثبوت ہیں۔ اور مجرم عدالت کے سامنے پکڑ کر ایک پانی کی مٹ میں لایا جاتا
ہے۔ منصف مقرر ہوتے ہیں تین بکریاں تھے جو قریب ہی رہتے تھے اور ان کی
امداد کے واسطے ایک نہایت ہی تجربہ کار لومڑی ان کے ساتھ شامل ہو گئی۔
لوگ کہتے تھے کہ پائک نے جہانتک لومڑی نے [illegible] اسے [illegible]
سے شہادتیں ایسی صاف تھیں کہ پائک کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ لومڑی
نے کہا [illegible] پھانسی دینا اسکے واسطے ٹھیک نہیں [illegible] پانی میں غرق کر [illegible]
کیا۔ بیشک۔ لومڑی ٹھیک کہتی ہے۔ اور اسپر مچھلی کو ان سب نے نکالکر
دریا میں پھینک دیا جو بالکل سزا نہ تھی +

لومڑی اور پہاڑی چوہیا کی [illegible] راشیوں کے واسطے ایک سبق ہے [illegible]
اول الذکر سے کہتی ہے "تم کہاں دوڑی جا رہی ہو اور ایک طرف بھی اپنے
نہیں دیکھتی!" لومڑی:۔ ہونہ! ہوا کیا میں بدمعاش سمجھکر نکال دی گئی ہوں
مگر تم جانتی ہو کہ میں نے اس مرغی خانہ میں انصاف کیا کہ نہیں وہاں کچھ
نہیں حاصل ہوتا تھا۔ بڑا ناشکرگذار کام تھا۔ رات کو بالکل مجھکو نیند نہ ملتی تھی
اور دن کو مشکل روٹی کھانے کو بھی فرصت ملی تھی۔ اور باوجود اس کے دشمنی

اور بغض کے باعث میں سخت بعزت کیگئی - مجکو بیشک چور کہو اہیں تم سے
صرف یہہ پوچھتی ہوں کہ آیا میرے اوپر خفیف سی بھی ایسی بد دیانتی کا الزام لگنا
قرین انصاف ہے؟ جواب ملتا ہے : - مہربان بیشک ہیں - مگر افسوس کیساتھ
مجھکو اتنا کہنا پڑتا ہے کہ اکثر میں نے تمہاری تھوتھنی سے مرغیوں کے پر لگے ہوئے
دیکھے ہیں ٭

کریلا اور اس کے کہانے سے جو سبق حاصل ہوتا ہے اسکے بارے میں کہتا
ہے : - کوئی ایک افسر ہمیشہ اپنی مفلسی کی شکایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہ
کبھی انہوں نے اور نہ ان کی عورت نے نذر یا تحفہ وغیرہ لئے مگر پھر بھی
ایک وقت ایسا آتا ہے کہ یہہ ایک بڑا محل بنوا لیتا ہے اور جاگیر خرید لیتا ہے -
اب اس نے کسطرح اسقدر سرمایہ فراہم کر لیا؟ اگر تم کسی منصف کے سامنے یہہ ثابت
کرنا چاہو کہ اس نے رشوت لی ہے تو تمکو مشکل ہوگا - مگر تاہم ہر ایک شخص کو یہہ
کہنا پڑے گا کہ اس جنٹلمین کے موتھہ پر مرغیوں کے پر نظر آتے ہیں" ٭

کاونٹ لیو ٹالسٹائی سب سے بڑھ کر زندہ روسی افسانہ نویس اور سوشل ریفامر
ہے - یہہ کاونٹ پیٹر ٹالسٹائی پیٹر اعظم کے ہمراہی کی اولاد ہے - کازان یونیورسٹی
سے تحصیل علم کر کے یہہ ۱۸۵۱ء میں ۲۲ سال کی عمر میں فوج میں داخل ہوا - اور
کریمیا کی جنگ میں شامل ہوا - ۱۸۵۶ء میں اس نے استعفا دیدیا اور علم
ادب کے مطالعہ میں مشغول ہوا - اسکی کتاب "وار اینڈ پیس" (جنگ و امن)
جو نپولین کے روس پر حملہ کرنے کی ایک کہانی ہے - اسکی لیاقت کی اعلے
درجہ کی کتاب سمجھی جاتی ہے ٭

ایک عرصہ تک اسکو خدا تعالے کی ہستی پر شک رہا - اور اسکی حالت نہایت
مصیبت ناک رہی - اس تغیر کا حال اسطرح بیان کرتا ہے جو اس میں
واقع ہوا : - جب میں خدا کی ہستی کا منکر ہوجاتا ہوں تو زندہ نہیں رہتا ہیں
صرف اسیوقت زندہ رہتا ہوں جب خدا کو جانتا ہوں اور اسکا متلاشی
بنتا ہوں - اس سے زیادہ میں اور کسکو تلاش کروں؟ ایک آواز گویا میرے
دل سے سنائی دیتی ہے : - یہہ وہی ہے ! وہ جس کے بغیر زندگی کچھہ چیز نہیں"

خدا کو جاننا اور زندہ رہنا ایک ہی ہے۔ خدا زندگی ہے اور اس نے سب سے زبردست میری گرد اور میرے اندر زندگی پیدا کر دی ہے اور وہ روشنی جو میرے سامنے چمکی کبھی مجھسے جدا نہ ہوئی" ✤

اپنی زندگی کے آخری ایام میں اسکا سب سے بڑھکر مقصد روسی دہقانوں کو فائدہ پہنچانا رہا ہے۔ اس نے انکا لباس تک پہن لیا ہے۔ اور ان کی کاشتکاری محنت و مشقت میں شامل ہوتا ہے۔ پچھلے قحط میں اس نے اپنے اردگرد لوگوں کو آرام پہنچانے میں حتے الوسع کوشش کی۔ اسکے بعض مذہبی خیالات عجیب ہیں۔ مگر اس نے نہایت محنت سے اختیار کرکے کوشش کی ہے کہ ان اصلاحوں کو ترقی ہو جنکو یہ ضروری سمجھتا ہے ✤

گورنمنٹ

روسی گورنمنٹ مطلق العنان ایک میراثی شخصی حکومت ہے۔ تمام دنیا میں سب سے بڑھکر یہ مطلق العنان سلطنت ہے بادشاہ خود کو آٹوکراٹ (خود طاقت) کہتا ہے یعنی وہ شخص جو اپنی طاقت سے حکومت کرتا ہے۔ اور جسکو کسی کی مزاحمت سے کچھ دبنا نہیں پڑتا زار کا لفظ سیزر (قیصر) سے بگڑ کر غالباً بنا ہے ✤

یہ بیان ہو چکا ہے کہ شاہی حکومت پرلے درجے کی شخصی ہے۔ مگر دیہاتی پنچائتیں۔ واقعی ایک طور کی سلف گورنمنٹ ہیں ✤

سنہ ۱۸۶۶ء میں پراونشیل اسمبلیز (مجامع اضلاعی) بنائے گئے تھے جو بالکل ہندوستان کے لوکل فنڈ بورڈز کی طرح اور زیمسٹواز کہلاتے تھے۔ مگر سنہ ۱۸۹۰ء میں ان کی طاقت کو بہت زوال آگیا ✤

الگزنڈر سوم زار حال کا باپ سنہ ۱۸۴۵ء میں پیدا ہوا تھا۔ یہ الگزنڈر دوم کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ سنہ ۱۸۶۶ء میں اس نے شاہ ڈنمارک کی ایک بیٹی پرنسس آف ویلز کی بہن سے شادی کی۔ لہذا پرنس آف ویلز (موجودہ ایڈورڈ شاہ) روس (زار) کا ماموں ہیں۔ یہ اپنے باپ کی قتل پہ سنہ ۱۸۸۱ء میں تخت پر بیٹھا۔ زار حال نکولس دوم اسکا

بڑا بیٹا اور جانشین ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوا تھا۔ ۱۸۹۰ء میں یہ ہندوستان
آیا تھا اسکو جاپان میں قتل کرنے کی کوشش کیگئی تھی ۱۸۹۴ء اور سلطنت میں تخت نشین
تمام حکومت کا انحصار۔ بادشاہ پر ہے اسکی مرضی قانون ہے۔ گو اسکی
چار بڑی کونسلیں ہیں۔ مگر یہ اِن کی تجاویز کو قبول کرنے یا اِن کے مسترد
کرنے کا مجاز ہے اور جیسا مناسب سمجھے کرے۔ اِس کے کئی ایک وزرا ہیں
مگر بقول ایک روسی کے یہ خود اپنا وزیر ہے۔ سب سے بڑھ کر مشہور

الگزنڈر سوم سابق شہنشاہ روس

روسی مدبر کاونٹ ڈی جرس وزیر صیغہ خارجیہ کا اب انتقال ہو چکا ہے۔

روس میں بہت سے افسر ہیں۔ جنکو تنخواہ ناکافی ملتی ہے۔ اور جو
اپنی آمدنی پوری کرنے کے واسطے بد دیانتی کے وسائل کام میں لاتے ہیں
ایک روسی افسر کا حال اسطرح بیان کیا گیا ہے :۔ بے باکی اسکی کارگزاریوں
کا خاصہ ہے۔ ایک قسم کی مطلق العنان حکومت کے یہ ماتحت ہے۔ جو اسکے

بالادست ہیں ان کی سب سے بڑھ کر متابعت اس کے واسطے ضروری ہے۔ تاہم اسکے ساتھ ہی بہت سے بے اعتباری پھیلی ہوئی ہے۔ اسکو بطور جاسوس کے ہر وقت مستعد رہنا چاہئے۔ دوسرے کے تنزل سے اپنی ترقی حاصل کرنا اسکے واسطے ضروری ہے۔ اور باوجود اسکے رشوت اور تغلب حد درجہ کا پھیلا ہوا ہے۔ روسی افسر بغیر رشوت ستانی کے اپنے

(مسٹر پوبیڈونوسٹزف سابق وزیر مذہبیات)

آپ کو بمشکل افسر سمجھ سکتا ہے۔ جو اسکے زیر دست ہیں۔ ان کو بھی پیٹتا ہے اور جو بالادست ہیں ان کی متابعت کرتا ہے " ایک دفعہ شہنشاہ نکولس عالم مایوسی میں بآواز بلند پکار اوٹھا تھا:۔ اس ملک میں میرا بیٹا اور خود میں صرف۔ دو ایسے شخص ہیں جو چوری نہیں کرتے"۔

ہر ایک شخص روس میں صرف گورنمنٹ کے حکم پر ماخوذ ہو سکتا ہے اور بغیر تحقیقات کے سائبیریا کو جلاوطن کیا جا سکتا ہے +

پولیس کے ہر جگہ گروہ کے گروہ پھرتے ہیں۔ بعض سپاہی تو وردیاں پہنے ہوئے اور بعض سادے کپڑے پہنے ہوئے تاکہ اون کو کوئی پہچان نہ لے۔ مسافروں کے پاس پروانہ راہداری ہونا ضروری ہے اور ان کی ہر ایک حرکت کی رپورٹ کی جاتی ہے اگر کسی پر ذرا سا بھی شبہ پیدا ہو جائے تو فوراً پولیس اسے گرفتار کر لیتی ہے۔ گرفتاری عموماً رات کے بارہ بجے کیجاتی ہے۔ کیونکہ اس وقت لوگ اپنے گھروں میں ہوتے ہیں اور اسطرح ہر ایک کو خبر نہیں ہو سکتی۔ ہمسائیوں کو صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص مفقود ہے۔ جب سازشوں کا افشا ہوتا ہے۔ اور سینکڑوں کی تحقیقات کیجاتی ہے تو شاید ہی کسی تعلیم یافتہ شخص کا کنبہ ہو جو سوتے وقت اس خیال پر نہ تھرائے کہ صبح ہونے سے پہلے ہی پولیس انکو بیدار کرے گی۔ بعض اوقات لوگوں کو دروغگوئی سے دہوکا دیا جاتا ہے آتشزدگی کا شور مچا کر اکثر لوگ بیدار کر دئے گئے ہیں۔ اور جب یہ جلد نیم برہنہ باہر نکلتے ہیں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جعلی تار دیدینا بھی ایک تدبیر ہے۔ اکثر عموماً دروازہ زور سے کھٹکھٹایا جاتا ہے۔ اور بڑے زور کی آواز سنائی دیتی ہے:۔

"پولیس آپہونچی! پولیس آپہونچی! دروازہ کہولو ورنہ ہم توڑ ڈالینگے اور اندر گھس آئینگے!"

ایک انگریز سیاح کا بیان ہے:۔ اگر کسی ہوٹل میں کسی مسافر کی کوئی چیز جاتی رہے اور یہ پولیس کو اطلاع دے۔ تو اسکو پولیس کو اپنا مقدمہ اس کے پاس لیجانے کے واسطے کچھ دینا پڑتا ہے۔ پھر پولیس ہوٹل والے سے کچھ لیتی ہے کہ کیوں اس نے چوری ہونے دی اور اگر ان کو چور مل جائے تو اس سے بھی ساتھ ہی یہ کچھ لے لیتے ہیں کہ اسکو حوالات میں نہ دیدیا جائے۔ میرا ایک واقف تھا جسکی ایک کتاب جاتی رہی۔ اسکو پتہ لگا کہ یہ ایک کتب فروش کے یہاں تھی۔ اب اس نے بیوقوفی کر کے چور کو پولیس کے حوالہ کر دیا پولیس نے خوشی سے چور کو پکڑ لیا اور چور بھی خوشی خوشی پولیس کے ساتھ چلا گیا۔ اسی

اثناء میں اس شخص کو بار بار پولیس کے دفتر میں بھی حاضر ہونا پڑا - اور ہر موقعہ پر روپیہ دینا پڑا - یہاں تک آخر کار اسکو اجازت دیگئی کہ وہ دو سو روبل دے کر بازو دعوے دا خل کر دے " +

پولیس میں ترقی دینے کے واسطے کوششیں کی گئی ہیں مگر ان میں کچھ چنداں کامیابی نہیں ہوئی جو روپیہ پولیس کی پوری پوری اور کافی تنخواہیں دینے کے واسطے صرف ہونا چاہئے وہ فوج میں چلا جاتا ہے +

روس اپنی سخت سزا کے واسطے مشہور تھا جسکو ناوٹ (KNDUT) کہتے تھے - ناوٹ ایک کوڑا ہوتا ہے جس میں ایک دستہ کوئی دو فٹ لمبا لگا ہوتا ہے - اسکے ساتھ ایک مضبوط تسمہ بندھا ہوتا ہے - جسکے سرے پر ایک برنجی حلقہ لگا ہوتا ہے - اور اس حلقہ کے ساتھ ایک پتلا چمڑا لگا ہوتا ہے - جسکا سرا چونچ کیطرح جھکا ہوتا ہے چمڑا دودھ میں بھگویا جاتا ہے اور پھر خشک کرنے دھوپ میں سخت کیا جاتا ہے - اگر یہ کنارہ کے بل لگے تو چاقو کی طرح شگاف دیتا ہے اسکی سزا کا اسطرح حال بیان کیا گیا ہے :-

چند سپاہیوں کے حلقہ میں ایک مضبوط ستون گڑا ہوا تھا - جسکے ساتھ ایک شخص ہاتھ پاؤں اور کمر جکڑے ہوئے بندھا تھا - اسکے پاس ایک قوی الجثہ مضبوط شخص ناوٹ ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا - عالم نزع کیطرح اس بیچارے مظلوم شخص کی زبان سے چیخ نکلی - جب پہلی ضرب ناوٹ کی لگی جس سے تسمہ اسکے تھر تھراتے گوشت میں گھس گیا اور جب دوسری ضرب کیواسطے کھینچا گیا تو خون کا ایک پرنالہ گویا بہنے لگا +

بار بار جلاد اپنی عرصہ دراز کی تجربہ کاری اور لاپرواہی سے جو اس میں پیدا ہو گئی ہے - یا اپنے خوفناک حرکت کی وحشیانہ تکرار سے ضربیں لگاتا تھا یہانتک کہ ارد گرد کی زمین تمام اس مظلوم کے خون سے بھر گئی - اور اس بیچارے کی پہلی چیخیں اور معافی کی درخواستیں اور آہ و زاری سسکیوں اور بیہوشی سے تبدل ہو گئیں - اسکے بدن کا ہر ایک حصہ بظاہر ریزہ ریزہ ہو گیا - جب سزا ختم ہو چکی - تو مظلوم بظاہر بالکل بیجان

زمین پر لٹا دیا گیا ۔

(ناوٹ سے سزا دی جاتی ہے)

عموماً ناوٹ کی سزا متروک ہو گئی ہے ۔ مگر سنہ ۱۸ء میں کہتے ہیں کہ ایشیا میں ابتک اسکا رواج ہے ۔

سائبیریا کو جلاوطن کر دینا ایک ایسی سزا ہے جو اکثر ملا کرتی ہے ۔ ایک

روسی مورخ کہتا ہے: پچھلے دس سالوں میں۔ ایک لاکھ ۰۰۰ ۸ ۶ ہزار انسان
اس تھوڑے سے عرصہ میں جلاوطن کر دیے گئے۔ جن میں سے نصف قریباً ایسے
تھے کہ نہ جنکا مقدمہ ہوا تھا نہ کچھ تحقیقات ۔

(ایک روسی قیدی)

سابق میں جلاوطنوں کو ماسکو سے اس مقام تک جہاں سے جلاوطن سائبیریا میں بھیجے جاتے تمام راستہ پیدل قطع کرنا پڑتا تھا۔ اسطرح پر جھیل بیکال کے پرے تک انکو ۴۷۰۰ میل کی مسافت طے کرنی پڑتی تھی۔ ایک دستہ سپاہیوں کا آگے چلتا تھا۔ اسکے پیچھے مجرم جاتے تھے جنکے سر آدھے منڈے ہوتے تھے۔ بھونسلے کپڑے پہنے ہوتے تھے ایک زرد ستارہ ان کے پشت پر لگا ہوتا تھا۔ اور کھلی جوتیاں پہنے ہوتے تھے۔ جو لمبے سفر سے موٹی ہو جاتی تھیں۔ ایک زنجیر میں ہاتھ جکڑے ہوتے تھے۔ اور دوسرے زنجیر کے ساتھ ۶ یا ۸ مجرم ایک ساتھ بندھے ہوتے تھے۔ کچھ حصہ سفر کا اب اگبوٹ یا ریل پر طے کیا جاتا ہے مگر پھر بھی زیادہ تر مسافت ان کو پیدل طے کرنی پڑتی ہے۔

پریس کی سخت نگرانی کیجاتی ہے۔ کسی اخبار کو جرات نہیں کہ کسی ایسے معاملہ پر رائے زنی کرے جو ایک دفعہ پولیس کے حکم سے عام مباحثہ سے خارج کیا گیا ہو۔ مگر انگلستان یا جرمنی پر حملہ کرنے کی آزادی دی گئی ہے جو روس کے فرضی دشمن ہیں۔ موجودہ صدی کی ابتداء سے کئی ایک بڑے بڑے اخبارات یا تو فی الفور بند کر دیے جاتے ہیں یا متواتر اذیت رسانی سے ان کو موت کا خوف دلایا گیا ہے۔ بعض اوقات یہ کسی میعاد کے واسطے بند کر دیے جاتے ہیں جو ہفتہ سے لیکر آٹھ ماہ تک ہو سکتی ہے۔ یا ان کو اشتہارات چھاپنے اور فروخت کرنے کی مخالفت ہو جاتی ہے۔ کوئی اخبار بیرونی ممالک سے نہ

میں نہیں آتا جبتک یہہ اچھی طرح دیکھہ بھال نہ لیا جائے - بعض اوقات تمام اخبار پھاڑ ڈالا جاتا ہے اور بعض اوقات کچھہ فقرے اڑا دئے جاتے ہیں - ایک کوشش اِس قسم کی کیگئی ہے کہ روسی یہہ یقین کرنے لگیں کہ اِن پر اچھی طرح حکومت کی جاتی ہے اور اُن کو شکایت کی کوئی جگہ نہیں ہے ❖

شہنشاہ نکولس کا مسئلہ تھا :" ایک قانون - ایک زبان - ایک مذہب" یہ عذر کہ بعض اضلاع کو اِن کے قدیم قوانین دیدئے جائیں گے - توڑ دیا گیا - ایک کوشش کیگئی تھی جرمن اور پولش زبانوں کی مدرسوں میں خواندگی منع کرکے اُن پول اور جرمنوں کو بھی روسی بنا لیا جائے جو روس میں رہتے ہیں ❖

ایک شاہی اعلان کی رو سے جو ۱۸۸۷ء میں شائع ہوا تھا - تمام باشندگان ممالک غیر روس میں جاگیریں رکھنے سے منع کردئے گئے تھے - اور یہ چونکہ زیادہ تر جرمن تھے لہذا اِن کو مجبوراً برائے نام قیمت پر اپنی جاگیریں فروخت کرنی پڑیں جرمن کارخانے والے اگر حکام کو رشوت نہ دیتے تو ملک بدر کردئے جاتے جرمن زبان بولنا بھی قصور سمجھا جاتا ہے ایک جنٹلمین اپنے ایک جرمن دوست سے ایک ریلوے سٹیشن پر رخصت ہو رہا تھا - کہ ایک افسر نے اسکے سامنے آکر اسکو متنبہ کیا :" یہہ روس ہے - جرمنی نہیں - آپ اگر جرمن نہ فراموش کرینگے تو اچھا نہ ہوگا " ❖

موجودہ شہنشاہ کے باپ نے یہودیوں کو بہت اذیت دی ہے - سابق میں تمام دُنیا میں نصف کے قریب یہودی روس میں رہتے تھے ایک کثیر تعداد کو مجبوراً اپنا مال و متاع چھوڑ کر ترک وطن کرنا پڑا ہے - اور بعض ایسے ہوگئے ہیں کہ اُن کو روٹی ملنا بھی ناممکن ہے - مہذب دنیا کو اِس سلوک نے جو اِن کے ساتھ ہوا بہت پرجوش بنا دیا ہے - سپنسر نے اسکی نسبت بہت بجا کہا ہے کہ یہہ ایک " بڑی وحشی سلطنت ہے " -

مذہبی اذیت :- ملکہ معظمہ کے اعلان سے ہندوستان میں پوری آزادی لوگوں کو حاصل ہے :" ہم اِس میں اپنی شاہانہ خوشنودی اور مرضی سمجھتے ہیں کہ کسی کی کسی طور پر مذہبی عقائد یا رسوم کے وجہ سے رعایت کیجائے - نہ اسے ستایا

جائے اور نہ اذیت دیجائے،، بابل کے بادشاہ نے دہمکی دی تھی کہ یہہ اس شخص کو ایک آگ کی بھٹی میں پھینکدے گا جو اس کے سونے کی مورت کی پرستش نہ کرے گا جو اسنے بنائی تھی اہل روما نے ہزاروں عیسائیوں کو تہ تیغ کر دیا کیونکہ یہہ بادشاہ کی مورت کی پرستش کرتے تھے یہہ پرانا جوش ابتک روس میں موجود ہے مگر یہہ بھی یہہ ایک بگڑی ہوئی عیسائیت کی صورت میں ہے ٭

سنہ ۱۸۰۲ء سے سنہ ۱۸۱۲ء تک اُن عیسائیوں کو سخت اذیت دی گئی تھی جو قومی کلیسا سے علیحدہ ہو جاتے تھے۔ جو شخص گرجا میں جاتے تھے اگر ضرورت پڑتی تو اُن کا امتحان کیا جاتا اور تصدیق کیجاتی کہ آیا یہہ قائم شدہ کلیسا سے علیحدہ تھے اور کس نے ان کو علیحدہ کیا تھا۔ جو شخص علیحدہ معلوم ہوتا اسکو ناؤٹ سے سزا دیجاتی جبتک کہ یہہ باز آجاتا۔ اور اگر یہہ انکار کرتا تو زندہ جلا دیا جاتا۔ پٹسٹ جنکا اعتقاد ہے کہ ضرور عمر رسیدہ آدمیوں کو بپتسمہ دینا چاہئے بغیر تائب ہونے کے اجازت ہی کے زندہ جلا دئے جاتے اسطرح ہزاروں دہقان اور عورتیں مرگئیں۔ مگر جو کلیسا سے علیحدگی اختیار کرتے تھے ان کے مسائل یا تو ناوٹ کی ضرب لگتے وقت یا جب یہہ جلتے تھے اسوقت فنا ہو جاتے تھے بجائے ان کی بیخ کنی ہونے کے یہہ دن بدن زیادہ ہونے لگے۔ پیٹر اعظم نے ان کو امن و آمان میں رہنے کی اجازت دی مگر اس شرط پر کہ یہہ ایک دوگنا ٹیکس فی کس ادا کریں۔ مذہبی اذیتیں دوبارہ موجودہ شہنشاہ کے عہد میں دیجاتی ہیں گو جن لوگوں کے ساتھ اسطرح بیرحمی کیجاتی ہے ہی اسکی سب سے عمدہ رعایا ہیں ٭

رومن کیتھلک ہر ایک عام عام سرکاری نوکری سے خارج ہیں۔ اگر کوئی روسی شاہی کلیسا ترک کر دے۔ تو یہہ نہ جاگیر رکھ سکتا ہے اور نہ جاگیر اسے میراث میں مل سکتی ہے۔ اسکے بچے اس سے لے لئے جاتے ہیں اور جو لوگ اسے مذہب تبدیل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں وہ سائبیریا کو جلاوطن کر دے جاتے ہیں۔ یا انکو جسمانی سزا دیجاتی ہے اور ایک سے دو سال تک قید سخت میں

پڑھتے رہتے ہیں *

صرف مسلمانوں کے بارے میں استثنائے ہے۔ سلطنت کے بعض حصوں میں انکو بلا مزاحمت لوگوں کو مسلمان بنانے کی بھی اجازت ہے اور بھی صرف ایسے لوگ معلوم ہوتے ہیں جو ایک برائے نام عیسائی ملک میں اصلی آزادی کا لطف اُٹھا رہے ہیں *

نہلزم

یہ تحریک عموماً روسی بدعملی اور ظلم کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ لفظ نہل کے لاطینی زبان میں معنی ہیں "کچھ نہیں"۔ اسکے حد درجہ کے حامیوں کا حسب ذیل ایک طرح کا مسئلہ ہے:- "پرانی دنیا کو برباد کر دینا چاہئے اور اسکے بجائے نئی رکھنی چاہئے۔ صرف تمہاری خوشی تمہارا قانون بنے۔ ہمارا پہلا کام یہ ہونا چاہئے کہ ہر ایک اُس چیز کو تباہ اور برباد کر دے جو اس وقت موجود ہو۔ تم اپنے آپ کو ہر ایک چیز کے تباہ اور برباد کرنے کا عادی بناؤ خواہ یہ بری ہو یا بھلی"۔ بعض نے دہقان اعلےٰ مرتبت لوگوں کے قتل کرنے کی تحریک کی جب ان کے پاس ٹیکس ادا کرنے کو کچھ نہ رہا۔ اور انکو کہا کہ اسطرح انکو زمین ملجائے گی۔ نہلسٹ کسی جرم کے مرتکب بے تامل نہیں کرتے جنکو اپنے اغراض کیواسطے یہ مفید سمجھتے ہیں۔ ایک سب سے بڑھ کر ذریعہ ان کے اغراض کی ترقی کا حاکموں کو قتل کرنا سمجھا جاتا ہے *

روس میں طالب علم مرد یا عورت بہت نہلسٹ ہیں۔ روسی طلباء بنگالیوں کی طرح پولیٹکس (معاملات ملکی) کے بڑے شائق ہیں۔ اس وجہ سے تعلیم سے غفلت کیجاتی ہے۔ جیسا بیان ہو چکا ہے۔ اسقدر طلباء یونیورسٹی میں آتے تھے جنکی تعداد سرکاری نوکریوں سے زائد تھی۔ اسکی وجہ سے مایوسی اور بے صبری اور انقلابی تجاویز پیدا ہو گئیں۔ بعض تجاویز جو انہوں نے پیش کیں ایسی بیہودہ تھیں کہ کہا جاتا تھا کہ "دو قسم کے نہلسٹ روس میں ہیں۔ ایک تو وہ جنکے سر خالی ہیں اور دوسرے وہ جنکے کیسے خالی ہیں" *

یہ مسلمہ ہے کہ ابتک جو کچھ علاج کیا گیا ہے وہ نہلزم کے عیوب دور کرنے کیواسطے

مفید نہیں۔ ایک مورخ کہتا ہے :۔ "اسطرح امن نہ ہوگا کہ سینکڑوں اور ہزاروں کو انصاف یا بے انصافی سے قید کر لیا جائے اور جلاوطن کر دیا جائے اور ان جرموں کے ارتکاب کا انپر الزام لگایا جائے جو انہوں نے کئے ہوں یا نہ کئے ہوں" لبرل فریق والے کہتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر علاج یہ ہے کہ انکو کنسٹیٹوشنل پنچایتی حکومت دے دو۔

روسی عیسائیت

عیسائی تین بڑے کلیساؤں میں منقسم ہیں۔ پراٹسٹنٹ۔ رومن کیتھلک۔ اور یونانی روسی آخر الذکر کلیسا کے پیرو ہیں۔ پروٹسٹنٹ کا یہ نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ کلیسا سے رومن کیتھلک کے چند مسائل سے اختلاف اور ان کی تردید کرتے ہیں۔ رومن کیتھلک کلیسا پوپ روم کو اپنا سرگروہ مذہبی سمجھتا ہے۔ یونانی کلیسا ایسا نہیں کرتا مگر اسکے مختلف پیشوائے دین مختلف ممالک میں ہوتے ہیں۔ اسکو بعض اوقات مشرقی کلیسا بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ مشرقی یوروپ میں موجود ہے۔

حضرت مسیح سے سینکڑوں برس بعد تک روسی کافر رہے۔ ان کے بت معلوم ہوتا ہے کہ لکڑی کے بنے ہوئے تھے اور ان کی پرستش بہت سادی ہوتی تھی۔ ۹۵۵ء میں ان کی حکمران شہزادہ کی والدہ قسطنطنیہ گئی اور وہاں اسکو بپتسمہ دیا گیا۔ اسنے انتقال سے قبل اسنے منع کر دیا کہ جو رسومات کافرانہ جنازہ مردوں کی کیجاتی تھیں اسکے جنازے پر نہ ہوں مگر اسکے پوتے والڈیمر نے خرسون کا محاصرہ کیا اور قسم کھائی کہ اگر یہ کامیاب ہوا تو عیسائی ہو جائے گا۔ شہنشاہ باسل و لیو قسطنطین کی بہنے ہمشیرہ اپنی سے شادی کی درخواست کی اور وعدہ کیا کہ اسکے عوض یہ عیسائی ہو جائے گا۔ جب والڈیمر عیسائی ہو گیا تو اس نے ایک اعلان جاری کیا کہ کیف کی جو اسکی رعایا تھی اسکو دریائے نیپر کے کنارہ پر بپتسمہ دیا جائے۔ ایک بڑا چوبی بت جسکو پیرون کہتے تھے ایک پہاڑی پر یہاں کھڑا تھا۔ یہ یہاں سے کھینچ کر نیچے لایا گیا۔ ۱۲ سواروں نے اسے کوڑے مارے اور اسکو دریا میں پھینک دیا۔ کیف کے تمام باشندوں کو بپتسمہ

دیا گیا۔ اور سب سے پہلے گرجا بنایا گیا۔ والدمیر کی اب تک قدیم سے روسی اسقدر عزت کرتے ہیں کہ وہ والڈمیر ایک دلی کا ہمسر تھا " روسیوں کو مشرقی لوگوں نے عیسائی نہیں بنایا بلکہ اُنہوں نے اپنے شہزادہ کی متابعت کی ❖

کچھ سال تک کلیسیا کے پیشوا قسطنطنیہ سے مقرر ہوتے تھے مگر ۱۵۸۲ء میں سب سے پہلا بشپ ماسکو کا پٹریارک بنایا گیا اور یہ عُہدہ سب سے اعلٰے تھا۔ پٹیر اعظم نے اس عہدہ کو خارج کر دیا۔ اور اسکی بجائے ایک حُکمران جماعت مقرر کر دی۔ جسکو ہولی سنڈ کہا جاتا تھا اور زار جسکا پیشوا تھا ❖

سب سے بڑہ کر مشہور روسی پٹریارک نکن ایک دہقان تھا۔ اسنے بہُت سی صلاحیں کیں شرابخوری کی بیخ کنی کے واسطے یہ اپنے آدمیوں کو بھیجتا جو شہر میں پھرا کرتے۔ اور اگر کوئی پادری یا راہب شرابی ملتا۔ تو وہ پکڑ قید کیا جاتا اور اسے سزا دیجاتی۔ زمانہ سابق میں مستورات کو گرجا میں جانے کی ممانعت تھی۔ اسکی درخواست پر ملکہ جو اسطرح رات کو گرجا جایا کرتی تھی۔ دن کو علانیہ طور پر جانے لگی! اسنے مذہبی وعظوں کو بھی از سر نو تازہ کیا ❖

اسوقت جو کتابیں عبادت کی کلیسیا میں مستعمل ہوتی تھیں۔ وہ سراسر غلط تھیں اور یہ غلطیاں نقل کرنے والوں کیوجہ سے ہوتی تھیں نکن نے اصلی یونانی نسخہ حاصل کیا۔ اور انکی تصحیح کی۔ انکی اشاعت بہُت جھگڑے پیدا ہوئے۔ اور اکثر لوگوں سے وہمی خیالات اِن کتابوں کی طرف منسوب کئے یہ ساحرانہ رسومات متصور ہونے لگیں کہ جن میں اگر ذرا سا بھی تغیر ہو جائے تو اِن کی نیکی جاتی رہی اسطور پر ایک کثیر تعداد صاحب لوگوں کی نیکی۔ جو راسکولنکس " پرانے معتقد " کہلاتے تھے اور اب تک روس میں بہُت ہیں۔ اور جنکو مختلف اوقات میں بہُت اذیتیں پہنچائی گئیں۔ نکن کی سخت بیعزتی ہوئی اور چند سال کیواسطے جلاوطن کر دیا گیا۔ شہنشاہ الکسز نے اسکو جلاوطنی سے واپس بلوانا چاہا۔ اسکے بستر مرگ پر اس نے قاصد بھیجے کہ اس سے معافی لیکر آئیں۔ مگر معافی دینے سے قبل ہی اسکے انتقال ہو چکا تھا ❖

روسی پادری روسی پادری پوپ کہلاتے ہیں۔ انکے دو فریق ہیں جو اپنے لباسوں کے باعث سیاہ و سفید پادری کہلاتے ہیں۔ سیاہ پادریوں کے سیاہ

گاؤن اور اونچی سیاہ ٹوپیاں ہوتی ہیں۔ یہ مل جلکر ایک ہی گھر میں رہتے ہیں اور شادی کرنے کی انکو اجازت نہیں ہوتی۔ تمام بشپ راہب ہیں۔ سفید پادری گاؤں کے پادری ہوتے ہیں۔ یہ ایک کوٹ پہنتے ہیں جسمیں ٹھوڑی تک بٹن لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ان کی ٹوپیاں چوڑی حاشیہ دار ہوتی ہیں کوئی شخص پادری نہیں بن سکتا جبتک اسکی عورت نہ ہو۔ اگر اسکی عورت کا انتقال ہوجائے تو دوبارہ شادی کرنے کا یہ مجاز نہیں اور اکثر یہ راہب ہوجاتا ہے۔ پادریوں کو حجامت بنوانے یا موتراشی کی اجازت نہیں لہذا ان کے بال بڑے بڑے ہوتے ہیں اور شانوں پر گرے ہوتے ہیں۔ جسکے باعث ان میں سے بعض عورتوں کیطرح نظر آتے ہیں ایک بڑی سی صلیب ان کے سینے پر ایک زنجیر کے ساتھ گردن سی لٹکتی ہے +

روسی جب کسی پادری سے ملتے ہیں تو بڑی عزت سے اسکے ساتھ پیش آتے بجائے اسکے ساتھ مصافحہ کرنے کے یہ اسکے پشت دست پر بوسہ دیتے ہیں اور اس سے برکت کے خواستگار ہوتے ہیں +

دیہاتی پادری عموماً بڑے غریب ہوتے ہیں اور اکثر خود انکو اپنی مزرع کاشت کرنے پڑتے ہیں۔ کچھ آمدنی ان کو شادیوں تجہیز و تکفین اور اور تقریبوں کی فیسوں سے ہوجاتی ہے عموماً پادریوں کو تھوڑی تعلیم ملی ہوتی ہے اور بعض اوقات ان کا چال چلن ایسا ہوتا ہے کہ ہرگز یہ لوگوں کی قدر و منزلت کے مستحق نہیں ہوتے۔ مگر بہت سے اس سے مستثنے ہیں +

روسی پادری

پادریوں کے علاوہ تارک الدنیا عورتیں بھی ہوتی ہیں جنکو نن کہتے ہیں۔ جو دینی زندگی کے واسطے خود کو وقف کردیتی ہیں اور جو ان مکانوں میں رہتی ہیں جنکو خانقاہیں یا ننوں کے رہنے کا مکان کہتے ہیں۔ یہ تین چیزوں کی قسمیں کہاتی ہیں مفلسی عصمت اور متابعت کی +

گرجا۔ مقامات کے مطابق گرجا بھی مختلف ہیں دیہات اور چھوٹے چھوٹے قصبوں میں یہ متقابلتاً سادہ ہوتے ہیں بڑے بڑے شہروں میں نہایت اعلیٰ درجہ کی آرائش اور زیبائش ہوتی ہے۔ ایک صلیب ایک عام نشان ہے اور بیچ میں ایک بڑا گنبد ہوتا ہے اور چاروں گوشوں پر چار چھوٹے گنبد ہوتے ہیں اور ان کی چوٹیوں پر صلیبیں لگی ہوتی ہیں۔ ایک بڑا سا دروازہ ہوتا ہے جس میں بکثرت ستون ہوتے ہیں اور تین چھوٹے ہوتے ہیں جن میں کوئی ستون نہیں ہوتا گنبدوں پر اکثر چمکدار رنگ ہوتے ہیں اور سنہری کام اس پر کیا ہوتا ہے ÷

(ننجران گھٹائی کی ہے)

ذیل میں مختلف طریق گنبد کے دکھلائے جاتے ہیں ÷

(ایک دیہاتی گرجا)

روسی کلیسا تصویروں کی مخالفت کرتا ہے - مگر چھپی ہوئی تصویروں کی جنکو اکن کہتے ہیں بہت ہی تقدیس اور پرستش کیجاتی ہے - ماسکو کے گرجا اوپر سے نیچے تک - ایک سرے سے دوسرے سرے تک دیوار چھت اور ستون سب ملکر ایک چمکدار تصویروں کا ڈہیر ہوتے ہیں - چھوٹے کمروں میں بعض بہت ہی چھوٹی ہوتی ہیں -

(اکن)

اور باقیوں میں بڑی بڑی چہرے اور بڑی بڑی آنکھیں ہوتی ہیں - ولیوں - حواریوں - پٹریارک وغیرہ کی بہت سی تصویریں ہیں - ایک تصویر کی نسبت کہا جاتا ہے کہ قسطنطین اعظم نے اپنے ہاتھ سے بنائی تھی اور والدمیر اُسے لایا تھا اور یہہ ہر ایک بڑی عام تقریب پر مستعمل ہوتی ہے - یہہ بڑے بڑے مقدس روسی کیتھلک گرجوں میں رکھی جاتی ہے اور "ہماری لیڈی آف والڈیمیر" کہلاتی ہے *

ماسکو میں ایک مشہور اکن ہے جسکو ابیرین میڈونا کہتے ہیں اور جسکی نسبت خیال ہے کہ اس سے کرامات ظاہر ہوتی ہیں کریملن کے ایک دروازہ کے پاس ایک چھوٹے سے گرجا میں یہہ رکھی ہے جب زار یا کوئی شاہی خاندان کا آدمی ماسکو

میں آتا ہے تو ہمیشہ پہلے اس چھوٹے گرجا کو جاتا ہے اور تھوڑی سی یہاں عبادت
کرتا ہے +

اور بھی اکثر سفر کرتے وقت یا سفر سے واپس آتے وقت ایسا ہی کرتے ہیں ماسکو
کا کوئی باشندہ ایک کثیر رقم ادا کرکے اپنے گھر آئکن لاسکتا ہے یہ تصویر بروز
ماسکو میں ایک گاڑی پر رکھکر جسکو چار گھوڑے کھینچتے ہیں پھرائی جاتی ہے کوچوان
ہمیشہ ننگے سر ہوتا ہے اور دو پادری گاڑی کے اندر تصویر لئے ہوتے ہیں لوگ
جب شہر میں تصویر نکلتے دیکھتے ہیں۔ تو فوراً ننگے سر ہو جاتے ہیں اور جھک جاتے ہیں
جب آئکن گرجا سے باہر جاتی ہے تو ایک نقل اسکی اسکی جگہ رکھدی جاتی ہے
تاکہ جو لوگ اسکی پرستش کرنے آئیں اون کو مایوسی نہ ہو +

آئکن صرف گرجا ہی میں محدود نہیں ہیں روسی اپنے بدن۔ اپنے کمروں اپنے
دروازوں اور اپنے دریچوں پر [illegible] اور ولیوں کی تصویریں لٹکاتے ہیں سینٹ
پیٹرسبرگ اور بڑے بڑے شہروں کی منڈیوں میں چھوٹی چھوٹی رنجی صلیبوں
اور حضرت مریم سنٹ جان۔ سنٹ نکولس وغیرہ کی تصویروں کے ڈھیر لگے ہوئے نظر
آتے ہیں۔ دوکانوں کی دیواروں پر چھوٹی سونے چاندی کی چمکدار تصویریں لٹکتی ہیں
چھوٹی چھوٹی تصویریں بھی کئی ایک انچ کی ہوتی ہیں جو بڑے بڑے گھروں کے نوکر
بکثرت گھروں میں لگانے کے واسطے لے آتے ہیں۔ آئکن عموماً دروازے کے مقابل

اور چھت کے پاس لگائی جاتی ہے۔ جس وقت روسی اندر جاتے ہیں تو جھک جاتے ہیں یہہ ہمیشہ اِن تصویروں کے سامنے عبادت کرتے ہیں ٭

روسی عبادت میں مومی بتیاں بھی مستعمل ہوتی ہیں۔ یہہ ہر ایک طور کی اور ہر ایک جسامت کی بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ بعض ایسی موٹی ہوتی ہیں جیسے آدمی اور اتنی لمبی جیسے ستون اور رسی سے موٹی نہیں ہوتیں۔ بہت ہی بتوں کے گرد بھی لگی ہوتی ہے بعض کے گرد سونے چاندی کی تاریں لگی ہوتی ہیں جن میں ہر قسم کی چھوٹی چھوٹی تصویریں بنی ہوتی ہیں ٭

گرجوں میں بیٹھنے کی جگہ بالکل نہیں ہوتی۔ سب لوگ یا تو کھڑے رہتے ہیں یا دو زانو بیٹھتے ہیں۔ مرد آگے اور مستورات پیچھے کھڑی ہوتی ہیں۔ خود زار بھی اپنی عبادت میں کھڑا رہتا ہے ٭

پادری انجیل کے حصے پڑھتے ہیں۔ مگر نہ یہہ لاطینی زبان میں رومن کیتھلک کیطرح اور نہ روسی زبان میں پڑھتے ہیں۔ بلکہ قدیم سیلوناک زبان میں جسکو بہت ہی کم لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ گرجوں میں آلات موسیقی بالکل نہیں ہوتے۔ مگر مرد اور لڑکے عمدہ گیت گاتے ہیں۔ اور لوگ اِن میں بالکل شریک نہیں ہوتے ٭

حاضرین بعض اوقات اسقدر زمین پر جھکتے ہیں کہ اِن کی پیشانیاں زمین سے لگ جاتی ہیں اور یہہ سمجھتے ہیں کہ اسطرح اُنکی عبادت زیادہ مقبول ہوتی ہے ٭

روزے:- یونانی کلیسیا میں بہت سے روزے ہیں اور رومن کیتھلک ممالک سے بھی زیادہ تشدد سے لوگ اِن کو رکھتے ہیں۔ ایسٹر سے پہلے چالیس روز لینٹ کے بڑے دن کے روزے ۱۵ نومبر سے بڑے دن یعنی دسمبر کی ۲۵ تاریخ تک رکھتے ہیں۔ بدھ اور جمعہ کو بھی قریباً تمام سال روزے رکھے جاتے ہیں۔ غرض تمام روزے ۲۲۶ دن کے ہوتے ہیں۔ ہر ایک چیز اِس قسم کی غذا کی سوائے مچھلی کے منع ہے اور بعض مچھلی سے بھی احتراز کرتے ہیں۔ دودھ اور مکھن بھی مستعمل نہیں ہوتے ایک قسم کا دودھ بادام کا بنایا جاتا ہے۔ اور نباتات کا روغن بجائے مکھن کے استعمال کیا جاتا ہے۔ دہقان تہواروں میں کام نہیں کرتے۔ چنانچہ بہت سا قیمتی وقت ضائع ہوجاتا ہے۔ خصوصاً اُس وقت جب فصل کا وقت ہو۔ یا محنت کی سخت ضرورت ہو ٭

ایسٹر:- یہ خاص روسی تہوار ہے - اور مسیح علیہ السلام کی قبر سے زندہ اُٹھنے کی یادگار میں ہے گڈ فرائیڈے کو جس دن مسیح مصلوب ہوئے تھے - ایک لمبا صندوق گرجوں میں رکھا جاتا ہے - جسکے اوپر ایک کپڑا پڑا ہوتا ہے اوسپر مسیح کی تصویر مع ان کے پانچ زخموں کے بنی ہوتی ہے - سنیچر کی شب کو ۱۲ بجے سے قبل لوگوں کے جم غفیر گرجوں کے دروازوں پر کھڑے ہوتے ہیں - گرجا کے دروازے پر ہر ایک شخص ایک موم بتی خرید لیتا ہے - جس وقت گھڑی میں پورے ۱۲ بجتے ہیں تمام بتیاں یکایک روشن ہو جاتی ہیں - اور پادری "مسیح جی اٹھا" گانا شروع کرتے ہیں ÷

سب لوگ حد درجہ کی خوشی کا اظہار کرتے ہیں - یہ ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے اور بوسہ دیتے ہیں - گھنٹے بجتے ہیں - اور توپیں چلتی ہیں اور گرجوں میں روشنی سے دن کا گمان ہوتا ہے ÷

ایسٹر کے اتوار کو جب کوئی اپنے کسی دوست یا آشنا سے ملتا ہے تو باواز بلند کہتا ہے "مسیح جی اٹھا" یہ اسکے ہر ایک رخسارے پر تین مرتبہ بوسہ دیتا ہے اور اسکے ہاتھ میں ایک انڈا دیدیتا ہے "مسیح جی اٹھا" کا جواب ہے "بیشک وہ جی اوٹھا" روزوں کے بعد یہ تمام دن ضیافتیں پکانے اور شراب خواری میں صرف ہوتا ہے ÷

زائرین - روس میں زائرین بکثرت جاتے ہیں - لوگ رومن کیتھلک ملکوں کی طرح قافلہ بنا کر نہیں جاتے - بلکہ تنہا جاتے ہیں - کسی عہد کی پورا کرنے - یا کسی اندرونی تحریک سے نہ کہ کسی کلیسا کے حکم سے روسی اپنا سونٹا ہاتھ میں لے لیتا ہے اور کسی فرضی مقدس مقام کی راہ لیتا ہے ÷

نقائص - روسی عیسائیت ہندوؤں کے مذہب کے مشابہ ہے کہ یہ ظاہری رسومات مذہبی پر بڑی توجہ کرتے ہیں - جیسا بیان ہو چکا ہے ہر ایک کمرے میں تصویریں ہوتی ہیں جنکی تقدیس کیجاتی ہے - کہانا کہانے سے قبل روسی ایک صلیب کا نشان بناتا ہے - اور کمرہ کے مشرقی گوشہ کیطرف دیکھتا ہے - جدہر تصویر لٹکتی ہے رسومات ہی کو پورا کرنا کافی نہیں ہے - خدا روح ہے اور جو لوگ اسکی پرستش کرتے ہیں

انکو اسکی پرستش دل وجان سے کرنی چاہئیے جو مذہب تقدیس زندگی نہ سکھلائے بے کار ہے۔ ہندو اکثر اخلاق اور مذہب کو دو علیحدہ چیزیں سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی کیسا ہی خدا پرست ہندو ہو اور وہ بد اخلاق ہو۔ یہہ بڑی ہی بھاری غلطی ہے ٭

روسی مسئلہ تقدیر میں بھی ہندوؤں کے مشابہ ہیں۔ یہہ سمجھتے ہیں کہ مرض اور مصائب خدا کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔ اور ان کے رفع کرنے کی تدابیر کرنا بے دینی اور بے سُود ہے ٭

مُلک روس کی مختصر تواریخ

روس کی قدیمی تواریخ بہُت ہی نامعلوم ہے۔ ایام سابق میں اس ملک میں وحشی اقوام رہتی تہیں۔ جنمیں سے بعض بڑی خونخوار ہوتی تہیں۔ بیوہ اپنے شوہر کے جنازے پر جان دے دیتی تھی۔ والدہ کو اجازت تھی کہ اپنی اُن بیٹیوں کو مار دے جنکی پرورش اُنکو منظور نہ تھی۔ اس طرح والدین جب ضعیف ہو جاتے تھے تو مار دیئے جاتے تھے ٭

نوو گو روڈ (نیا شہر) سینٹ پٹیر برگ سے ایک میل جنوب مشرق کو معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلا شہر تھا جسے شہرت حاصل ہوئی۔ سلطنت جمہوری تھی۔ نا اتفاقی کی وجہ سے کہتے ہیں کہ ۸۶۴ء میں روُرک اور اسکے دو بھائی جو اس خاندان کے سیکنڈ نیوین تھے۔ نوو گو روڈ میں حکومت کرنے کے واسطے بلائے گئے اسکے بعد یہہ ایسا عالیشان بنگیا کہ اس میں ۴ لاکھ باشندے ہو گئے ٭

روُرک اور اسکے جانشینوں نے بہت جلد جنوبی روس پر اپنا تسلط جما لیا۔ کیف واقع دریائے نیپر پر قبضہ کیا گیا اور یہہ دار الخلافہ بنایا گیا٭ روس کی سلف حکمران بادشاہ کے بیٹوں میں باہم فساد پڑ جانے سے بہُت کمزور ہو گئی۔ ۱۳ ویں صدی میں مغلوں نے روس پر حملہ کیا۔ بڑے بڑے شہروں کا محاصرہ کر لیا اور آخر کار مُلک فتح کر لیا۔ دو صدیوں سے زائد تک روس کے شہزادے مغلوں کے ماتحت رہے اور انکو خراج دیتے رہے ٭

۱۳۸۰ء میں شاہزادہ اعظم ڈیمٹیریس نے ایک راہب سرجیس کی دعاوں سے ترغیب پاکر جنگ دریائے ڈان ایں بڑی فتح تاتاریوں پر حاصل کی۔ دو راہب بھی شہزادہ کے ہمراہ میدان جنگ میں گئے اور اپنے کپڑوں پر زرہ پہنے لڑتے رہے۔ ان میں سے ایک نے ایک بڑی قوی الجثہ تاتاری کو مار کر لڑائی بھی شروع کی تھی +

آخر کار ایوان اعظم نے تاتاریوں کو بڑی سخت ترغیب دی۔ یہ تامل کر رہا تھا کہ آرچ بشپ بیسن نے باآواز بلند اس سے کہا:۔کیا تو موت سے ڈرتا ہے؟ تو بھی اور روں کیطرح مرجائے گا۔سبنے مرنا ہے۔پرندہو۔خواہ چرند۔کوئی اس سے بچ نہیں سکتا۔یہ سپاہی میرے حوالہ کر۔اور گو میں ضعیف ہوں مگر کوئی دقیقہ نہ فروگذاشت کروں گا۔ اور نہ تاتاریوں کو پیٹھ دکھاوں گا" ایوان اس پر خیمہ کو واپس آگیا اور تاتاری خود بخود چلے گئے +

روس کے سب بادشاہوں میں ایوان سب سے بڑھ کر دانا تھا۔اسنے صوفیا قسطنطنیہ کے آخری عیسائی بادشاہ کی ہمشیرہ سے شادی کی۔اور میر عمارت۔معمار۔مصالحہ اور لوگ اپنے ملک میں بلوائے۔جہاں انہے بڑے بڑے کام کئے وہاں ماسکو کا کریملن دوبارہ بنوایا۔۱۵۰۵ء میں اپنی وفات پر بجائے اپنے ملک کے تقسیم کرنے کے اسنے تمام سلطنت بسیل اپنے بیٹے کے حوالہ کی۔جس نے اپنے باپ کی پالسی پر عمل کیا +

بسیل کا بیٹا ایوان الملقب بہ خوفناک ۴ سال کا تھا کہ تخت پر بیٹھا۔چونکہ بچہ تھا اسکی تربیت بہت بری ہوئی اور اسکی تمام جذبات بدمستحکم ہوگئے۔یہ اپنی رعایا کو اپنا غلام سمجھتا تھا جسکو جب چاہے قتل کر دے۔اسنے ایک نیک بخت عورت سے شادی کی اور اسکی [illegible] اسکا چال چلن قابل تعریف رہا۔اسنے مغربی علوم وفنون اپنے ملک میں رائج کرنی چاہئے۔اور اسنے بیرونی ممالک کی تجارت کو بھی ترقی دینی چاہئی۔اپنی پہلی عورت کی وفات پر اسنے حد درجہ کی مطلق العنانی اور ظلم اختیار کیا۔اپنی ساتویں عورت کی وفات پر اسنے آٹھویں عورت ملکہ الزبتھ سے طلب کی جو عورت منتخب ہوئی اس نے اس کے حالات اور اسکی عورتوں کی تعداد سنکر انکار

کردیا۔ یہہ پہلا روسی حاکم تھا جسنے زار اور وو آٹو کراٹ آف آل دی رشینز کا خطاب حاصل کیا ۔

ایوان توہمات اور بیرحمیوں کا ایک معجون مرکب تھا۔ یہہ بعض اوقات ماسکو کے قریب اس خانقاہ میں ہفتوں بیٹھا رہتا جو اس نے اپنے واسطے بنوائی تھی یہہ ہر روز تین بجے صبح کے عبادت کے واسطے خود اپنے ہاتھ سے گھنٹہ بجایا کرتا۔ عبادت کی اثنا میں جو سات گھنٹہ تک ہوتی رہتی تھی۔ یہہ اسقدر خشوع سے حمد گاتا۔ عبادت کرتا کہ اسکے سجدے کرنے سے مٹی اسکے پیشانی پر لگ جاتی تھی۔ کہانا کہانے کے وقت یہہ دینی تعلیم کی کتابیں پڑہا کرتا اسکے بعد یہہ خانقاہ کے زمانہ میں ان قیدیوں کو دیکھنے جاتا جو اسنے قید کئے ہوئے تھے۔ اور جنکو اذیت پہنچتے ہوئے دیکھتا۔ اور فرخندہ چہرہ سے باہر نکلتا ایک مرتبہ حد درجہ کے غیظ و غضب میں اسنے اپنا آہنی عصا اپنے بیٹے کو مارا اور وہ مرگیا۔ اب بجز ایک چھوٹے سے بچہ کے اسکا جانشین اور کوئی نہ تھا۔ یہہ اپنی موت تک اپنے اس جرم پر پشیماں اور زدتا رہا۔ اور بہت جلد ۱۵۸۴ء میں فوت ہوگیا ۔

۱۵۹۸ء میں خاندان رورک کا آخری بادشاہ لاولد مرگیا۔ اور جب ملک میں چند سال تک ابتری اور مصیبت پہیلی رہی۔ تو امرا نے ۱۶۱۳ء میں میکائیل رومناف کو اپنا زار تسلیم کرلیا۔ چنانچہ موجودہ زار اسی کی خاندان سے ہیں خاندان رومناف کی اصلیت پرشیا ہے۔ اور شہنشاہوں نے عموماً جرمن شہزادیوں سے شادی کی ہے ۔

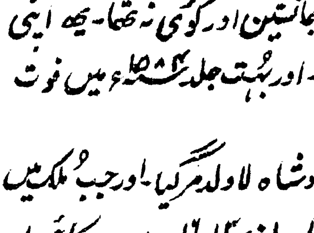
(میکائیل رومناف)

میکائیل کا ۱۶۴۵ء میں انتقال ہوگیا۔ اور اسکا بیٹا الکنزا اسکے بعد تخت نشین ہوا۔ یہہ بہت نیکبخت بادشاہ تھا اور اپنی رعایا کی بہتری کا خواہاں تھا اسکی دو مرتبہ شادی ہوئی اسکی دوسری عورت نٹالیا پیٹر اعظم کی والدہ تھی ۔

الکسنر کے وقت میں روسی سب یوروپ میں پست تھے - مگر اپنی جہالت کے باعث یہ سب بڑے متکبر تھے - بعض بنگالیوں کیطرح جھوٹی وطن دوستی سے یہ بھرے ہوئے تھے - قدیم زمانہ کے کسی رسم یا رواج کو اختیار کرنا ایک گناہ سمجھا جاتا تھا - لوگوں کو پردیسیوں سے کچھ سیکھنے کو نہ تھا - جو روسی نہیں بول سکتے تھے - وہ گونگے کہلاتے تھے - رومن کیتھلک اور پروٹسٹنٹ کا فرو ںسے کسیقدر اچھے سمجھے جاتے تھے - ان کے ساتھ مس کرنا بھی گناہ تھا - جب یہ روس میں کسی کام کو آتے تو خاص جگہ محدود رہتے - اور میعاد مقررہ قبل از وقت سے زائد نہ مقیم رہنے پاتے - جب یہ سڑکوں میں نکلتے تو لوگ ان سے اسطرح بھاگتے جیسے چیچک سے - جسقدر زیادہ ملک میں خود ستائی پہلی یہ مغرب سے زیادہ دور دور بھاگنے لگا - اور زیادہ تر وحشی پن میں غرق ہوتے گئے +

شہنشاہ الکسنر نے اس قسم کی بیوقوفی کو سمجھ لیا - اور اسلئے بیرونی ممالک کے لوگوں سے ربط و ضبط پیدا کرنے کی کوشش کی - ایک ضابطہ قوانین ترمیم کرا کر شایع کیا - بعض سزائیں بہت ہی ظالمانہ تھیں - اس شخصکو سزا جو تماکو کا ایک پائپ پیے یہ تھی کہ اسکی ناک کاٹ لیجائے - اگرچہ بعد میں جلد منسوخ ہوگیا الکسنر نے اپنی رعایا سے انصاف کرنے کی غرض سے حکم دیا کہ ایک خاص صندوق محل میں عرضیوں کے واسطے رکھا جائے - جو بعد میں اسکے ملاحظہ سے گذرا کریں چنانچہ عرضیاں دیکھکر اور انپر حکم لکھوا کر یہ رات کو نکلا کرتا کہ دیکھئے کہاں تک انپر عملدرآمد ہوتا ہے +

الکسنر ۱۶۷۶ء میں انتقال ہو گیا - اور اسکی بجائے اسکا بڑا بیٹا فیوڈور تخت پر بیٹھا - اس نے بہت سی اصلاحیں کیں سائینس کی حفاظت کی - اور پہلی مرتبہ اس نے دارالخلافہ میں پولیس کا طریق جاری کیا - ۱۶۸۲ء میں ۶ سال حکومت کر کے یہ لاولد مر گیا - اسکے دونوں بھائی ایوان اور پیٹر مشترک زار تسلیم کئے گئے - اور ان کی ہمشیرہ صوفیہ نائب السلطنت قرار پائی - ۱۷ سال کی عمر میں پیٹر نے عنان سلطنت خود اپنے ہاتھ ہی میں لیلی +

جیسا بیان ہو چکا ہے روسی جاہل تھے۔ اور پردیسیوں سے نفرت کرتے تھے
پیٹر میں زیادہ فہم تھا اور ہر ایک شخص سے حتی الوسع تحصیل علم پر راضی رہتا
اس نے مغربی اقوام کی ترقی تہذیب کا
حال سُنا تھا۔ لہذا اس نے بہت سے

نوجوان روسی ملک سے باہر بھیجے۔
کچھ ہالینڈ کو جہاز سازی سیکھنے کے واسطے
اور کچھ جرمن کو فن جنگ سے ماہر ہونے
کے واسطے۔ اور کچھ اٹلی کو اور ہنر سیکھنے
کیواسطے۔ ۲۵ سال کی عمر میں خود اپنے
علم حاصل کرنے کے واسطے سفر کا ارادہ حاصل کیا۔ ہالینڈ میں یہ جہاز سازی
اور آہن گری کرتا رہا۔ ہسپتالوں اور میڈیکل کالجوں میں جایا کرتا تھا۔ گیہوں پیسنے
کی چکیاں۔ کاغذ سازی کی کلیں۔ اور روغن کشی کے کارخانے وغیرہ اس نے
دیکھے۔ تا کہ اپنے ملک میں بھی ان کو رائج کرے۔ یہی خیال اسنے انگلستان میں
کیا جہاں اسنے کچھ گھڑیسازی سیکھی۔ اپنی واپسی پر اس نے مدرسے کھولے۔ کارخانے
قائم کئے۔ سڑکیں اور نہریں بنائیں۔ سینٹ پیٹرسبرگ بنایا۔ جسکو اس نے بجائے
ماسکو کے دارالخلافہ مقرر کیا۔ اور اپنی سلطنت کو بہت وسعت دی (۱۶۸۹ سے ۱۷۲۵ء)
پیٹر اعظم کی تربیت بری طرح ہوئی تھی۔ اور اپنی تمام عمر میں اکثر یہ تندی اور بدخوئی
پر آجاتا تھا۔ یہ خود کہا کرتا تھا "میں اپنے غیظ و غضب اور اپنے نقائص کو بخوبی
جانتا ہوں۔ میں اپنی رعایا کی اصلاح کر سکتا ہوں مگر اپنی اصلاح نہیں کر سکتا" مے
خواری کی لت بھی اسے لگی تھی۔ جسے کہتے ہیں کہ آخری عمر میں اس نے ترک
کر دیا تھا ✦

پیٹر اعظم کے بعد اسکی بیوہ ملکہ کیتھرائن اول تخت نشین ہوئی (۱۷۲۵-۲۷ء)
اور اسکی وفات پر اسکا پوتا پال تخت پر بیٹھا ✦

کئی ایک تغیرات کے بعد کیتھرائن دوم المعروف بہ کیتھرائن اعظم نے ۱۷۶۲ سنہ ع
سے ۱۷۹۶ء تک حکومت کی۔ اپنے سائبیریا میں اپنی سلطنت کو وسعت دی اور

اور مغرب میں کوئی نصف پولنڈ اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ اسکے بعد اسکا بیٹا پال تخت پر بیٹھا جو ۱۸۰۱ء میں قتل ہوگیا پھر الگزنڈر اول پال کا بیٹا تخت پر بیٹھا۔ اپنے عہد کے آخر میں متواتر فرانس سے اسنے لڑائی کی۔ اور پیر حملہ ہوا مگر اسکی سلطنت کئی ایک علاقوں کے الحاق سے وسیع ہوگئی ۔۔

الگزنڈر ۱۸۲۵ء میں فوت ہوگیا اور اسکا بھائی نکولس اسکی جگہ تخت پر بیٹھا۔ یہ بڑا قوی الجثہ اور قوی الرائے تھا۔ مگر یہ پرلے درجہ کا مطلق العنان تھا۔ تیس سال تک یہ برل فرقے کا جانی دشمن رہا۔ اسنے پولنڈ کو روسی صوبہ بنالیا اور کچھ حصے فارس کے ملحق کئے۔ ۱۸۵۳ء میں اس نے ترکوں سے جنگ کی جو جنگ کریمیا کے نام سے مشہور ہوئی۔ اور جس میں روسیوں کا بہت ہی نقصان ہوا اسی وجہ سے بادشاہ کی موت نے جلدی کی چنانچہ ۱۸۵۵ء میں اس کا انتقال ہوگیا ۔۔

نکولس کے بعد اسکا بیٹا الگزنڈر دوم تخت پر بیٹھا۔ سب سے پہلے بڑا کام اسکی عملداری کا اختتام صلحنامہ برلن تھا۔ اسکے عہد کا سب سے بڑا واقعہ ۱۸۶۱ء میں غلاموں کی آزادی تھا۔ ۱۸۶۳ء اور ۱۸۶۴ء کا ہنگامہ پولنڈ نہایت سختی اور تشدد سے فرو کیا گیا۔ اور ۱۸۶۸ء میں یہ روس کی سلطنت کے ساتھ ملحق کردیا گیا۔ ۱۸۷۴ء میں تمام روسیوں کو باستثنائے چند فوج میں داخل ہونے کا حکم ہوگیا۔ ۱۸۷۷ء میں ترکوں سے جنگ شروع ہوئی روسیوں کو کسیقدر علاقہ ملگیا ۔۔

نہلزم کے نام سے ملکی سازشوں سے بڑی خرابیاں لاحق ہوئیں۔ کئی ایک حملہ بادشاہ کی جان پر کئے گئے۔ اسپر گولی چلائی گئی۔ قصر سرما کا ایک حصہ اڑا دیا گیا۔ جس ٹرین میں لوگوں کا خیال تھا کہ زار سفر کررہا ہے وہ گرادی گئی۔ شہنشاہ ایک ایسی گاڑی پر سوار ہوکر سینٹ پیٹرسبرگ میں پھرا کرتا تھا۔ ۱۲ مارچ ۱۸۸۱ء کو جب یہ سیر کررہا تھا۔ ایک بم کا گولہ گاڑی کے نیچے پھینکا گیا زار کو کچھ نقصان نہ پہنچا۔ چنانچہ یہ باہر نکلا۔ اور زخمیوں کے بارے میں ہدایتیں کررہا تھا۔ کہ ایک اور گولہ اسکے پیروں میں آکر گرا۔ اسکی ٹانگیں پھٹ گئیں اور یہ

برف پر گر پڑا ۔ جو ایک چشم زدن میں تمام خون سے سرخ ہو گئی ۔ ایک شخص مارا گیا اور کوئی بیس ۲۰ زخمی ہوئے ۔ زار محل میں لایا گیا اسکا خون روان تھا دوسرا ایک شخص کے سہارے پر رکھا ہوا تھا ۔ جو اسکے ہمراہ تھا ۔ سہ پہر کو یہہ مرگیا +

الگزنڈر دوم کے بعد اسکا بیٹا الگزنڈر سوم تخت پر بیٹھا ۔ مزاج میں یہہ اپنے دادا نکولس سے ملتا تھا ۔ یہودیوں کے ساتھ اسکی بدسلوکی اور اسکی مذہبی تعصب

[الگزنڈر دوم کا قتل]

اور ایذادہی کا حال بیان ہو چکا ہے +

شہنشاہ الگزنڈر اول اور نکولس ہمیشہ سر پر دریٹوا کے کنارے ایک سڑک پر تنہا سیر کرنے جایا کرتے تھے الگزنڈر سوم کی نہایت ہوشیاری سے خبرداری کیجاتی تھی کہ مبادا یہہ قتل نہ کر دیا جائے چند سال گزرے جب یہہ کسی علاقہ میں جنوب کیطرف ریل میں سفر کر رہا تھا سپاہی بھری بندوقوں کے ساتھ پچاس گز کے فاصلہ پر کھڑے کر دیئے گئے تھے ۔ اور حکم تھا کہ اگر کوئی شخص بھی لائین کے پاس آنے میں مصر ہو فوراً گولی ماردو ۔ نکولس سوم زار حال زیادہ آزادی سے پھرتا ہے ۔

مُفصّل حال

اب ہم بڑے بڑے علاقوں اور شہروں کا حال بیان کرتے ہیں

سینٹ پیٹرسبرگ

سینٹ پیٹرسبرگ موجودہ دار الخلافہ روس اپنے بانی پیٹر اعظم کے نام سے موسوم ہے۔ ماسکو پرانا دار الخلافہ چونکہ ساحل بحر سے بہت دور تھا۔ لہذا پیٹر نے یہہ چاہا کہ ملک کا دار الخلافہ وہ ہو جو ساتھ ہی ایک عالیشان بندرگاہ بھی ہو اور ایک غرض اسکی یہہ تھی کہ "ایک ایسا دریچہ ہو جس سے روسی مہذب یوروپ کو دیکھ سکیں"۔

۱۷۰۳ء کے اختتام سے پیٹر نے اہل سویڈن کو جھیل لڈوگا اور نیوا سے نکالدیا تھا۔ جو دریائے نیوا کے ذریعہ خلیج فنلنڈ بحرہ بالٹک کے ایک حصہ سے ملحق ہے۔ جھیل اور خلیج کے عین وسط میں دار الخلافہ کے واسطے جگہ تجویز ہوئی یہہ ایک خشک کلر میدان تھا۔ نہ پتھر۔ نہ زمین۔ نہ پینڈ ول نہ لکڑی۔ اور نہ عمارت کا کوئی مصالح تھا۔ پیٹر نے اپنا عصا زمین میں گاڑ دیا اور باآواز بلند پکارا: "یہاں پیٹر کا محل بنیگا" اور فوراً کام شروع ہو گیا۔ قلعہ کی بنیاد ایک چھوٹے سے جزیرے پر رکھی گئی۔ جو کہ اب شہر کا مرکز ہے۔ پیٹر نے ایک چھوٹی سی چوبی جھونپڑی بنائی تھی۔ جس میں یہہ رہتا تھا اور عمارت کا اہتمام کرتا تھا۔ اور بعض اوقات مزدوروں اور کام کرنے والوں کی امداد بھی کرتا۔ وہ جھونپڑی جہاں دروازہ پر لکڑی کی بینچ پر یہہ بیٹھتا تھا۔ ابتک ویسی ہی موجود ہے اور سینٹ پیٹرسبرگ میں لوگ اسے دیکھہ دیکھ سکتے ہیں۔

سال بسال ۴۰۰۰۰ دہقان روس کے ہر ایک حصہ سے یہاں کام کرنے کو بھیجے جاتے تھے۔ زمین کی مشکل امداد کا فاصلہ دراز۔ اور بیماری جس سے بہت

سے آدمی راہیٔ عدم ہوئے۔ کوئی چیز بھی بانی کا دل نہ توڑ سکی ان بیچارے کارکنوں کو معمولی اوزار نہ دئے گئے تھے۔ مٹی اٹھا کر مزدور اپنے دامنوں یا تھیلوں میں جو چٹائیوں کے بنے ہوئے تھے باہر پھینکتے تھے۔ بہت سے جگہ دریاؤں کی نہروں کو عمیق کیا گیا۔ نہریں کھودی گئیں اور مٹی کے ڈھیر لگا کر جزیروں کی سطح

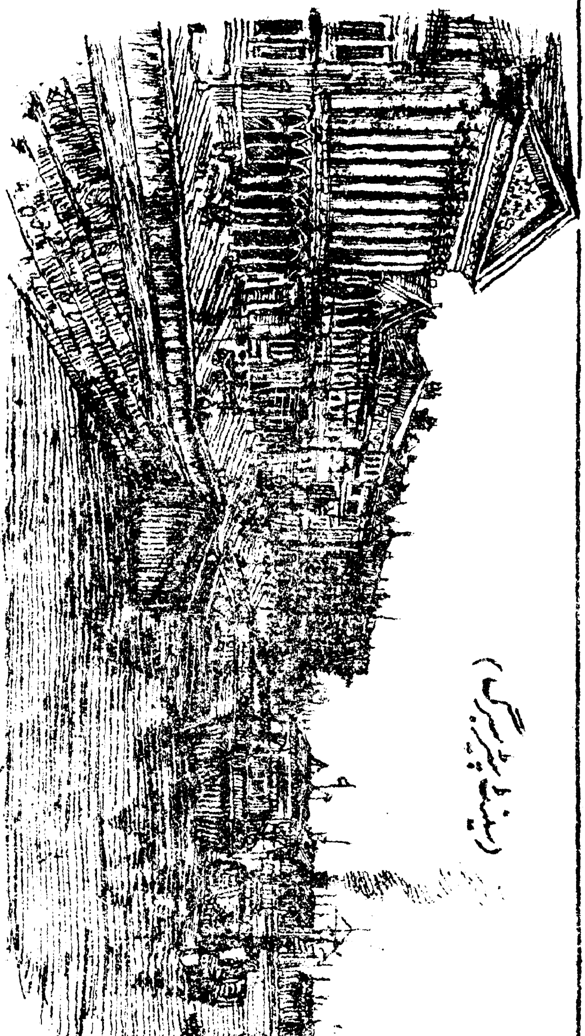

ہموار کی گئی بہت سے جزیرے ان میں ایسے تھے کہ پانی کی سطح سے بھی نشیب میں تھے امرا اور تاجروں کو حکم دیا گیا کہ یہاں آکر مکانات بنا کر رہیں [illegible] کی ویران تعمیر میں کسی اور قاعدہ یا شکل کی تعمیر کی مخالفت ہو گئی تھی عمارت کے مصالح میں ارزانی ہونے کے واسطے حکم دیا گیا کہ کوئی کشتی خواہ چین آئے اور کسی دہقان کی گاڑی شہر کے اندر نہ آنے پائے جب تک کہ شکستہ عمارتی پتھر لاد کر نہ لائے۔

قلعے کے بعد جو پہلی عمارت بنی وہ گرجا تھا اور پادری پاسکو سے عبادت کرنے کے واسطے

بلوائے گئے وزرائے دول خارجہ کے واسطے ایک بڑا ہوٹل تعمیر ہوا۔ اور دوسرا ہوٹل ہیڈر کے مہمانوں کے واسطے بنایا گیا تخمینہ کیا گیا ہے کہ شہر کی تعمیر کا کوئی ایک لاکھ جانیں ضائع ہوکر تکمیل ہوئی تھی ٭

ایک ریگستانی جزیرہ پر دریا کے موہانہ کے پاس ایک قلعہ تعمیر ہوا جو بحر کی آمد و رفت پر تھا۔ قریب کے جزیرے پر بھی ایک شہر جلد آباد ہوگیا جو کرنسٹاڈ (شہر تاج) کہلایا ٭

شہر اس قابل ہے کہ سیلاب اسپر دفور کر آئے۔ جب زور کی مغربی ہوا خلیج فلنڈ کا پانی پیچھے پھینکتی ہے۔ تو شہر کے زیرین حصہ پر پانی آجاتا ہے۔ ۱۸۲۴ء میں ۴ کروڑ کا مال و متاع اور ۵۰۰ جانیں تلف ہوگیں تھی۔ اپنے نشیبی اور نمدار محل وقوع کے باعث یہ تمام یوروپ میں سب سے بڑھ کر مضر صحت دارالخلافہ ہے ٭

سینٹ پیٹرسبرگ دریائے نیوا کے کنارے اور ایک جزیرہ پر بنا ہے۔ اور کوئی بیس میل کا اسکا دورہ ہے۔ ایک آہنی پل پتھر کے ستونوں پر اس دریائے کے عبور کرنے کے واسطے بنایا ہوا ہے۔ مگر اور لکڑی اور کشتیوں کے پل بھی ہیں۔ دریا سے اکتوبر میں منجمد ہونے لگتا ہے۔ اور اپریل تک نہیں کھلتا۔ بعض اوقات برف ۳ مکعب فٹ موٹی ہوتی ہے۔ جون میں برف ٹوٹتی ہے اور کشتیاں دریا کو عبور کرنے کے قابل ہوجاتی ہیں۔ تو اس خوشخبری کے اعلان کے واسطے توپیں چلتی ہیں۔ قلعہ کا گورنر کسیقدر صاف پانی نیوا کا ایک پیالہ میں لیتا ہے اور بادشاہ کے پاس لیجا کر اُسے اطلاع دیتا ہے کہ پانی پھر اپنی اصلی حالت پر آگیا ہے پہلے دستور تھا کہ شہنشاہ یہ پیالہ سونے سے بھر کر واپس دیدیتا تھا۔ مگر چونکہ پیالے بتدریج بڑے بننے لگے کہ ان میں زیادہ سونا سمائے۔ ایک خاص رقم ایک ... روپیہ کی مقرر ہوگئی ہے ٭

سڑکیں بہت فراخ اور باقاعدہ ہیں۔ مگر فرش ان پر خراب ہے۔ سب بڑی سڑکیں گرنڈ سکوائر سے شروع ہوتی ہیں۔ جس کے گرد شہر کی خاص عمارات ہیں۔ بڑی بڑی سڑکیں پراسپکٹس کہلاتی ہیں۔ بڑی سڑک جسکو نوسکی پراسپکٹ کہتے ہیں ۲½ میل لمبی ہے۔ دریائے نیوا سے جوں ہی شہر قریب آتا ہے

تو ایک چمکتا ہوا ڈھیر گلٹ کئے ہوئے گنبدوں شہد میناروں - بیشمار محلوں
اور اور عوام الناس کے مکانات کا نظر آتا ہے۔

گرینڈ سکوائر میں پیٹر اعظم
کا بت گھوڑے پر سوار ہے
جس سنگ مرمر کے ٹکڑے
پر یہ بت ہے اسکا وزن
۱۵۰۰ ٹن ہے - گرینڈ سکوائر
کے قریب ہی سینٹ آئزاک
کا کیتھڈرل ہے - جو تمام
ملک میں سب سے عمدہ گرجا ہے
بنیاد کے استحکام کے واسطے ایک جنگل کا جنگل شہتیروں کا ۲۱ - فٹ لمبا ۱۰ لاکھ
روپیہ خرچ کر کے زمین میں دفن کیا گیا تھا - ہر بڑے دروازہ میں سنگ مرمر کے
ستون اور ابنروناتی گولے چڑھے ہوئے ہیں - اندرونی اور بیرونی دیواروں
پر ایک تہ سنگ مرمر کی چڑھی ہے - ایک بلند گنبد جبر عمدہ چمکدار تانبا چڑھا ہے
۳۰ ستونوں کے سہارے کھڑا ہے اور اسکے اردگرد ۴ چھوٹے گلٹ کئے ہوئے
گنبد ہیں - غرض کل اسپر ۳ کروڑ روپیہ خرچ ہوا تھا ۔

قصر سرا جو شاہی خاندان کے معمولی جائے رہائش ہے - اسکا خاص رُخ
گرینڈ سکوائر کیطرف ہے - اور دوسرا رُخ دریائے نیوا کیطرف یہ ایک بڑی ہی
بھاری عمارت ہے جسکا اندرونی حصہ ایک شان شوکت کا عجوبہ ہے - یہاں
ریشمی پردے ہیں - بڑے بڑے شیشے سامان زیب و زینت - بُت اور تصاویر
بے شمار اور بے حد ہیں - تخت کے کمرے میں سینٹ جارج کا ایک بُت رکھا ہے
جسکے سامنے ہمیشہ ایک لمپ جلتا ہے اور نہایت عمدہ جڑاؤ زنجیر کے ساتھ
لٹک رہا ہے - ملکہ کے ملاقات کے کمرہ میں دیواروں اور چھت پر نقش و نگار
نذریں کیا ہوا ہے ایک کمرہ میں شاہی جواہرات رکھے ہیں - عصا پر یوروپ کا
سب سے بڑا شاہی ہیرا ہے - جسکی قیمت ۲۲ لاکھ روپیہ ہے - کہتے ہیں کہ کسی زمانہ میں

ہندوستان کے مندروں میں یہ ایک بت کی آنکھہ میں لگا تھا - ایک چھوٹا سا سادہ کمرہ بھی ہے جس میں شاہ نکولس اپنے سفری بستر پر فوت ہوا تھا - اور جسپر کہ ابتک اسکا جنگی چوغہ پڑا ہے *

قصر سرما کے قریب "دی ہرمٹیج" ہے - اس میں ایک عالیشان ذخیرہ تصویروں بتوں اور صناعی اور حرفت کا رکھا ہوا ہے - ہرمٹیج کے اندر جاکر پیٹر اعظم کا تصویر خانہ ہے یہ قصر سرما کا ایک حصہ ہے یہاں وہ چھوٹی سی گلٹ کی ہوئی گاڑی ہے جس میں یہ اکثر سوار ہوکر نکلتا تھا - اور وہ مردہ گھوڑا ہے جسپر یہ سوار ہوکر جنگ پولٹوا میں گیا تھا - اسکا بھاری آہنی عصا ہے - اسکی کتابیں اوزار وغیرہ رکھے ہیں - عین وسط میں ایک مومی بت زار کا ہے اور وہ لباس اسپر ہے جو اس نے کیتھرائین اول کی تخت نشینی پر پہنا تھا - مقابل میں نیوا کے ایک جزیرہ پر سینٹ پیٹر اور سینٹ پال کا گرجا اور قلعہ ہے - اور جسکی موسم سرما کے نظارہ کی تصویر سب سے اول کتاب ہذا کے صفحہ پر ہے - قلعہ کی بنیاد پیٹر اعظم نے سنہ ۱۷۰۳ء میں رکھی تھی موجودہ گرجا سنہ ۱۷۵۶ء میں تعمیر ہوا تھا - اسکا ایک بلند گلٹ کیا ہوا مینار ہے - جسکی سرے پر ایک صلیب بنی ہوئی ہے - گرجا کے نیچے تمام زار پیٹر اعظم کے وقت سے مدفون ہیں - مگر پیٹر دوم یہاں دفن نہیں ہے کیونکہ اسکا ماسکو میں انتقال ہوا تھا - قلعہ شاہی قیدیوں کے کام میں آتا ہے - سب سے پہلے اس میں الکسیز پیٹر اعظم کا بڑا بیٹا قید ہوا تھا - جسکی نسبت قیاس ہے کہ اسے اسکے والد نے قتل کرڈالا *

گرجا کے قریب ایک خشتی عمارت میں ایک کشتی رکھی ہے جسکو ڈچ نجاروں نے سنہ ۱۶۹ء میں بنایا تھا - اور جسپر سوار ہونے سے پیٹر اعظم کو محکمہ بحری بنانے کی خواہش ہوئی تھی *

نیوسکی پراسپکٹ کے آخر میں نیوسکی گرجا ہے - اور روس میں مشہورتر گرجوں میں سے ہے - اسکے وسیع عمارت میں گرجا اور مینار اور راہبوں کے رہنے کے واسطے مکانات بنے ہوئے ہیں - پیٹر اعظم نے الگزنڈر نیوسکی کی یادگار میں اسکی بنیاد رکھی تھی - جنے اس مقام پر اہل سویڈن کو سنہ ۱۲۴۱ء میں شکست

دی تھی اور جسکی لاش یہاں نہایت شان وشوکت سے لائی گئی تھی۔ گرجا میں اس جنگ آزمودہ کا چاندی کا بڑا بھاری مقبرہ ہے۔ اور اسکو اب ولی سمجھتے ہیں مقبرے کے اوپر ایک طلائی لیمپ ہے جو ہمیشہ جلتا رہتا ہے ✤

شاہی کتب خانہ یوروپ کے عظیم ترکتب خانوں میں سے ہے۔ جس میں ۱۰ لاکھ سے زائد طبع شدہ اور ۲۵۰۰۰ قلمی نسخے ہیں +

سینٹ پیٹرسبرگ کی بڑی بڑی سڑکوں سے بہت دلچسپ نظارہ معلوم ہوتا ہے۔ سپاہیوں کی تعداد بڑی تعجب خیز ہے۔ ۶۰۰۰۰ سپاہی عموماً قلعہ میں ہوتے ہیں۔ جن میں تاتاری سرکس۔ اور قزاق۔ ڈکاسکس وحشی دہقان ہیں۔ علاوہ سپاہیوں کے پولیس افسر۔ پروفیسر اور طلباء سب وردیاں پہنتے ہیں۔ گرمیوں میں گاڑیوں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور سردیوں میں سڑکوں پر برف ہونے کیوجہ سے یہ بطور برفستانی گاڑیوں (بے پہیے کی گاڑیوں) کے مستعمل ہوتے ہیں۔ بعض اوقات چوپہیہ گاڑیاں سڑک پر دھوپ والی طرف گرد او مٹی میں چلتی ہے اور برف کیطرف وہی بغیر پہیے کے گاڑیاں گھسٹتی ہیں ۱۸۳۲ء میں سینٹ پیٹرسبرگ میں پہلی دفعہ ہیضہ پھیلا۔ عوام الناس کا اعتقاد تھا۔ کہ ڈاکٹروں نے مریضوں کو زہر دے کر مار ڈالا تھا۔ اور اس وجہ سے ہیضہ پھیلا تھا۔ انہوں نے ہیضہ کے مریضوں کی گاڑیاں پکڑ لیں۔ اور اُن مریضوں کو اوپر سے اتار لیا جو ہسپتال جاتے تھے۔ گھوڑوں کو کھول دیا اور گاڑیوں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ پھر یہ بھس منڈی میں بھس کی گاڑیوں کے حلقہ میں ہو بیٹھے ✤

دوسرے روز یہ زبردستی سب سے بڑے ہیضہ کے ہسپتال میں گھس گئے ایک بڑے لائق اور محنتی مشہور طبیب کو دریچہ سے باہر پھینک دیا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور سب مریضوں کو ہسپتال سے باہر نکال دیا۔ عین اس وقت بادشاہ ایک کھلی گاڑی میں تنہا آپہنچا۔ یہ سیدھا بھس منڈے کے سرے پر جو گرجا تھا وہاں پہنچا اسکا دروازہ کھلوایا۔ اندر جاکر سجدہ کیا دعا مانگی اور پھر تمام لوگوں کو دوزانو ہو جانے کو کہا تاکہ خدا سے اپنے گناہ کی ج

انہوں نے کیا تھا معافی مانگیں اور اس سے رحم کی درخواست کریں کہ یہ قہر شہر پر سے دور کرے "دوزانو ہو! دوزانو ہو" بادشاہ نے بآواز بلند اپنی گاڑی میں کھڑا ہو کر کہا اور وہ لوگ جو ابھی اسقدر برانگیختہ تھے چپ چاپ دوزانو ہو گئے۔

جزیرہ نیوا اور سینٹ پیٹرسبرگ کے گرد دیہات میں بیشمار مکانات بنے ہوئے ہیں۔ جہاں لوگ گرما میں رہنے چلے جاتے ہیں۔ لہذا سردیوں سے گرما میں آبادی کم ہو جاتی ہے +

سینٹ پیٹرسبرگ کے قرب جوار میں زار کے کئی محلات ہیں ان میں سب سے بڑا پیٹرہوف گرانڈ کے قریب ہے یہ سمندر کے اوپر ایک دمدمہ پر واقع ہے زمین پر بھی ایک چھوٹا سا چوبی مکان ہے جہاں سے پیٹر اعظم اپنے بیڑے کی ترقی اور قلعہ کی تعمیر دیکھا کرتا تھا۔ جو مقابل کے جزیرہ پر سویڈن والوں نے نیوا کے موہانہ کی حفاظت کے واسطے بنایا جاتا تھا +

نووگورود

نووگورود (نوشہر) سینٹ پیٹرسبرگ سے ریل کے راستہ ایکسو دس میل جنوب مشرق میں ہے اس علاقہ میں کوہستان والدائی کا بھی کچھ حصہ شامل ہے۔ جو یورپی روس میں سب سے اونچا وسطی مقام ہے جھیلیں تالاب اور جنگل جا بجا کثرت سے ہیں۔ ملک کے بڑے بڑے دریا یہاں ہی سے پیدا ہوتے ہیں +

نووگورود [illegible] مشہور ہے [illegible] میں کتب [illegible] کے مطابق [illegible] اپنا دارالخلافہ کہتے ہیں کہ آبادی ۴ لاکھ تھی۔ کبھی یہ شہر [illegible] اور اسکا [illegible] ہوا [illegible] اور نووگورود اعظم کی کون ہمسری کر سکتا ہے +

نووگورود میں صاف چاندی کی سلاخ کا ٹکڑا روپیہ بنا تھا اور اسکی قیمت کا اسکے وزن سے اندازہ ہوتا تھا۔ چھوٹے ٹکڑے اس سلاخ کے کٹے ہوئے کہلاتے تھے۔ اور بڑے ٹکڑے روبلی جس سے لفظ روبل موجودہ سکہ روس کا مشتق ہوا ہے

شہر کے دو حصے ہیں جنکو دریائے والکھوف تقسیم کرتا ہے سڑکوں کے ناموں سے اسکی پرانی تاریخ معلوم ہوتی ہے - وولوس سڑک کا یہہ نام کافروں کے دیوتا وولوس کے نام پر رکھا گیا - دریخیس سڑک اورک کی یادگار میں ہے - جسکو ایک دریخیس افسر کہا کرتے تھے - نوو گورو ڈ میں سب سے پرانی عمارت اور غالبًا سب سے پرانا گرجا تمام روس میں سینٹ صوفیا کا گرجا ہے - جو کسیقدر ایا صوفیہ قسطنطنیہ کی نمونہ پر ۱۱ وین صدی میں بنایا گیا تھا ؀

نووگوروڈ - ایوان سوم نے ۱۴۷۸ء میں اسپر قبضہ نہ کیا - بالکل آزاد تھا سونے - چاندی - اور اور قیمتی چیزوں کی ۳۰۰ گھٹے - ماسکو کو لیجائے گئے تھے اور کوئی ایک ہزار سے زائد اسکے خاص خاص باشندے جلاوطن کردئے گئے ۱۸۶۲ء میں ایک عالیشان دہاتی یادگار گرجا کے پاس روس کی ہزار ویں سالگرہ کی تقریب پر بنائی گئی تھی ؀

زمانہ قدیم میں نوو گورو ڈ بڑی بھاری تجارت کی منڈی تھی - اسکی رونق کو پہلے پہل بحیرہ بیضا پر آرکینجل کے ہونے سے ضرر پہنچا - مگر سینٹ پیٹرسبرگ کی بنیاد اسکے تنزل کا خاص باعث ہوئی - اب صرف آبادی ۱۷۰۰۰ ہے ؀

ماسکو

ماسکو قدیمی دار الخلافہ کو روسی سینٹ پیٹرسبرگ سے زیادہ متبرک سمجھتے ہیں اسکے گرجوں کی کثرت کی وجہ سے سونے چاندی - کے اور نیلے گنبد ہیں اسکو لوگ "مقدس شہر" کہتے ہیں - جب زائرین کو شہر دور سے نظر آتا ہے - تو یہہ سجدہ کرتے ہیں ایک اور نام اسکے واسطے "پیاری والدہ ماسکو" ہے ؀

شہر کا یہہ نام ایک چھوٹے سے دریا کے باعث ہے - جسکو ماسکوا کہتے ہیں جو اس میں سے انگریزی حرف W کیطرح چکر کھا کر گزرتا ہے - ۱۱۴۷ء اسکی موجودگی کا پتہ چلتا ہے - پرنس جارج ڈولوگوکی نے کہتے ہیں - کہ وہ جنگل صاف کردیا جمیں سے دریا بہتا تھا - اور ایک شہر تعمیر کرلیا جو دو سو برس میں ایوان اول کے عہد میں جو ملک کا دار الخلافہ بنگیا - یہہ ایوان ہمیشہ ایک تھیلی روپیوں سے پُر اپنے ساتھ

غربا کو دینے کے واسطے لیجاتا تھا۔ اسنے کریملن (قلعہ) کے گرد ایک چوبی دیوار اور ایک خام فصیل کھچوائی اور سنہ ۱۴۸۰ء کے قریب موجودہ پتھر کی فصیل اور مینار بنائے گئے تھے ✣

ماسکو کو مختلف اوقات میں تاتاریوں کے حملوں سے بہت ضرر اور خوفناک نقصان پہنچتا رہا ہے۔ سنہ ۱۵۷۲ء میں مضافات میں آگ لگا دی گئی تھی۔ ہوا کے تیز اور جھونکوں سے آگ شہر تک بھی آ پہنچی۔ اور ایک لاکھ آدمی یا تو اپنے جلتے مکانوں میں مر کر رہ گئے۔ یا دشمنوں کے ہاتھ سے تہ تیغ ہو گئے۔ اسکے بعد سنہ ۱۶۱۱ء میں جب یہ اہل پولنڈ کے تصرف میں تھا تو اسکا زیادہ تر حصہ آتشزدگی سے تباہ ہو گیا۔ سنہ ۱۸۱۲ء میں نپولین فرانسیسی فوج لیکر شہر میں داخل ہوا۔ اسنے اوسیرہ لاکھ آدمی لیکر حملہ کیا تھا مگر کل ایک لاکھ بیس ہزار ماسکو پہنچ سکے تھے۔ تھکے ماندے سپاہیوں نے اسکو دیکھکر خوشی کے نعرے مارے کہ یہاں ہر ایک چیز کی افراط ہے اور انکو آرام ملیگا۔ جسدن نپولین شہر میں فتحمندی سے داخل ہوا شہر کے باشندوں نے اسے آگ لگادی اور تین روز تک آگ کے شعلے بلند رہے جو کچھ باقی رہا وہ لوٹ مار کر فرانسیسی فوج نے مراجعت کی۔ مگر سردی کے آجانے سے بہت سے سپاہی مر گئے۔ اور صرف ایک لاکھ فرانس کو زندہ چلے گئے ✣

سینٹ پیٹرسبرگ کے برعکس ماسکو کا شہر پہاڑیوں پر واقع ہے۔ کریملن ان میں سے سب سے اونچی پہاڑی پر ہے۔ آبادی کے لحاظ سے شہر کا رقبہ بہت زیادہ ہے۔ یعنی یہ قریباً ۹ میل لمبا اور ۶ میل چوڑا اور فصیلیں بیس میل سے زیادہ وسعت میں ہیں۔ اس وسعت میں رمنے اور چراگاہیں اور مرغزار اور باغات بھی بکثرت بنے ہوئے ہیں۔ اور آبادی قریباً ساڑھے سات لاکھ ہے ✣

ایک لحاظ سے ماسکو سینٹ پیٹرسبرگ سے مختلف ہے۔ آخر الذکر کی سڑکیں سیدھی ہیں مگر ماسکو میں سیدھی سڑک شائد ایک بھی نہیں علاوہ سانپ کیطرح پیچدار ہونے کے سڑکیں پہاڑیوں کیطرح نشیب و فراز میں ہیں۔ چنانچہ

چلتے چلتے بار بار بہت سے درخت اور مکانوں کی چھتیں سامنے آجاتی ہیں بہت سے مکانات ایک یا دو منزلہ ہیں۔ اور عموماً زرد۔ سُرخ۔ یا نیلگوں رنگے ہوئے ہیں جنہیں جست۔ یا ٹین کی زیادہ تر چمکدار سبز رنگ کی ہیں۔ بڑی بڑی سڑکوں کے باہر چوبی مکانات ہیں جنکے ساتھ باغیچہ اصطبل اور احاطہ ملحق ہیں۔ مکانات میں کوئی باقاعدگی نہیں ہے۔ ایک محل کے پاس ممکن ہے کہ ایک چوبی جھونپڑی کھڑی ہو۔ چونکہ بہت سے لوگ پڑھنے کے قابل نہیں ہیں۔ دوکانوں کے باہر اس اسباب کی تصویریں لگی ہوتی ہیں۔ سڑک کے اردگرد کے راستوں پر گول پتھر ڈھلوان سطح کے ریت میں لگے ہوئے ہوتے ہیں جنکا رُخ بڑی بدرو کیطرف ہوتا ہے۔ بتدریج ہر ایک طور کی ترقی ہو رہی ہے۔ اب بڑی بڑی سڑکوں پر ٹریم کی گاڑیاں چلتی ہیں۔

(کریملین کا دریا سے نظارہ)

کریملین ماسکو کا سب سے دلچسپ حصّہ ہے۔ جو ایک فصیل سے جسکا محیط کوئی ½ میل ہے۔ محفوظ ہے اور اس میں پانچ دروازہ ہیں۔ ایک دروازہ کے اوپر مسیح علیہ السلام کی تصویر ہے۔ جسکی بہت کچھ عزت کیجاتی ہے کوئی شخص بادشاہ تک بغیر سر ننگا کیے اس دروازے سے نہیں گزر سکتا۔ اس دروازے کے سامنے مجرموں کو اپنی آخری عبادت کرنے کی اجازت دیجاتی تھی۔ ایک اور دروازہ پر سینٹ نکولس کی تصویر ہے

اور یہاں سے بھی جب لوگ گذرتے ہیں تو ننگے سر ہو جاتے ہیں - کیونکہ ان کا قیاس ہے - کہ اس دروازہ کو جبکہ نپولین نے توڑنا چاہا تھا اسی سینٹ نے بچایا تھا ⁂

(مینار ایوان)

کریملین گرجوں محلوں - اور عام مکانات کا ایک مجموعہ ہے جنوبی طرف جو بڑی عمارت ہے اور جس کی چوٹی پر ایک جھنڈا لہراتا ہے - بڑا محل ہے - یہ اس مقام پر واقع ہے جہاں ماسکو کے شہزادے پہلے لکڑی اور پھر اینٹوں کے اپنے مکانات بناتے تھے - موجودہ محل نکولس نے ایک اس محل کی بجائے بنوایا تھا جسکو فرانسیسیوں نے جلا دیا تھا - اس میں چند عالیشان کمرے اعلےٰ درجہ کے سجے ہوئے ہیں - ملکہ کے ملاقات کے کمرے میں سفید ریشم کی چادریں لٹکتی ہیں ⁂

محل کے بائیں جانب خزانہ ہے - اور اس میں بہت سی قیمتی اور دلچسپ اشیاء رکھی ہیں - یہاں مختلف زاروں کے سکے ہیں چند تخت یہاں رکھے ہیں جنمیں ایک پولنڈ کا اور ایک فارس کا تخت ہے جس پر ہیرے زمرد جڑے ہوئے ہیں چند تختوں کے آگے میزیں بھی

ہیں اور انپر تاج رکھے ہیں۔ یہ وہ تاج ہیں جو اگلے زار اور زارینہ لئے پہنے تھے۔ یہ ماسکو میں رکھے ہیں مگر جب کوئی شاہنشاہ مرتا ہے تو یہ سینٹ پیٹرسبرگ لیجائے جاتے ہیں اور وہاں دکھلائے جاتے ہیں۔ ہر ایک تخت پر جس بادشاہ یا ملکہ کا یہ ہے اُسکے دستخط بنے ہیں ۔۔

سب سے بلند مقام کریملن میں ایوان ویلیکی کا مینار ہے۔ جس میں پانچ منازل ہیں۔ اور جو زمین سے ۳۲۵ فٹ بلند ہے۔ سنہ ۱۶ء میں ایک شخص بورس گوڈوناف نے نوجوان زار ڈیمٹریس کو قتل کرکے اسے بنایا تھا۔ اسپر ایک بڑا زرین گنبد ہے۔ جوں ہی یہ پہلے نظر آتا ہے۔ ہر ایک روسی ننگے سر ہو جاتا ہے۔ مینار کے اندر ۳۳ گھنٹے ہیں۔ جو مختلف بلندیوں پر لٹکے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک سب سے بڑا گھنٹہ ہے جو بجتا ہے۔ یہ صرف کسی بڑی تقریب یا بادشاہ کی تخت نشینی پر بجتا ہے۔ سب سے اونچی منزل پر دو چاندی کے گھنٹے لگے ہوئے ہیں ۔

مینار کے دامن میں ماسکو کا بڑا گھنٹہ ہے۔ جو دنیا میں سب سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔ یہ ۲۶ فٹ بلند ہے۔ اسکا قطر ۲۳ فٹ اور ۲ فٹ موٹا ہے۔ یہ اتنا بڑا ہے جتنا اچھی خاصی وسعت کا کمرہ۔ ایک بڑے قدیمی گھنٹہ کی دھات سے یہ ۱۷۳۳ء میں ڈھالا گیا تھا۔ مگر ماسکو کی عورتوں نے جو جواہرات اور روپئے اس پگھلتی ہوئی دھات میں پھینکے اس سے کمزور ہوگیا۔ ۱۷۳۷ء میں اسپر بڑے بڑے بھاری شہتیر گر رہے تھے جن کے باعث ایک ٹکڑا اسکا ٹوٹ گیا۔ اس ٹکڑے کا وزن ۱۱ ٹن ہے۔ تمام گھنٹہ کا وزن قریباً ۱۰۰ ٹن ہے ۔

حضرت مریم کا گرجا ماسکو میں سب سے بڑھکر متبرک مقام سمجھا جاتا ہے۔ یہ ۱۴۷۵ء میں دوبارہ تعمیر ہوا تھا۔ یہ ایک سنگین عمارت ہے جسمیں پانچ گلٹ کئے ہوئے مستی گنبد ہیں۔ اندر اسکے تصویریں اور مقبرے بھرے ہوئے ہیں۔ اس گرجا میں ایوان خوفناک کو اسکے جرائم پر آرچ بشپ فلپ نے لعن طعن کی تھی۔ آرچ بشپ ممبر سے کھینچا گیا اور مار کر گرجا سے باہر نکالدیا گیا۔ کچھ عرصہ قید خانہ میں رکھکر پھر قتل کروادیا گیا۔ اب ایوان کے جانشین آرچ بشپ کو ولی سمجھتے ہیں اس گرجا میں ایوان خوفناک کے وقت سے (۱۵۳۳ء) اب تک زار تخت پر بیٹھتا ہے۔ گوشہ نشینی اور زندہ

دار میں زار خود کو اس عالیشان تقریب کیواسطے تیار کرتا ہے - کوئی شخص رسم میں شریک ہونیکا مجاز نہیں زار تنہا لوگوں کے سامنے دوزانو جھک کر عبادت کرتا ہے اور پھر اپنے ہاتھ سے تاج اُٹھا کر سر پر رکھ لیتا ہے ٭

(سینٹ باسل کا گرجا)

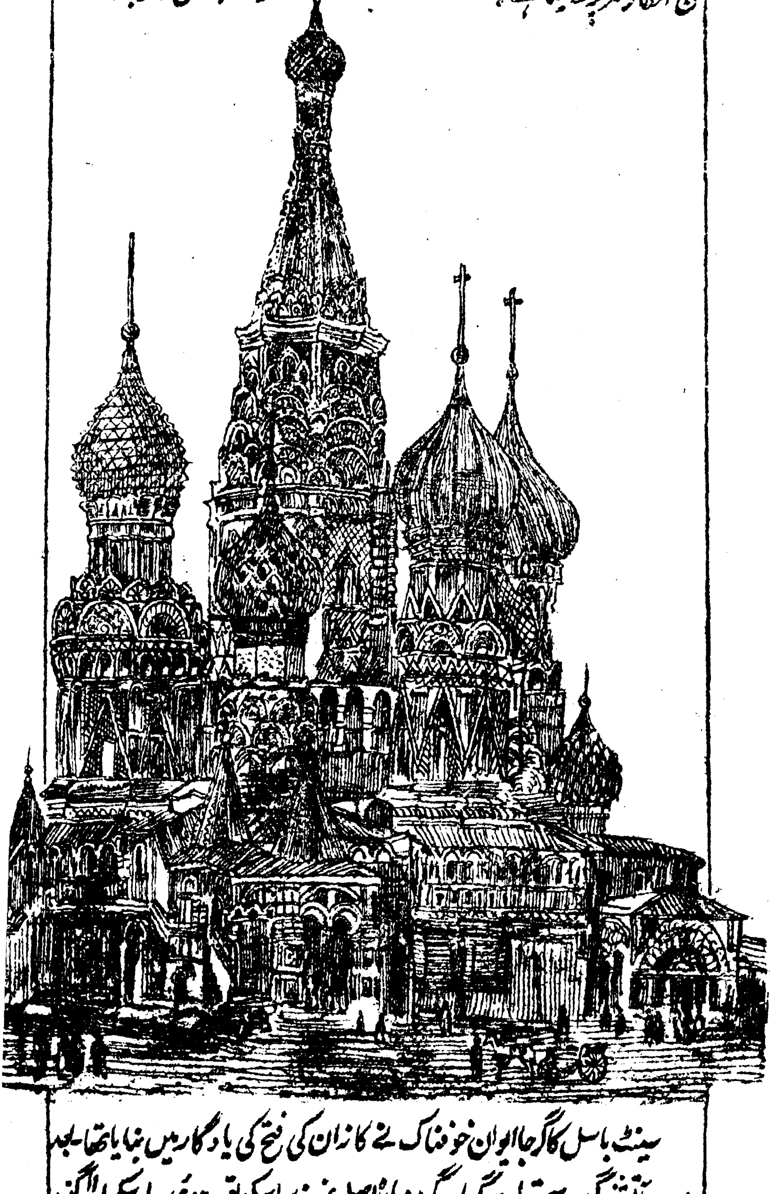

سینٹ باسل کا گرجا ایوان خوفناک نے کازان کی فتح کی یادگار میں بنایا تھا - بعد میں یہ آتشزدگی سے تباہ ہوگیا - مگر دوبارہ اصلی نمونہ پر اسکی تعمیر ہوئی - اسکے اب الگ گنبد

ہیں۔ ہر ایک کا رنگ اور طرز جُدا ہے اور ۱۰ گرجوں سے یہ اونچا ہے جو ایک دوسرے سے پیچیدار راستوں سے ملحق ہیں۔ باسل ایک راہب تھا جو ماسکو کے کوچوں اور سڑکوں میں ایک بھاری زنجیر ہاتھ میں لیکر گھوما کرتا تھا۔ یہ اس گرجا میں دفن ہوا تھا۔ جس کے یہ نام سے موسوم ہے ٭

آرکینجل میکائیل کے گرجا میں ہر ایک اپنی اپنی جگہ تابوتوں میں جو دیوار کے ساتھ ساتھ رکھے ہیں ۴۵ زار ماسکو کے بانی سے لیکر پیٹر اعظم کے قبل زار تک سب پڑے ہوئے ہیں۔ دیوار کے گرد ہر ایک تابوت پر ان کی شکلیں سفید پوشاکوں میں بنی ہیں۔ سال میں دو دفعہ ان سبکے گناہ ہونکے واسطے یہاں دعا مانگی جاتی ہے اور عبادت کیجاتی ہے۔ ممبر کے قریب ایوان خوفناک کا تابوت ہے۔ جس پر سیاہ کپڑا پڑا ہے۔ اس وجہ سے کہ خون کا پیاسا ظالم اپنی موت سے آدھ گھنٹہ قبل راہب بنگیا تھا ٭

کریملن کے مشرق میں جو ماسکو کا حصہ ہے وہ کٹائی گورود کہلاتا ہے ٭

کٹائی گورود میں رومناف ہاؤس ہے۔ کہتے ہیں کہ میکائیل رومناف موجودہ خاندان کا پہلا زار اسی قسم کے گھر میں اس مقام پر پیدا ہوا تھا صرف فرق یہ ہے کہ اسکی دیواریں پُرانی ہیں۔ ۱۸۱۲ء میں فرانسیسوں نے اسکا محاصرہ کر کے اسے جلا دیا۔ اور ۱۸۵۹ء میں روسی مکانوں کی وضع پر جو ۱۶ ویں صدی میں تھی دوبارہ اسکی تعمیر ہوئی ٭

ماسکو کی یونیورسٹی کی جو روس خاص میں سب سے پُرانی ہے ۱۷۵۵ء میں شہزادی الزبتھ پیٹر اعظم کی بیٹی نے بنیاد رکھی تھی۔ اس میں ۰۰ کے قریب پروفیسر اور ۳۰۰۰ سے زیادہ طالبعلم ہیں ٭

ایک عجائب خانہ ہے زمانہ قدیم سے آجتک روسیوں کی مختلف تہذیبوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ اسکی ابتدا پتھر کے اوزاروں سے ہے۔ وحشی آدمی پتھر اور لکڑیوں سے ایک ہیمتھ پر حملہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اسکے بعد ایک افسردہ بیٹھا ہوا نظر آتا ہے۔ اور اسکی عورتیں گھوڑے اور کتے قتل کردئے گئے ہیں کہ دوسری دنیا میں اسکے ساتھ جائیں [illegible] ہیں

پوشیدہ دکھلائے جاتے ہیں۔ اسکے بعد بتدریج عیسائیت کی ترقی کا حال معلوم ہوتا ہے *

(دکان رومنان)

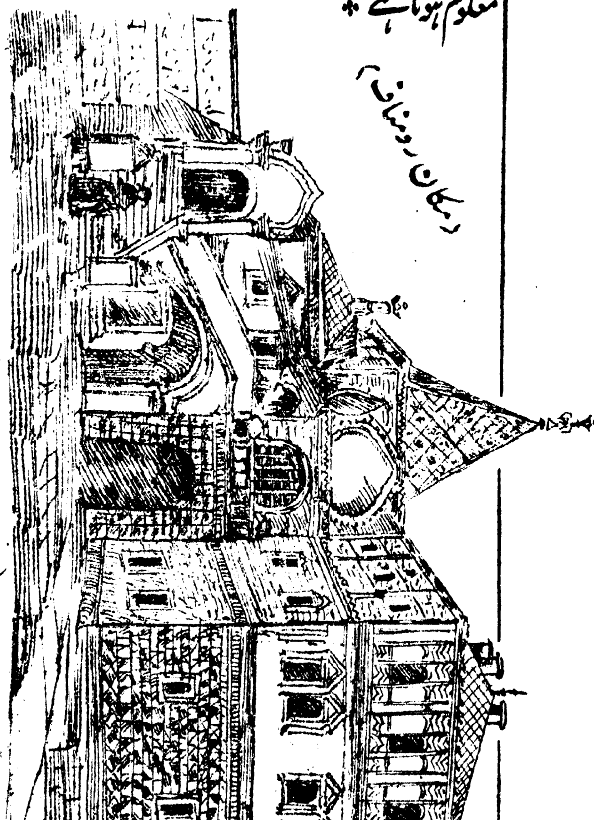

دو دکانیں ہیں جنمیں دودہ کی فروخت ہوتی ہے جہاں ایک دہقان گلاس پر گلاس چڑہاتا ہے یہانتک کہ اسکا کیسہ خالی ہوجاتا ہے مگر چاے خانے بہت ہی بکثرت ہیں دن کو کسی وقت ان میں جاکر دیکھو لوگوں سے بس بھرے ہوئے نظر آئینگے۔ ایک کونہ میں ایک ولی کی تصویر ہے جب کوئی روسی اندر آتا ہے۔ تو پہلے اپنی ٹوپی اوتار دیتا ہے اور ولی کو سجدہ کرتا ہے اور چائے مانگتا ہے ایک چھوٹی سی چائے کی برتن میں چائے رکھی جاتی ہے اور سماوار سے گرم پانی لیا جاتا ہے۔ چائے چمچہ سے پی جاتی ہے جسکو لوگ بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے سرے سے پکڑتے ہیں۔ دہنے ہاتھ میں اکثر ایک مٹھائی کا

ٹکڑا ہوتا ہے۔ جس سے ایک ذرا سا ٹکڑا کاٹ کر چائے نوش اسے دانتوں میں دبائے رکھتا ہے۔ کہ اس ٹکڑے میں سے گزر کر چائے اسکی حلق سے پار اترتی ہے۔ بعض اوقات بجائے مٹھائی کے لیموں کی ایک قاش مستعمل ہوتی ہے متوسط الحال اور امیر لوگ دو تین مرتبہ چائے پیتے ہیں اور بعض اوقات ۲۰ اسے ۳۰ تک پیالیاں خالی کر جاتے ہیں یہ چائے خانے معاملات طے کرنے اور چائے

(روسی سوداگر اور میز پر سماوار رکھی ہے)

نوشی دونوں کا کام دیتے ہیں۔ مضافات میں چائے کے باغات اور منے ہیں جہاں بہت سے لوگ سیر کرنے کو جاتے ہیں۔

ٹرائسٹا کی خانقاہ

ماسکو سے قریباً ۳۶ میل کے فاصلہ پر مشہور ٹرائسٹا (تثلیث) کی خانقاہ ہے سنہ ۱۳۴۲ء میں ایک راہب سرجیس نے اسکی بنیاد رکھی تھی اور اسکی پرہیزگاری نے

اسے ایک مذہبی جماعت کا بھی بنا دیا۔ پرنس دیمیٹرس کی حق میں جو اس نے دعا مانگی تھی اسکی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ تاتاریوں پہ شاہزادہ مذکورہ کو فتح حاصل ہوئی تھی بہت سی نذریں خانقاہ پر چڑھائی گئیں اور جب سرجیس کا سنہ ۱۳۹۲ء میں انتقال ہوا۔ تو اسکا نام بھی ولیوں کی فہرست میں داخل کیا گیا۔ دیواریں جنکا محیط قریباً ایک میل ہے ۲۰ فٹ موٹی اور ۵۰ فٹ بلند ہیں سنہ ۱۶۰۸ء میں راہبوں نے ۱۶ ماہ تک ۳۰۰۰۰ پولز کا مقابلہ کیا اور اپنے آپ کو محفوظ رکھا۔ خطرہ کے وقت ہمیشہ سے شاہی خاندان کے واسطے یہ خانقاہ جائے پناہ ہی ہے دو دفعہ پیٹر اعظم نے یہاں پناہ لی۔ خانقاہ میں ۱۲ گرجا ایک شاہی قصر اور بہت سی اور عمارات ہیں۔ خانقاہ کی دولت بہت کثیر ہے۔ اب یہاں کا شاہزادوں کیطرح شان وشوکت سے رہتا ہے اور زائرین کے نذر و نیاز سے امداد ملتی ہے ٭

ملک کے ہر ایک حصہ سے بیشمار زائر ٹرائٹسا کی خانقاہ کو آتے ہیں۔ کوئی بادشاہ ماسکو میں ایسا نہیں آتا جو پہلے یہاں عبادت نہ کرلے۔ ایوان خوفناک نے کم از کم نصف کے قریب اسکو تعمیر کروایا تھا۔ اب بھی بہت سے امیر ایسے ہیں جنہوں نے پیدل خانقاہ جاکر زیارت کی ہوئی ہے ٭

علاقہ والگا

والگا یورپ میں سب سے لمبا دریا ۲۳۰۰ میل ہے۔ یہ گنگا سے قریباً ۷۰۰ میل زیادہ لمبا ہے یہ سلسلہ والدائی کے ڈھلوان سطح سے جو ۵۵۰ فٹ سطح بحر سے بلند ہے چلتا ہے۔ یہ پہلے چند چھوٹی چھوٹی جھیلوں میں ہوکر بہتا ہے اور پھر بہت سے ولدی میدانوں سے گزر کر جو جنگلوں سے پر ہیں چھوٹے چھوٹے آگبوٹوں کی جہاز رانی کے قابل ٹیور میں ہو جاتا ہے۔ جو ایک پرانا شہر ماسکو سے شمال مغرب کو ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ٹیور سے نیچے۔ دریائے سبز چراگاہوں اور لہلہاتے غلہ کے کھیتوں میں سے ہوکر بہتا ہے وہاں کنارہ اسکا ڈھلوان ہوکر اوپر اٹھتا چلا جاتا ہے جہاں اکثر شہر واقع ہیں ٭

نجنی نوو گورو ڈ - (نو شہر زیریں) اوکا اور وانگا دریاؤں کے مقام اتصال پر ایک مشہور شہر ہے یہاں لوگ آگبوٹ کے ذریعہ بھی پہنچ سکتے ہیں۔ مگر اب عموماً مسافر ماسکو سے ریل پر سوار ہوکر جاتے ہیں ۲۷۰ میل کا فاصلہ قریباً ۱۴ گھنٹہ میں طے ہوتا ہے۔ اسکو نجنی نوو گورو ڈ اسواسطے کہتے ہیں کہ پرانے دار الخلافہ اور اسمیں تمیز باقی رہے۔ پرانے شہر کی بنیاد ۱۲۱۹ء میں شاہزادہ یورال نے بلگیریاوالوں اور اور لوگوں کیطرف محفوظ رہنے کے واسطے ڈالی تھی۔ پانچ مرتبہ اسپر تاتاریوں کا قبضہ رہا ہے +

شہر کے دو حصے ہیں۔ بالائی شہر۔ بلند زمین کرمین کے گرد وانگا کے اوپر واقع ہے۔ اسمیں ایک گرجا ہے جو در اصل ۱۲۲۷ء میں تعمیر ہوا تھا اور اسکے علاوہ اور بہت سے گرجا ہیں۔ شہر زیرین اوکا کے دایئں جانب واقع ہے اور دونوں کے درمیان ایک کشتی کا پل بنا ہوا ہے۔ نجنی نوو گورو ڈ اپنے میلہ کے واسطے مشہور ہے جو ایک زمانہ میں تمام جہان میں بے نظیر تھا۔ یہ میلہ ایک بڑے ریگستانی خطہ پر ہوتا ہے جو وانگا اور اوکا کے درمیان واقع ہے۔ اور جسکے دو حصے ہیں ہر ایک ۱/۲ میل چوڑا ہے یہ میلہ یکم جولائی سے شروع ہوکر ۸ ہفتہ رہتا ہے اسکی ابتدا ۹ وین صدی سے ہے۔ مگر اسکا محل وقوع ۴ مرتبہ بدل چکا ہے۔ شہنشاہ الگزنڈر اول کے حکم سے ۱۸۱۷ء میں یہ بجائے میکارف کے جو اسی سے ۵۰ میل نیچے ہے نجنی نوو گورو ڈمیں ہونے لگا۔ کیونکہ میکارف میں ایک مرتبہ آتشزدگی سے بہت نقصان ہوا تھا +

میلہ میں چین سے لیکر جرمنی تک کے خریدار اور دوکاندار آتے ہیں انکے آرام کے واسطے ایک بڑا وسیع ہال بنا ہوا ہے جس میں بازار لگتا ہے اور اس میں دو ہزار پالنو کمرے ہیں اسوقت آبادی ۲۰۰۰۰ سے ۲ ۱/۲ لاکھ تک بڑھ جاتی ہے مختلف ممالک کے سوداگر مختلف لباس پہنے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک قسم کے اسباب کے ڈھیر لگے ہوتے ہیں۔ لکڑی۔ شکر۔ روئی۔ چمڑہ۔ اون۔ سائبیریا سے آتی ہے چائے چین سے۔ قالین اور ریشم ایران سے۔ لوہا یورال سے۔ ۱۸۵۹ء تک تمام چائے جو چین سے آتی تھی بذریعہ خشکی لائی جاتی تھی۔ مگر اب بہت کچھ سمندر

گھڑیاں وغیرہ ہوتے ہیں ÷
تاتاری بڑے مہمان نواز ہوتے ہیں۔ چائے نوشی میں کہتے ہیں کہ یہ روسیوں پر سبقت لیجاتے ہیں ÷

عورتیں دلالہ شادیاں کرتی ہیں شادی سے قبل مرد کو عورت کے دیکھنے کی ممانعت ہوتی ہے۔ شادی کی رسم مُلا ادا کرتا ہے۔ فریقین کے عزیز و اقارب موجود ہوتے ہیں جب کوئی تاتاری بہت سخت بیمار ہوتا ہے تو مُلا یا اسکی عدم موجودگی میں کوئی اور شخص قرآن سے کچھ حصہ اسکو سناتا ہے مردہ ۲۴ گھنٹہ سے زائد نہیں رکھتے اور اس انتظار میں متوفی کے عزیز و اقارب کھانا پینا ترک کر دیتے ہیں ÷

(والگا کی ایک تاتاری لیڈی)

کازان سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر والگا کے مشرقی کنارہ پر کاما نیسکی معادن کا اس سے الحاق ہوتا ہے۔ کاما ۱۲۰۰ میل لمبا ہے اور اسکے ذریعہ سائبیریا سے کشتیاں نمک۔ لوہا اور اور پیداوار سے لدی ہوئی آتی ہیں اسکے بعد دریا ایک سرسبز زرخیز قطعہ میں ہوکر بہتا ہے ایک طرف یہ ریل کے ذریعہ ماسکو سے اور دوسری طرف اورنبرگ واقع دریائے یورال سے ملحق ہے روس اور ایشیائی وسطی بہت سی تجارت اس کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ سمارا خمیر اٹھے ہوئے گھوڑیوں کے دودھ کے واسطے مشہور ہے جسکی نسبت عام طور پر معلوم ہے کہ اس میں چند خاص بیماریاں دور کرنے کی خاصیت ہے۔ اسکو نماھکر [illegible] بھی استعمال کرتے ہیں ÷

سائزران کے پاس سمارا کے نیچے والگا پر ایک میل کا پل بنا ہے۔ جسپر سے

جہیر سے برابر ایک سیدھی گاڑی سینٹ پٹیرسبرگ سے اور نبرگ کو چلی جاتی ہے +
سارا توف غلہ کے تجارت کیواسطے بڑی رونق کیجگہ دریا کے نشیب میں ہے اسکے
گرد اور اس سے کچھ فاصلہ پر جرمنی کے لوگوں کی بستیاں ہیں سنہ ۱۷۶۲ء میں شہزادی کیتھرائن

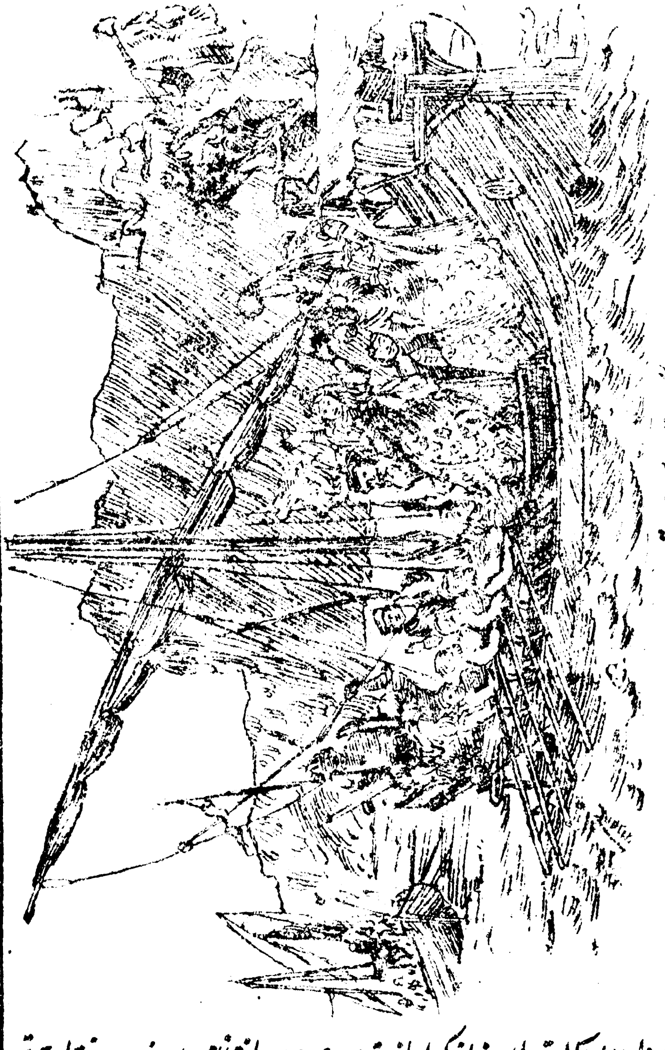

(دریائی بحری لڑائی)

نے چند پردیسیوں کو بستیاں بنانیکی اجازت دیدی جو حسن انتظام سے خوب رونق اور ترقی
پکڑ گئیں اپنے زراعت درخت بندی۔ اور انگور لگانے کا اچھا طریق ملک میں رائج ہو یہی
یہ خیال تھا کہ یہ ترقی شدہ وسایل روسی لوگ اپنے اختیار کرینگے مگر یہ مثل سابق اپنے علیحدہ

طریق پر عمل کرتے ہیں ٭
سارپٹیا میں زیادہ تر شیب کو چند جرمنی پادریوں نے ایک بستی بنائی تھی اور ان کی اصل خاص غرض قلماق تاتاریوں کو عیسائی بنانا تھی انہوں نے قلماق زبان سیکھی اور عہدنامہ جدید کا اس زبان میں ترجمہ کیا ابتدا میں یہ مشنری اپنی کوششوں میں کامیاب ہوئے مگر ۱۸۲۱ء میں روسی گورنمنٹ کیطرف سے ان کو قلماق لوگوں کو وعظ سنانے کی ممانعت ہوگئی - اور جن لوگوں نے عیسائیت قبول کر لی تھی وہ روسی کلیسیا کے متعلق بن گئے ٭

قلماق قوم کے لوگ

قلماق مغل قوم سے ہیں جو والگا کے کیشمی جانب رہتے ہیں - اور ایشیا میں بھی ملتے ہیں یہ کسی جگہ آباد نہیں ہوتے بلکہ خانہ بدوش ہو کر خیموں میں رہتے ہیں - اور ان کے بال سیدھے اور کالے - آنکھیں چھوٹی اور تنگ - ناک چپٹی - ٹھوڑی اونچی - اور کان بڑے ہوتے ہیں - انکا بدن زرد ہوتا ہے اور اکثر بڑے غلیظ رہتے ہیں - ان کا لباس ایک قمیص - ایک کھلا پائجامہ سرخ چمڑی بوٹ - ایک چوگوشہ ٹوپی - جس میں جھڑکی اون کا

ایک چوڑا حاشیہ لگا ہوتا ہے اور جس میں عموماً سرے پر ایک گولی ہوتی ہے عورتیں مردوں کیطرح کمر پر پٹی نہیں باندھتی - ان کے بال ٹوپی سے نکلکر علیحدہ علیحدہ تھیلیوں میں لٹکے ہوئے ہوتے ہیں جو مختلف رنگ کی دھجیوں سے بندھے ہوتے ہیں - گرمیوں میں ۱۰ برس تک بچے خواہ لڑکے ہوں خواہ لڑکیاں ننگے کھیلتے

پھدرے لیتے ہیں۔ سردیوں میں جب خوفناک برفانی طوفان آتے ہیں۔ یہہ کئی کئی دن اپنے خیموں میں بیٹھے رہتے ہیں اور اوپر اپنے کپڑے کٹر کے ڈھیر کے ڈھیر لادے رہتے ہیں ❊

جوش دیا ہوا اسپدہ پانی کے ساتھ ملا ہوا اور گھوڑے کے گوشت کے پارچے چونکے ساتھ پکاکر یہہ کھاتے ہیں۔ یہہ چائے کے بڑے شائق ہیں۔ اور بہت پیتے ہیں۔ مگر اسکو اسقدر گرم کرتے ہیں۔ کہ اسکی خوشبو تمام زائل ہو جاتی ہے یہہ بڑے مے نوش ہوتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے بچے اور عورتیں مردوں کے برابر ہوتی ہیں بعض اوقات یہہ تمام دن صبح سے شام تک چربی لگی ہوئے تاش کھیلتے رہتے ہیں ❊ قلماق بڑے عمدہ گھوڑوں کے سوار ہوتے ہیں ❊

انکا عبادت کی نسبت وہی خیال ہے جو باشندگان تبت کا ہے یہہ سمجھتے ہیں کہ کسی عاکو ایک سرے سے دوسرے سرے تک کھولکر گھمانا ہی اسکے پڑھنے کے برابر ہے۔ ہر ایک خیمہ کے دروازے پر ایک طور کا چکر لگا ہوتا ہے جسپر پادری دعائیں لکھ دیتا ہے۔ جب ہوا سے یہہ چکر گھومتا ہے۔ تو یہہ سمجھتے ہیں کہ تمام گنبد کی طرف سے ان کی عبادت مقبول ہو کر آسمان پر چڑھ رہی ہے۔ وہ پادری جنکے ذمہ تمام موضع کی خاطر عبادت کرنا ہوتا ہے۔ حسب ذیل عمل کرتے ہیں۔ دعائیں ایک لکڑی کے چوکھٹے میں کہی جاتی ہیں۔ پادری اسکے پاس بیٹھکر آرام سے ایک ہاتھ سے چوکھٹا پھراتا جاتا ہے۔ اور دوسرے ہاتھ سے پائپ پیتا ہے ❊

دریائے والگا کے نشیبی قطعات

والگا اپنے نشیبی قطعات میں خشکی اور میدان طے کرتا ہے۔ جنمیں سے اکثر وں میں نمک کی جھیلیں ہوتی ہیں۔ انمیں سے سب سے بڑی جھیل سے راجپوتانہ کی سانبھر جھیل کیطرح ہرسال .... اٹن نمک نکلتا ہے۔ ان میدانوں میں صرف وحشی حیوان ہی رہتے ہیں۔ ان میدانوں میں گرمیوں میں آندھیوں سے گرد اڑا کرتی ہے اور سردیوں میں برف پڑتی ہے بعض مقامات پر والگا سمندر کیطرح چوڑا ہے اور بعض مقامات پر بہت ہی عمیق ❊

والگا اور اسکے معاونوں پر علاوہ کنیتوں کے ۶۰۰ آگبوٹ ہیں۔ نہروں کے ذریعہ سے بحیرہ یا بالٹک اور بحر ابیض سے ملحق ہے۔ دریا ئے کوئی آدھے سال تک برف سے بند رہتا ہے اسوقت برفستانی گاڑیوں پر لادکر اسباب بھیجا جاتا ہے۔ والگا کا ایک بڑا ڈلٹا دریائے گنگا کی طرح ہے۔ جو ستر سے زائد موہانوں سے بحر کیسپین کو پانی دیدیتا ہے +

استراخان ۔ یہ شہر والگا کے ایک جزیرہ پر واقع ہے۔ اور اسکے موہانہ سے ۳۱ میل ہے۔ کریملن اور شہر میں ہی صرف پتھر کے مکانات ہیں۔ مضافات میں صرف چوبی عمارات اور بیقاعدہ غلیظ ہے فرش دار سڑکیں ہیں۔ شہر کے عین درمیان سے ایک نہر گذرتی ہے منڈیوں میں اردگرد کے خطوں سے ہزاروں تاجر آتے ہیں اور آگبوٹ شہر کو کیسپین کے تمام حصوں سے ملحق کرتے ہیں +

والگا اور بحر کیسپین دونوں میں استراخان خاص سٹرجن کا ماہی گیری کا مقام ہے اسطرح ہزاروں لوگوں کو نوکری ملجاتی ہے۔ سٹرجن (ایک مچھلی) گو عموماً چھوٹی ہوتی ہے تاہم بعض اوقات ۱۹ فٹ تک لمبی ہوتی ہے۔ اور ہزار پونڈ سے زیادہ وزنی ہوتی ہے۔ یہ مچھلی دونوں طرح تازی اور نمک لگی ہوئی کھائی جاتی ہے +

(استراخان کی برفستانی مچھلیوں کی گاڑی)

ایک چھوٹی قسم کی سٹرجن کی جسکو سٹرلٹ کہتے ہیں بہت قدر ہوتی ہے۔ بغیر سٹرلٹ کے شوربے کے کوئی روس کی بڑی ضیافت مکمل نہیں ہوتی۔ بعض اوقات مچھلی والگا کے پانی میں زندہ سینٹ پیٹرسبرگ لائی جاتی ہے۔ جہاں ایک بڑی مچھلی

کی قیمت ۳۰۰ روپیہ بھی پڑ جاتی ہے - سرما میں دیگر ممالک میں مچھلیاں منجمد حالت میں بھیجی جاتی ہیں - بعض اوقات مچھلیوں کی برفستانی گاڑیاں جنکو کتے کھینچتے ہیں مستعمل ہوتی ہیں - استراخان کی آبادی بچھتر ہزار ہے ٭

کاکیشیا

کاکیشیا بحیرہ اسود اور کیسپین کے مابین ایک روسی صوبہ ہے - جس میں کوہ قاف سب سے اونچا پہاڑ یورپ میں واقع ہے اسکا رقبہ قریباً ۱۸۰۰۰۰ مربع میل ہے اور آبادی قریباً ۷½ ملین ٭

کوہ کاف کی چھ چوٹیاں ایلپس کی سب سے زیادہ اونچی چوٹی سے بلندی میں زیادہ ہیں - کوہ البرز بلندترین چوٹی سطح بحر سے ۱۰۰۰۰ فٹ ہے - سلسلہ کوہ کے شمالی مغربی حصہ میں ایک قوم آباد تھی جو سرکیشین کہلاتی تھی اور جو اپنی آزادی کی کے واسطے مشہور تھی - ایک سردار شمیس کے ماتحت انہوں نے تیس سال تک روسی سلطنت کا مقابلہ کیا - آخرکار شمیس پکڑا گیا - مگر اسکی پنشن ہوگئی اور مدینہ جانے کی اسے اجازت مل گئی جہاں اسکا انتقال ہوگیا - بہت سے سرکیشین جب روس نے یہ علاقہ فتح کیا روم کو چلے گئے - سرکیشین عورتیں اپنی خوبصورتی کیواسطے مشہور ہیں ٭

(باکو)

یہ کیسپین پر ایک بندرگاہ ہے جسکو زمانہ دراز سے پارسی اسکے دائمی جلنے والی آگ کے باعث ایک متبرک مقام سمجھتے ہیں - ہندوستان میں لوگ اب مٹی کے تیل کو بخوبی جانتے ہیں - باکو کے گردو زمین میں یہ بھرا ہے - جب اسکو گرمی پہنچتی ہے تو یہ ایک قسم کی گیس میں تبدیل ہوجاتا ہے جو جلتی ہے - باکو کے آتشی مندر میں کچھ گیس دائم جلتی رہتی ہے

عمدہ تیل لیمپوں میں استعمال ہوتا ہے اسکا فضلہ جو [illegible] کیطرح گاڑھا ہوتا ہے والگا اور کیسپین کے آگبوٹوں پر ایندھن کا کام دیتا ہے۔ چونکہ باکو کیسپین میں روس کے اندر واقع ہے۔ جہاز دوسرے ممالک کے یہاں نہیں آسکتے۔ لہذا ایک نل ۶۰۰ میل لمبا باکو اور باطوم کے درمیان جو بحر اسود پر ایک بندر ہے لگا دیا گیا ہے۔ جس سے تیل پہنچایا جاتا ہے۔ باطوم سے یہ جہازوں میں لادا جاتا ہے۔ اور ہندوستان اور دیگر ممالک میں آتا ہے +

اروان روسی آرمینا میں بڑا شہر ہے کارس شمال مغرب میں ترکوں سے سنہ [illegible]ء میں لیا گیا تھا +

جارجیا۔ جارجیا زمانہ سابق میں سلسلہ قاف کے جنوب میں ایک جدا ریاست تھی مگر بسا اوقات اسکو تاتاریوں اور ایرانیوں کے حملوں سے بہت نقصان پہنچا۔ سنہ ۱۷۹۹ء میں ایک بادشاہ نے شاہ روس کی خاطر تاج سے دست برداری کی۔ سرکیشین کی طرح جارجیا کے لوگ بھی حسن کیواسطے مشہور ہیں

(آرمینا کی عورت اور گہوارہ)

سر پر عورتوں کے ایک تاج کیصورت کی ٹوپی ہوتی ہے جس سے ایک نقاب چہرہ پر پڑا ہوتا ہے۔ دو بڑے گچھے بالوں کے پیچھے گرے ہوتے ہیں جو ان کے پیروں تک

لٹکتے ہیں۔ ایک کپڑا چمکدار رنگین آگے پڑا ہوتا ہے۔ مکان کے باہر یہ سفید لباس میں دھوپ سے بچنے کے واسطے اچھی طرح لپٹی ہوتی ہیں۔ مرد بھی عموماً حسین ہوتے ہیں یہ بڑے قیمتی خوبصورت کپڑے پہنتے ہیں۔ اور گھوڑوں کے بہت شائق ہوتے ہیں *

تفلس - دریائے کُر پر ٹرانسکاکیشیا کا دارالخلافہ ہے جو قاف کے جنوب میں واقع ہے اس میں بہت سے آرمنی ہوتے ہیں۔ جو کسیقدر جارجیا والوں سے مشابہ ہیں اور ان کیطرح عیسائی نہیں *

باطوم - بحر اسود کے مشرقی ساحل پر ایک بندرگاہ باکو سے ۵۵۰ میل ہے اور اسکے ساتھ ریل سے ملتی ہے *

کاسکس قزاق روسی پٹھان

بحیرہ اُزوف بحر اسود کے شمال میں ایک چھوٹی بحر ہے جسکے ساتھ اسکا آبنائے ینی کیل سے الحاق ہوتا ہے۔ سب سے بڑا دریا جو اس میں گرتا ہے ڈان ہے جو ایک ہزار میل لمبا ہے۔ ڈان کے نشیب میں کچھ ایسے لوگ رہتے ہیں جو دوغلے ہیں اور جنکو کاسکس کہتے ہیں۔ انکے نام کی مختلف وجوہات تسمیہ بتائی جاتی ہیں لفظ تاتار کے معنے بہادر کے ہیں اور ترکی میں [illegible] کے مگر یہ صرف ڈان کے کنارے ہی نہیں رہتے۔ یہ نیپر کے کنارے بھی بکثرت رہتے ہیں جو ڈان سے بھی بڑا دریا ہے اور جو بحیرہ اسود میں گرتا ہے۔ یہ روس کے اور حصوں میں بھی ملتے ہیں اور قیاساً ان کی تعداد ۵ لاکھ ہے *

اگلے زمانہ میں کاسکس کا صرف یہ کام تھا۔ کہ روسی سرحد کی تاتاریوں یا ترکوں کے حملہ سے حفاظت کریں۔ مگر انکا سب سے بڑا مقصد خود کو متمول بنانا تھا۔ جب کبھی موقع مناسب ملتا۔ یہ اُن کو لوٹ لیتے جنکی حفاظت کے واسطے یہ تعینات ہوتے۔ بعض اوقات انہوں نے والگا تک لوٹ مار کی ہے *

آجکل کاسکس روسی فوج کے بے قاعدہ سوار ہیں۔ ان کو بہت سی زمین ملی ہوئی ہے۔ اور ہر ایک قسم کے بلاواسطہ ٹیکس سے بری ہیں۔ اسکے عوض ان کو

مجبوراً مسلح رہنا پڑتا ہے۔ اور جہاں انکی ضرورت پڑے کام کرنا پڑتا ہے امن کے زمانہ میں امن سے بہت آدمیوں کو مکانوں پر رہنے کی اجازت ملجاتی ہے اور گرما میں صرف تھوڑے عرصہ کیلئے آنا پڑتا ہے۔ یہہ ماہی گیری مویشیوں کی پرورش اور محنت و مشقت میں مصروف رہتے ہیں ⁂

کاسکس نے بعض اسپ رانی کے جوہروں میں مشہور ہیں یہہ اپنے گھوڑے کو سرپٹ ڈال کر زمین پر گرکر پٹڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ادھر ادھر فرضی دشمنوں کے نشانہ مارتے ہیں۔ یا الٹے یعنی گھوڑے کی دم کیطرف منھ کرکے یہہ بیٹھ جاتے ہیں اور برابر گولیاں مارتے رہتے ہیں۔ یہہ اپنے ٹوپی اور بندوق زمین پر پھینکدیتے ہیں۔ اور گھوڑے کو واپس لاکر اوسوقت جب یہہ خوب سرپٹ جارہا ہو۔ اسکو اٹھا لیتے ہیں ⁂

انکو خدمات کے واسطے ایک کثیر تعداد کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہہ سلطنت کے تمام حصوں میں روسی پولنڈ سے لیکر شرقی سائبیریا تک ملتے ہیں ایشیائی علاقوں میں یہہ بسے ہوا ہیں۔ یہہ تکان اور فاقہ کشی کو اسطرح برداشت کرلیتے ہیں جسطرح کوئی اور فوج نہیں کرسکتی۔ جب یہہ کسی دور دراز ایشیائی سرحد پر رہتے ہیں یہہ اپنے مکان بنالیتے ہیں۔ غلہ کی کاشت کرلیتے ہیں۔ اور آباد ہو کر رہتے ہیں مگر اپنے جنگی فرائض کو کبھی فراموش نہیں کرتے۔ اگر ان کو مویشی کیضرورت ہو تو کسی نہ کسی جگہ سے لے آتے ہیں ⁂

بعض کاسکس صفائی اور عام چلن میں معمولی روسیوں سے مقابلتاً اچھے ہیں ⁂

کاسکس کا سردار آتامان کہلاتا ہے۔ اب یہہ خطاب زار کے بڑے بیٹے کو وراثتاً ملتا ہے ⁂

کریمیا

کریمیا جنوبی روس کا ایک جزیرہ نما ہے۔ جو بحرہ اسود اور بحرہ آزوف میں واقع ہے جا کنارے پریکاپ اسے برّاعظم سے ملاتی ہے۔ یہہ ایک مقام پر صرف ۵ میل

چوڑی ہے۔ بہت سا حصہ اِس جزیرہ نما کا اور میدانوں کا اضافہ ہے۔ مگر جنوب میں ایک سلسلہ کوہ ہے۔ جو ایک ساحل بحر پر آکر ختم ہو جاتا ہے ✢

ایک عرصہ تک کریمیا ایک تاتاری خان کے زیر فرمان تھا۔ اور تاتار اب بھی یہاں بکثرت ہیں۔ بغچہ سرائی (شہر باغات) دار الخلافہ تھا۔ جب کسی تاتاری کی شادی ہونے لگتی ہے تو یہ تین روز تک رومال سے اپنا منہ ڈھانپ کر باہر نکلتا ہے۔ کیونکہ یہ شخص شرمندہ ہے ؎۔ اور عروس بھی اسی قدر عرصہ تک ایک تاریک کمرہ میں پردہ میں بیٹھی رہتی ہے۔ جب عورت اپنے شوہر کے دروازہ پر اُترتی ہے تو ایک گروہ عورتوں کا آکر اسے پکڑ لیتا ہے۔ گھر میں کھینچ کر لیجاتا ہے۔ اور اسکے دولہا کے حوالہ کرتا ہے ✢

جنگ کریمیا - ۴۰ سال تک یورپ میں امن و امان رہا۔ نکولس شاہ روس کے دہان طمع میں ایک عرصے سے قسطنطنیہ پر پانی بھر رہا تھا۔ اوائل ۱۸۴۴ء میں اس نے برطانیہ اور فرانس سے تجویز کی "مرد بیمار" یعنے بقول اسکے ٹرکی کی میراث تقسیم کرلیجائے۔ ۱۸۵۳ء میں اس نے روم کے ایک حصہ پر قبضہ کرلیا۔ چونکہ یہ باز نہ آتا تھا۔ انگلستان اور فرانس نے روم کی مدد کرنے کا متفقہ ارادہ کرلیا۔ اور ۱۸۵۴ء میں جنگ کا اعلان ہو گیا۔ اِس جنگ کا مشہور واقعہ سباسٹوپول کا محاصرہ تھا۔ جو کریمیا کے جنوب میں ایک محفوظ بندرگاہ ہے۔ مگر چند لڑائیاں قرب جوار میں ہوئیں تھی ✢

لائٹ بریگیڈ کے حملہ کے واسطے جنگ بالکلاوا مشہور ہے۔ لائٹ بریگیڈ ایک غلط حکم پر کوئی ڈیڑھ میل آگے بڑھ گیا حالانکہ روسی مینہ کیطرح گولیاں برسا رہے تھے ۶۰۰ میں سے ۲۰۰ بھی تو واپس زندہ نہ آئے۔ جنگ انکرمان ایک دھندلے موسم سرما کے دن ہوئی جبکہ ۸۰۰۰ انگریزوں کو کئی گھنٹہ تک اپنے سے ۶ گنے روسیوں کو مقابلہ کرنا پڑا۔ حتے کہ ۶۰۰۰ فرانسیسی اِن کی امداد کو آپہنچے اور روسیوں کو ہزیمت ہوئی ✢

اسد کی کمیابی اور سرما کی سختی سے انگریزی افواج کو بہت نقصان پہنچا جس فلورنس نائٹنگیل۔ نے جنگی ہسپتالوں میں سپاہیوں کی خبرگیری کرنے کیواسطے

خود کو وقف کر دیا اور ان کی دائمی ترقی اسطرح بحال کر دی +

شہنشاہ نکولس کا مارچ ۱۸۵۵ء میں انتقال ہو گیا۔ ستمبر تک محاصرہ قائم رہا۔ جبکہ سیباسٹوپول کا قلعہ فتح ہو گیا۔ اور روسیوں نے شہر خالی کر دیا۔ مارچ ۱۸۵۶ء میں ایک عہد نامہ پربلن میں مرتب ہوا +

جنوبی روس

اسکا تھوڑا سا حال کا سکس کے ساتھ جو اسکے ایک طور کے خاص باشندے ہیں بیان ہو چکا ہے - اسکے شمال کیطرف ایک علاقہ ہے جسکو بعض اوقات روس خرد کہتے ہیں - مگر اسکے حدود مقرر نہیں ہیں ٭

جنوب میں خاصکر میدان اور جنگل ہیں - جو بہار میں گھانس سے پر ہو جاتے ہیں - مگر گرما میں بالکل بنجر رہتے ہیں - شمال کیطرف ایک وسیع خطہ ہے - جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلا گیا ہے اور جسکی زمین سیاہ ہے - سرما میں آب و ہوا بہت سخت ہو جاتی ہے - تیز ہوا کے جھونکے برف کے بادل منجمد میدانوں کے ادہر سے اودہر لیجاتے ہیں - اور جن مکانات پر یہہ برف گرتی ہے وہ فوراً چھپ جاتے ہیں - مارچ کے مہینہ میں پرندوں کے آوازوں سے کان بھر جاتے ہیں - جون میں ہر جگہ چمکدار پھول نظر آتے ہیں اور ہوا ان کی خوشبو سے مہکتی ہے - اسکے بعد ربیع کی فصل آتی ہے جو ستمبر تک رہتی ہے نومبر کو بھاری بادل سورج کو چھپا لیتے ہیں - اور پرندے جنوب کیطرف اوڑ جاتے ہیں ٭

روس عظمے کے باشندوں کے بہ نسبت روس خرد کے لوگ دراز قامت ہوتے ہیں - اور انکی وضع نفیس ہوتی ہے - یہہ نیچے کیطرف سے سر منڈوانے کے عادی ہوتے ہیں - اور باقی سر پر بال چوٹی کیطرح بڑے ہو جاتے ہیں جو یا تو کانوں تک گرتے ہوتے ہیں یا ایک جگہ گچھے کیصورت میں بندھے ہوتے ہیں - یہہ انتظام اور صفائی کو بہت پسند کرتے ہیں - بجائے جوئی جھونپڑوں کے جو کیڑے مکوڑوں سے بھرے ہوتے ہیں - انکی قلعی کی ہوئی صاف ستھری گھر ہوتے ہیں جنکے گرد باغات ہوتے ہیں - ایک دہقان کے گھر میں عموماً ایک نشست خوابی کا کمرہ ہوتا ہے - جس میں ایک بڑا بھاری بستر اور ایک بڑا آہنی صندوق ہوتا ہے جس میں گھر والوں کے کپڑے ہوتے ہیں - کمرہ کی میز اور بنچیں خوب صاف ستھری ہوتی ہیں - اور شیشے آلات وغیرہ باقاعدہ ایک

قطار میں رکھے ہوتے ہیں +

شمال کا طریقہ رہایش مشترک جنوبی روس میں نہیں ہے۔ عورتوں کا مرتبہ مردوں سے بہت اعلےٰ ہے۔ نوجوانوں کو خود اپنی شادی کا انتظام کرنا پڑتا ہے اور جب کوئی نوجوان شخص شادی کر لیتا ہے یہ عموماً اپنے والد کا مکان چھوڑ دیتا ہے اور علیحدہ اپنا مکان بناتا ہے +

بعض پرندے خصوصاً بلبلیں گاؤں کے قریب کثرت سے ہوتی ہیں۔ روسی بلبلوں کی اسقدر قدر کرتے ہیں کہ روسی سوداگر بعض اوقات عمدہ بلبل ۱۲۰ یا ۱۵۰ روپے کو خرید لیتا ہے۔ بعض اوقات کوئی لکلک بھی کسی گھر کی چھت پر اپنی ایک ٹانگ سے اپنے گھونسلے کے پاس کھڑا ہوا نظر آتا ہے۔ اب ہم چند بڑے بڑے مقامات کا حال بیان کرتے ہیں +

اوڈیسہ۔ بحرہ اسود پر بلحاظ آبادی کے روس میں چوتھے درجہ پر ہے۔ اور بلحاظ بندرگاہ کے دوسرے درجہ پر آجکل جو شہر ہے وہ مالکا ہے۔ یہ چھوٹی چٹانوں پر اسطرح بنا ہے کہ اسکا رخ سمندر کیطرف ہے۔ ملائم چٹانوں میں سرنگیں بنائی ہوئی ہیں۔ جن میں بہت سے غریب مل جلکر رہتے ہیں سڑکیں لمبی اور چوڑی ہیں۔ اور ایک دوسرے کو زاویہ قائمہ پر منقطع کرتی ہیں ایک بندرگاہ بہت عالیشان بنا ہوا ہے اور جو اچھی طرح محفوظ ہے۔ یہ سال میں برف سے صرف ۱۵ روز کے قریباً بند رہتا ہے +

پہلے شہر گرد و غبار کے بادلوں میں چھپا رہتا تھا۔ اور شاید بقولات کا کبھی نام بھی نہ تھا۔ اب یہاں بہت پانی ہے جو نیسٹر سے جو ۲۷ میل ہے لایا جاتا ہے اور جس سے پینے اور خوبصورت باغوں کی شادابی دونوں کا کام نکلتا ہے +

اوڈیسہ اس وجہ سے کہ جنوبی روس کے تجارت غلہ کے واسطے بندرگاہ آمد ہے بہت ترقی کر گیا ہے۔ ہر سال ۵۰۰۰ کے قریب کشتیاں بندرگاہ میں آتی ہیں۔ جن میں سے نصف کے قریب انگریزی ہوتی ہیں۔ یہاں ایک یونیورسٹی ہے جسکی ۱۸۶۵ء میں بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور اس میں ۶۰۰ کے قریب طالب علم

ہیں۔ اوڈیسہ کی آبادی سنہ ۱۸۹۷ء میں ۴۰۴۰۰۰ تھی ٭

جنوبی روس کی ایک عورت

خرسون۔ اوڈیسہ سے ۹۰ میل مشرق کو نیپر پر واقع ہے۔ جان ہاورڈ مشہور انگریز انسان دوست خرسون سے قریباً ۴ میل شمال کیطرف ایک موضع میں مدفون ہے۔ یہ گھوڑے پہ سوار ہو کر ایک بیمار عورت کو دیکھنے گیا مگر ہلکے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سردی لگی اور بخار چڑھ آیا یہ سنہ ۱۷۹۰ء میں ۶۵ سال کا ہو کر فوت ہوا۔ اسکی آخری خواہش کے مطابق اسکی قبر پر سیاہ پتھر بطور یادگار کے لگا ہے اور اسپر ایک آفتابی گھڑی لگی ہوئی ہے ٭

خارکوف۔ ماسکو سے جنوب مغرب کو ۴۶۵ میل جنوبی روس کا خاص تجارتی شہر ہے اس میں ایک یونیورسٹی ہے جس میں ۹۰۰ طلبہ ہیں۔ چونکہ یہ نہایت ہم کا

بڑا سرگرم مرکز تھا۔ روسی گورنمنٹ نے اسکو اِس لحاظ سے کہ یہہ ایک تحصیل علم کا مقام ہے بہت کچھ تنزل پہنچایا ہے۔ ۱۸۹۰ء میں آبادی ۰۰۰ ۸۸ اتھی ٭

پولٹوا۔ خرکوف سے جنوب مغرب کو ۸۸ میل ہے۔ اور اِسواسطے مشہور ہے کہ یہاں چارلس دوازدہم والے سویڈن کو پیٹر اعظم نے ۱۷۰۹ء میں شکست دی تھی چارلس دوازدہم گو زخمی تھا۔ مگر یہہ ڈولی میں سوار کراکر میدان جنگ میں لایا گیا۔ یہہ کھڑے ہونے کے بھی قابل نہ تھا۔ چنانچہ یہہ صرف اپنی تلوار ہاتھ میں لئے ہلا رہا تھا۔ دو گھنٹے کے بعد سویڈن والوں کو شکست فاش ملی۔ اور چارلس کئی سو آدمیوں کے ساتھ روم میں بھاگ گیا۔ میدان جنگ کے وسط میں ایک دمدمہ بنا ہے جسکے نیچے مقتول مدفون ہیں۔ دو یادگاریں اِس جنگ کی نصب ہیں ٭

کیف۔ نیپر کے بالائی جانب واقع ہے۔ اور اوڈیسہ سے ۲۸۱ میل ہے۔ اسکو۔ "روسی شہروں کی والدہ" کہتے ہیں نارتھمین لوگوں نے قسطنطنیہ جاتے وقت اسکی بنیاد راہ میں رکھی تھی اور نیپر اُتر کر یہہ قسطنطنیہ چلے گئے تھے۔ ۸۸۲ء میں یہ روسی علاقوں کا دار الخلافہ بنایا گیا۔ اور ۱۱۶۹ء تک رہا۔ یہاں ۹۸۸ء میں والڈیمیر نے تمام لوگوں کو نیپر میں بپتسمہ دئے جانے کا حکم دیا تھا۔ اِس مرکز سے عیسائیت بتدریج تمام روس میں پھیل گئی۔ بڑی عمارت شہر میں ایک خانقاہ ہے جو بہت مشہور ہے اور جہاں ہر سال ۲۵ لاکھ سے زائد زائر آتے ہیں اسکے نیچے چند ایک غاروں میں خاص خاص روسی ولیوں کی قبریں ہیں۔ یونیورسٹی میں ۱۸۹۰ء میں ۱۷۰۰ طلبہ تھے یہاں گرجا ۷ ہیں۔ جنمیں سے بہت سے گرجوں پر گلٹ کئے ہوئے گنبد اور مینار ہیں۔ جنکو دور سے دیکھکر بہت عمدہ منظر معلوم ہوتا ہے۔ ۱۸۹۱ء میں آبادی ۰۰۰ ۱۸۴ تھی ٭

مغربی روس

مغربی روس میں وہ علاقہ شامل ہے جسکو "سفید روس" کہتے ہیں تاکہ "عظیم" اور "خرد" روس سے اسکی تمیز ہوسکے۔ اسمیں لتھو انیا کا بھی ایک حصہ شامل ہے جو صدیاں گزریں ایک بڑی ریاست تھی۔ اور روس اور پولنڈ دونوں سے

آزاد تھی۔ اسکا پہلا حاکم رنگولڈ تھا۔ جسنے ۱۲۳۵ء سے حکومت کرنی شروع کی تھی
اسکے جانشینوں نے روسیوں پر متواتر فتوحات حاصل کیں۔ ۱۳۶۸ء میں پولنڈ
کے بھی بادشاہ ہوگئے۔ اور ۱۵۶۹ء میں دونوں ممالک متحد ہوگئے جب پولنڈ
پرشیا اور روس میں تقسیم ہوا تو کچھ حصہ لتھوانیا کا ایک کو اور کچھ دوسرے کو ملا۔

اہل لتھوانیا خوبرو ہوتے ہیں۔ ان کے بدن سڈول۔ نقش ونگار عمدہ
اور آنکھیں نیلی ہوتی ہیں۔ زراعت۔ مویشی کی پرورش اور شہد کی مکھیوں کو
رکھنا ان کے پیشے ہیں۔ مکانات لکڑی کے بنے ہوتے ہیں۔ جنپر چھپر پڑے ہوتے
ہیں۔ شاذونادر ہی ان میں دودکش اور اس سے بھی شاذونادر ہی دریچہ ہوتے
ہیں۔ اور اسکے باعث مکانات غلیظ۔ اور تاریک رہتے ہیں۔ مرفع الحال دہقانوں
کے یہاں ایک خاص کمرہ مہمان کے واسطے ہوتا ہے۔ صاف ستھرا بستر اور دیبوں
کی عمدہ تصاویر لگی ہوتی ہیں ٭

اہل لتھوانیا کی زبان جسکو کوئی ۲۰ لاکھ آدمی بولتے ہیں۔ بہ نسبت اور
آرین زبانوں کے سنسکرت زبان کے زیادہ تر مشابہ ہے۔ لوگ گو برائے نام
رومن کیتھلک یا یونانی کلیسا کے پیرو ہیں۔ مگر بہت سی کافرانہ رسمیں ان میں
رائج ہیں۔ جب کوئی شخص مرنے لگتا ہے تو تمام گیہوں جو تخم ریزی کے واسطے
رکھے ہوتے ہیں مکان سے اٹھا دیتے ہیں۔ اس اعتقاد سے کہ اگر گیہوں
یہاں رہیگا اور مردے کی روح پرواز کرے گی تو پھر غلہ پیدا نہ ہوگا۔ اور
قریب المرگ شخص کے اوپر دیوار میں ایک سوراخ کردیا جاتا ہے تاکہ اسکی
روح اس راستہ نکل جائے ٭

اندر سے پہلے پرجنیا رعد وبادل کا دیوتا تھا جسکی آریا پرستش کرتے تھے
سنسکرت کے نام کے معنی ہیں "برسانا" یہی نام لتھوانیا کے لوگوں میں ہے
رعد کا دیوتا پرکناس کہلاتا ہے اور اس لفظ کے معنے۔ تمام کے ہیں۔ اسکی اسلیے
پرستش ہوتی تھی۔ کہ ان کو عین وقت پر عمدہ موسم اور بارش دستیاب ہو اور
بجلی اور بادل ان کو ضرر نہ پہنچائیں۔ غالباً یہ ایسا ہی تھا جیسے پیرون جسکے بت کو
والدیمیر نے نیپر میں پھینکا تھا ٭

کوولنو۔ نیمن کے شمال میں یوروپ میں کافروں کا آخری جائے پناہ تھا یہ ۱۴ ادیں صدی تک قائم رہا۔ اسمیں اِسکے آگے ایک رومن کتھلک گرجا ہے جو ایک متبرک سبزہ زار کے پاس واقع ہے اور جس میں دائمی آگ جلا کرتی تھی پرکناس کے علاوہ ایک متبرک شاہ بلوت کے درخت میں پتھر مپا کی مورت تھی۔ جو موسم بہار اور زرخیزی کا دیوتا تھا۔ اسکی شکل ایک بے ریش نوجوان کی سی تھی اسکے علاوہ پکول چاند کے دیوتا کی مورت تھی۔ جسکو بدنصیبی اور موت پر قدرت حاصل تھی۔ اور اسوجہ سے اسکی شکل سفید پیر ضعیف آدمی کی سیا ہی تھی۔ چہرے پر مردنی کی زردی چھائی ہوئی۔ اور سر کے گرد ایک سفید فیتہ بندا ہوا تھا۔ ۸۰ سال ہوئے کہ چند مقدس شاہ بلوت کے درخت پاس کے علاقے میں دیکھے جاتے تھے +

سنہ ۱۸۱۲ء میں کوولنو کو فرانسیسیوں نے لوٹ لیا۔ ایک یادگار منڈی میں نصب ہے جسپر لکھا ہے :۔ سنہ ۱۸۱۲ء میں اوس پر فرانسیسوں نے ۰۰۰, ۷۰۰ سپاہیوں کی فوج لیکر حملہ کیا۔ فوج نے جب مراجعت کی تو اسکی تعداد کل ۰۰۰, ۷۰ ہزار تھی۔" ۸۰۰ توپوں میں سے فرانسیسی صرف نو واپس لیجا سکے تھے +

ولنا۔ سینٹ پیٹرسبرگ سے ۴۷۰ میل جنوب مغرب کو ہے۔ اسکو گرنڈ ڈیوک لتھوانیا نے سنہ ۱۳۲۳ء میں دار الخلافہ بنایا تھا۔ اسکو لتھوانیا والے "چھوٹا پیرس" کہتے تھے۔ یہ کافروں کی آتش پرستی کا بھی مرکز تھا۔ قلعہ جسکا اب بقایا صرف ایک سُرخ خشتی مینار ہے۔ پہاڑی کے اوپر واقع ہے جس کے دامن میں دائم عیسایت کے شیوع تک آگ جلتی رہتی تھی۔ ولنا میں سنہ ۱۵۷۶ء میں ایک یونیورسٹی قائم ہوئی تھی۔ مگر اسکو روسیوں نے سنہ ۱۸۳۲ء میں توڑ دیا +

پولنڈ۔ پولنڈ کا نام ایک لفظ سے مشتق ہے۔ جسکے معنے "میدان" کے ہیں یہ یوروپ وسطی کے سطح اعظم کا ایک حصہ ہے اور اس میں صرف ایک سلسلہ کوہ ہے۔ ایک زمانہ میں یہ اتنی بڑی ریاست تھی۔ جتنی بڑی بمبئی اور مدراس کی ملاکر بنے۔ یہاں بہت وسیع بنجر قطعات ہیں۔ جن میں ریگ اور دلدل

بہت ہے اور خصوصاً مشرقی علاقہ میں ہیں۔ مگر بہت کی زمین زرخیز ہے۔ اور بڑے وسیع جنگل بھی یہاں ہیں۔ کئی ایک بڑے دریا اسے سیراب کرتے ہیں۔ یہی صرف ایسا ملک یورپ میں ہے جہاں بیزن کا جنگلی بھینسا ابتک ملتا ہی پولز سلیوانک نسل کی ایک شاخ ہیں۔ اور روسیوں سے انکی زبان بہت

(پولینڈ کے دو دہقان)

ہی کم مختلف ہے۔ تاتاریوں کے حملوں اور مغربی تہذیب کا قومی چلن پر ایسا اثر پڑا ہے کہ روسیوں اور پولز میں کبھی اتفاق نہیں ہو سکتا +

جب پولینڈ ایک علیحدہ مملکت تھی۔ لوگ دو بڑے حصوں میں منقسم تھے یعنی امرا اور سرف یعنی زراعتی کام کیا کرتے تھے اور زمین کے ساتھ یہ بھی پابند

تھے۔ اِن کی حالت نہایت قابلِ ترس تھی۔ اِن کو بہت ہی کم خوراک ملا کرتی تھی اور بہادر اور مہمان نواز تھے۔ مگر بڑے جھگڑالو۔ جو تجارت اِس ملک میں تھی وہ جرمن اور یہودیوں کے ہاتھ میں تھی ✤

قدیمی تواریخ پولینڈ کی نامعلوم ہے اتنا پتہ لگتا ہے۔ کہ نارتھ میں بالٹک کے کنارہ پولینڈ کے بندر پر اُترتے تھے۔ اور جیسا کہ روس میں امرا کے آباؤ اجداد بنے۔ کہتے ہیں کہ پہلا گرینڈ ڈیوک آف پولینڈ (سنہ ۸۴۲ء) پیاسٹس ایک دہقان تھا۔ سنہ ۹۶۴ء میں چوتھے پیاسٹس نے عیسائی مذہب کو رائج کیا۔ اور اسی خاندان کا ایک بادشاہ بولسلاس اول تھا جسنے پولینڈ کو بطور یورومین ریاست کے بنادیا۔ آخری بادشاہ نے جو سٹس نسل سے تھا اپنی بیٹی کو جیجلین ڈیوک آف لتھوانیا سے شادی کرلنے پر مجبور کیا۔ جسنے اپنی ریاست کو پولینڈ کے ساتھ متحد کرنے اور اپنی کافر رعایا کو عیسائی کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ جیجلین جسکو لیڈسلاس کے نام سے بپتسمہ ملا۔ پولینڈ کی تخت نشینی کے واسطے منتخب ہوا تھا۔ جو اسطرح سنہ ۱۳۸۶ء میں لتھوانیا کے ساتھ متحد ہو گئی جیجلین نسل کے آخری بادشاہ کی وفات پر سنہ ۱۵۷۲ء سے یہاں کی تخت نشینی انتخاب پر منحصر ہوگئی ✤

پچھلے بادشاہوں میں سب سے مشہور جان سوبیسکی تھا جو سنہ ۱۶۲۴ء میں پیدا ہوا تھا اوائل عمر میں اِسنے اُن لڑائیوں میں بڑا نام پیدا کیا۔ جو پولینڈ روس۔ تاتاریوں اور ترکوں کی قریباً متواتر رہا کرتی تھیں۔ سنہ ۱۶۷۴ء میں یہہ پولینڈ کا بادشاہ منتخب ہوا۔ گو اِسنے ترکوں کو چند مرتبہ شکست دی تھی۔ مگر اُنہوں نے ایک مرتبہ ہنگری کو مسخر کرلیا۔ اور وائنا کا بھی محاصرہ کرلیا۔ جرمن فوجوں کی مدد سے آخرکار ترکوں کو سنہ ۱۶۸۳ء میں محاصرہ سے دست بردار ہونا پڑا ✤

پولینڈ والوں کے مجموعہ ضابطہ قوانین میں ایک قانون تھا۔ جس سے مرحج صدور کا اتفاق اور اتحاد مفقود تھا۔ اور اِسی سے اِن کے ملک کا زوال منسوب کیا گیا ہے۔ اگر ایک شخص بھی کھڑے ہوکر کہدیتا کہ "میں اِسے منظور نہیں کرتا" تو خواہ کیسا ہی سخت فیصلہ ہوتا بالکل بیکار پڑجاتا ✤

پولش امرا کے نا اتفاقی اور پھوٹ سے روس پرشیا اور آسٹریا کو سنہ ۱۷۷۲ء میں

میں پولینڈ کا کچھ حصہ لے لینے کی جرات پڑی۔ پہلی مرتبہ روس نے ۴۲۰۰۰ مربع میل ملک لے لیا۔ پرشیا نے ۱۳۰۰۰ مربع میل اور آسٹریا نے ۲۷۰۰۰ مربع میل۔ پولینڈ والوں نے گورنمنٹ کو ترقی دینی چاہی۔ مگر بعض امرا نے مطمئن ہو کر روس کو ملک میں آنے کی دعوت دی۔ کوسیسکو کے ماتحت پولینڈ والوں نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ اِن کی تعداد بہت قلیل تھی اور کوسیسکو سخت زخمی ہو کر اپنے دشمنوں کے ہاتھوں میں جا پڑا۔ اور ایک حملہ ہوا۔ اور روس کو ۹۶۰۰۰ اور پرشیا کو ۲۲۰۰۰ مربع میل زمین ملی۔ دو سال بعد آخری حملہ ہوا اور روس کو ۴۳۰۰۰ پرشیا کو ۲۱۰۰۰۔ اور آسٹریا کو ۱۸۰۰۰ مربع میل زمین ملی ؎

نپولین نے ریاست وارسا کی ۱۸۰۷ء میں بنیاد رکھی تھی۔ مگر اسکی عمر تھوڑی تھی۔ پولینڈ کی تقسیم پر پھر مترتب ہوئی۔ اور روس کو ۲۲۰۵۰۰ اور پرشیا کو ۲۶۰۰۰ اور آسٹریا کو ۳۵۵۰۰ مربع میل زمین ملی۔ کراکو ایک چھوٹا سا خطہ آسٹریا کی زیر حفاظت خود مختار تسلیم کیا گیا۔ ایک حصہ پولینڈ کا ریاست بنگئی اور زار اسکا حکمران تسلیم کیا گیا۔ الگزنڈر اول نے اِسکے علیحدہ قوانین علیحدہ فوج بنادی اور پریس کو آزادی دی۔ ۱۸۳۰ء میں ایک بغاوت برپا ہوئی جو ۱۸۳۱ء میں بڑی کشت و خونریزی کے ساتھ فرو کیگئی۔ دوسرے سال یہ ملک روس کا ایک حصہ سمجھا گیا۔ اور اِسکے حقوق منسوخ ہو گئے۔ ۱۸۴۸ء میں کراکو کی ریاست آسٹریا کے ساتھ ملحق کر لیگئی ؎

۱۸۶۳ء میں آخری مرتبہ پولینڈ والوں نے اپنی آزادی بحال کرنے کے واسطے کوشش کی۔ مگر پرشیا کی امداد سے یہ پھر پورے طور پر فرو کردی گئی۔ ۱۸۶۳ء کی بغاوت سے کسی پولینڈ والے کو کسی پیشہ کرنے یا دوکان کھولنے تک کی اجازت نہیں۔ جبتک کہ یہ روسی کلیسیا میں شامل ہونے کی قسم نہ کھائے تمام ابتدائی مدارس میں جبراً روسی زبان سکھلائی جاتی ہے اور اسی طرح پولش زبان کی جبراً ممانعت ہے۔ زبان کو معدوم کرنے کے واسطے پولش زبان کو تجارتی کاروبار۔ بلکہ عبادت اور کتابوں کی اشاعت اور اخبارات میں بھی استعمال کرنا جرم ہے۔ پریس کی سخت نگرانی ہوتی ہے صرف وہ اخبارات

اور کتب شائع ہو سکتے ہیں جنکی نسبت گورنمنٹ منظوری دے اگر کوئی سیاح پرانے اخبارات میں کوئی چیز لپیٹ کر لیجائے تو وہ اخبار بھی نگرانی کے قابل ہیں +

اب ہم کچھ مختصر سا حال دارالخلافہ کا بیان کرتے ہیں +

وارسا فراخ نگر جھیل وسٹولا کے بائیں کنارے پر واقع ہے - اس کی بارھویں صدی میں بنیاد رکھی گئی تھی - ۱۵۹۶ء میں یہ پولش بادشاہوں کا بجائے کراکو کے نشست گاہ قرار پایا - شہر ایک پہاڑی پر واقع ہے اسکی سڑکیں چوڑا ہے - اور باغات اس پہاڑی کے ساتھ ساتھ ہیں - اور کچھ نیچے بھی ہیں - دریا کے پار اس کے مضافات میں سے پریگ ہے جہاں پہلے فوج رہتی تھی - ۱۷۹۴ء میں پرشیا والوں کے حملہ سے جو نقصانات اسکو پہنچے اور جسمیں اسکے ۱۲۰۰۰ باشندے تہ تیغ کردیے گئے تھے اسنے اسکو بحالی نہیں ملی - اب اس میں بجز یہودیوں کے اور کوئی نہیں رہتا ہے +

پرانے شہر میں تنگ و تاریک پیچدار کوچے ہیں جنمیں قطار بہ قطار بہ وضع چوبی مکانات بنے ہوئے ہیں - نیا شہر اچھی وضع کا ہے سڑکیں فراخ ہیں اور چوبی مکانات کی ممانعت ہے +

چوک میں منجملہ بہت سی یادگاروں کے کوپرنیکس ایک پول کا بھی بت ہے اس سے پہلے نظام ارضی کا قاعدہ رائج تھا - کہ زمین کے گرد تمام اجرام فلکی گردش کرتے ہیں - کوپرنیکس دکھلا دیا کہ انکی حرکت صرف ظاہری ہے اور زمین خود گھومتی ہے - یہ ۱۵۴۳ء میں فوت ہو گیا +

لوگ زیادہ تر رومن کیتھلک ہیں گرجوں کے سامنے اور سڑکوں کے گوشوں پر بہت سے ولیوں کی مورتیں رکھی ہوئی ہیں - جنکے اوپر پھول پڑے ہیں اور ان کے سامنے چراغ جلتے ہیں +

لوگ دل بہلانے کے بڑے شائق ہیں - اور زیادہ تر کھلی ہوا میں بود و باش رکھتے ہیں - شہر اور قرب و جوار میں بہت سے باغات ہیں - جہاں دو تین گھوڑے بھی گرد کے گردہ لوگ اپنے گرد جمع کر سکتے ہیں +

چند میل کے فاصلہ پر قلعہ ویلانائے ہے۔ جسکو جان سوبیسکی نے بنایا تھا اور جو خود یہاں فوت ہوا تھا۔ منجملہ دیگر عجائبات کے جو اسمیں ہیں۔ ایک عالیشان روزہ بھی ہے۔ جو پوپ نے سوبیسکی کو تحفتاً وائنا کی اسکی بڑی فتح کی یادگار میں دیا تھا۔ وارسا کی آبادی ۱۸۹۱ء میں ۴۶۵۰۰۰ تھی +

علاقہ جات بالٹک

بالٹک بحیرہ ہے۔ اور رقبہ میں بخوبی احاطہ مدراس سے بڑا ہے۔ اسکے کنارے روس سویڈن جرمنی اور ڈنمارک کے ممالک ہیں۔ یہ مقابلتاً سطحی ہے۔ اور اسکا پانی سمندر سے زیادہ سرد اور زیادہ صاف ہے۔ اس میں صرف بحیرہ اٹلانٹک کی نسبت ۱/۴ نمک ہے ایک سال میں دو تین ماہ برف کے باعث اس میں جہاز رانی نہیں ہو سکتی۔ مگر تمام سطح برف سے بالکل منجمد نہیں ہوتی جابجا چٹانوں اور گردابوں۔ اور ساتھ ہی ہوا کے فوری تغیر کے باعث اس میں جہاز رانی خطرناک ہے +

علاقہ جات بالٹک حسب ذیل ہیں:۔ جنوب میں کرلنڈ۔ وسط میں لوانیا لور شمال میں اسطھونیا۔ انکا رقبہ ۰۰۰ء۵ میل مربع میل ہے۔ اور ۱۸۸۲ء میں آبادی ۲۲ لاکھ تھی۔ لبعض اوقات ان کو علاقہ جات جرمن بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ جرمن والوں کیطرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ان کے کارخانہ اور تجارت بھی جرمن والوں کے ہاتھ میں ہے۔ مگر جرمن صرف کُل آبادی کا ۱/۲ حصہ ہیں اور باقی اسطھونین۔ لوونین۔ اور پولز ہیں +

یہ علاقہ پہلے جرمن والوں نے لئے تھے۔ تاتاریوں نے ان کو فتح کر لیا۔ اور روسی فاتحوں کو ہزیمت نہ دے سکتے تھے۔ جرمن والوں نے سائینس۔ علم۔ اور حرفت۔ یوروپ کی اپنی ہاتھ میں رکھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ اسطرح دوسو سال تک یہی جدوجہد رہی۔ یہانتک کہ آخرکار یہ علاقہ جات روس نے فتح کر لئے +

کرلنڈ پہلے خود مختار ریاست تھا اور لوونیا کے ساتھ ٹیوٹانک کے نائٹس

کے قبضہ میں تھا۔ ۱۵۶۱ء میں روسیوں کی مقابلہ میں کمزوری کی وجہ سے پولنڈوالوں کی حکومت انکو تسلیم کرنی پڑی۔ ایک عرصہ تک دو فرقے رہے۔ ایک روسی اور دوسرا پولش ۱۷۹۵ء میں یہ علاقہ جات روس سے ملحق ہو گئے +

کرلنڈ علی العموم ایک ہموار ملک ہے۔ جس میں بہت سی جھیلیں جنگل اور پہاڑیاں ہیں۔ مگر زمین بہت زرخیز ہے۔ مالکان اراضی زیادہ تر جرمن ہیں دہقان لیٹش نسل سے ہیں اور لتھونین سے مشابہ ہیں +

لوونیا کی کرلنڈ کے شمال میں کہتے ہیں کہ ۱۱۵۸ء میں ڈونا کے موہانہ کے کے پاس ایک جرمن کشتی کے غرقاب ہونے سے اہل کشتی جرمن تاجر اس ملک میں پہنچے۔ اور بہت جلد اس قوم کو ایک طرح کا غلام بنا لیا ۱۱۸۶ء میں مارٹ نے ایک خانقاہ بنائی۔ اور ان لوگوں میں عیسائیت کا وعظ کرنے کی اجازت حاصل کی۔ مین ہارٹ لوونیا کا پہلا بشپ تھا۔ البرٹ چوتھے بشپ نے ریگا کی بنیاد رکھی۔ اسنے ایک نائٹ ہڈ کا درجہ بھی قائم کیا۔ جو اس درجہ کو حاصل کرتا وہ برادر آف دی سوڈ "برادر شمشیر" کہلاتا لوگوں کو بپتسمہ دیا جاتا اور ساتھ ہی سرف بنا دئے جاتے۔ ۱۲۳۷ء میں لوونین نے بغاوت کی۔ اور برادران شمشیر کو شکست فاش دی۔ آخر الذکر کو بعد میں ٹیوٹانک نائٹس کی کمک ملگئی۔ مگر مجبوراً انکو استھونیا سویڈن کے۔ لوونیا پولنڈ کے اور باقی اضلاع روس کے حوالہ کرنے پڑے۔ استھونیا اور لوونیا نے آخرکار روسیوں نے سویڈن سے ۱۷۲۱ء میں فتح کر لئے +

لوونیا زیادہ تر نشیب میں ہے ۱/۴ حصہ اسکا جنگلات سے پر ہے۔ جھیلیں اور دلدار زمین بکثرت ہے لیٹش اور استھونین زیادہ تر آبادی میں ہیں۔ صرف ۵ فیصدی جرمن اور ۵ فیصدی روسی ہیں +

کلیسائے لوتھر کے معتقد پراٹسٹنٹ یہاں کے لوگ خاصکر ہیں۔ انکو صلحنامہ کی رو سے پراٹسٹنٹ مذہب کی پابندی۔ جرمنی زبان کے سرکاری طور پر استعمال اور تمام قدیمی میونسپل حقوق تفویض ہوئے تھے۔ باوجود ان شرائط کے حد درجہ کی کوشش اس علاقہ کو روسی بنانے کی کیگئی ہے +

اب ہم دو بڑے شہروں کا حال بیان کرتے ہیں +

ریگا - یہ تیسرا روسی بندرگاہ ہے - اور ڈونا کے موہانہ کے قریب سینٹ پیٹرسبرگ سے ۳۵۰ میل کے فاصلہ پر شمال مغرب کو واقع ہے - پرانے شہر کے کوچے تنگ اور مکان خراب ہیں - مضافات میں فراخ سڑکیں اور خوبصورت عمارات ہیں - نصف کے قریب لوگ جرمن ہیں ۱/۴ روسی ۱/۴ لٹ - ہر سال تین چار ماہ تک برف کے باعث بندرگاہ بند رہتا ہے - اس میں ہر سال بکثرت جہاز آتے ہیں - ۱۸۸۶ء میں آبادی ۱۹۶۰۰۰ تھی +

خلیج ریگا بالٹک میں دور تک خشکی میں چلی گئی ہے - ریت کے کنارے سے بعض مقامات پر جہازرانی خوفناک ہو جاتی ہے +

ڈارپٹ - لونیا کے شمال مشرق میں ہے - یہ اپنی یونیورسٹی کے واسطے مشہور ہے جس کی ۱۶۳۲ء میں گستاوس اڈولفس نے بنیاد رکھی تھی اور پھر الگزنڈر اول نے دوبارہ اسے ۱۸۰۲ء میں قائم کیا تھا - ۱۸۹۵ء سے یہ بخوبی روسی بن گیا ہے اس میں ۵۰ سے زائد پروفیسر ہیں - اور ۲۰۰۰ ہزار کے قریب طلبہ ہیں ڈارپٹ ایک مرکز جس سے جرمنی تربیت کا شیوع ہوتا ہے +

استھونیا - علاقہ جات بالٹک میں سب سے زیادہ شمالی لونیا اور خلیج فنلنڈ کے درمیان واقع ہے - بہت سے سطح اس کی گھاس جنگلوں - اور چھوٹی چھوٹی جھیلوں سے پر ہے - زراعت لوگوں کا خاص پیشہ ہے - زیادہ تر استھن آتے ہیں - جو فنش نسل سے ہیں اور تورانی ہیں آریا نہیں - باوجود اس کے کہ یہ چھ صدیوں تک اپنے جرمن آقاؤں کے غلام رہے - انہوں نے نہایت ہی مستعدی سے اپنی زبان اور رسومات بحال کر لی ہیں - جو بعض حالات میں متوسط ایشیا کی رسومات سے ملتی جلتی ہیں - والدہ عورتیں شادیوں کا بندوبست کرتی ہیں - جو دولہن کے گھر جاتی ہیں اور اس کے والد سے استعارۃً اور تشبیہاً میں اس بارے میں گفتگو کرتی ہیں - یہ اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ زار کی طرف سے آئی ہیں جس کو ایک خوبصورت لیلی کی تلاش ہے - اگر والد شادی کر دینے پر رضامند ہے تو یہ ان قاصدوں کو اپنے مکان میں لیلی ڈھونڈنے

کے واسطے بلاتا ہے - اور اُن کی کامیابی کا جام نوش کرتا ہے - لڑکی دریافت کیجاتی ہے - اور جب یہہ جام کامیابی نوش کرلیتی ہے تو نوشہ کو اس سے ملنے کی اجازت دیجاتی ہے شادی کے دن دولہا اور دولہن علیحدہ علیحدہ جلوس میں اپنے اپنے گھروں سے گرجا جاتے ہیں اور راستہ میں کہیں کوئی جھیل - یا کنواں یا شاہ بلوط کا درخت آجاتا ہے تو کھڑے ہوکر نیک ارواحوں کی تمنا کرلیتے ہیں - نکاح کے بعد دولہن کے باپ کے یہاں تمام دن ضیافتوں اور کھیل کود میں صرف کیا جاتا ہے - بیچ بیچ گیت گائے جاتے ہیں - اور پھر دولہن کو اچھی طرح برقعہ پہنا کر اسکی ماں اسکے بالوں میں شانہ کرکے اور سر پر ٹوپی رکھکر دولہا کے گھر لیجاتی ہے صبح کو یہہ گھر میں پھرائی جاتی ہے اور اپنی نوکتخدائی کی زندگی آتشدان صاف کرکے بسر کرنی شروع کرتی ہے ٭

مرد اور عورت دونوں اپنے ہاتھ سے بنے ہوئے سیاہ یا سیاہی مائل بھوری نیلی اونی کپڑے پہنتے ہیں ٭

پیٹر اعظم نے استھونیا سنہ ۱۷۱۰ء میں سویڈن والوں سے فتح کیا اور سنہ ۱۷۲۱ء میں اسکو سلطنت سے ملحق کرلیا ٭

ریول - استھونیا کا دارالخلافہ ایک چھوٹی سی خلیج پر خلیج فنلنڈ کے جنوب کی جانب واقع ہے - والڈیمر دوم شاہ ڈنمارک نے سنہ ۱۲۱۹ء میں اسکی بنیاد رکھی تھی - اسکے بعد یہہ بہت بارونق شہر بنگیا - یہہ سینٹ پیٹرسبرگ سے بذریعہ ریل ملحق ہے اور تجارت اس میں خاصی ہوتی ہے ٭

فنلنڈ

فنلنڈ کے جنوب میں خلیج فنلنڈ اور مغرب میں خلیج باتھنیا ہے اور یہہ دونوں بحیرہ بالٹک کے دو اطراف ہیں - یہہ مدراس احاطہ کے برابر ہے - اسکا رقبہ ۱۴۰۰۰۰ مربع میل ہے - مگر آبادی صرف بیس لاکھ ہے ٭

لفظ فِن" کے معنی ہیں دلدل یا تر زمین - فنلنڈ والے خود کو "باشندگان سُمدالندمین" کہتے ہیں اور اپنے ملک کو "سرزمین جھیل اور زمی" کہتے ہیں - بعض اوقات

"سرزمین ہزار جھیل" کہتے ہیں +
فنلنڈ فراز ی پر ہے اور سطح بحر سے کوئی ۴۰۰ فٹ بلند ہے - زمین ایک صدی میں کوئی ۳ فٹ تک بلند ہو جاتی ہے ساحل جا بجا ترتیب اونچا نیچا ہے اور اسمیں خلیجیں اور چٹانیں ہیں - اندرونی حصہ میں بے شمار متواتر جھیلیں اور دریا ہیں جھیل سیما میں ۱۲۰ بڑی جھیلیں ہیں - اور ہزاروں چھوٹی - سب ملی ہوئی ہیں اور رواں ہیں - ان میں کف پیدا ہوتا ہے - اور جھیل لڈوگا میں جا گرتی ہیں - سیما بھی خلیج فنلنڈ سے ایک نہر کے ذریعہ ملحق ہے +

سردی بہت سخت پڑتی ہے تو جنوب میں بھی ۶ ماہ تک رہتی ہے - مگر شمالی روس کی بہ نسبت سمندر کے باعث یہ کم شدید ہوتی ہے - شمال میں گرما میں ایک دن میں صرف دو تین گھنٹے کے واسطے سورج افق سے نیچے جاتا ہے - ایک مقام سے آفتاب آدھی رات کو بھی نظر آ سکتا ہے - چنانچہ اسطرح کچھ عرصہ تک متواتر دن رہتا ہے - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسا پران میں لکھا ہے کوئی کوہ میرو ہے وہ بالکل جھوٹ ہے موسم گرما میں گیہوں ۶ ہفتے میں بویا بھی جاتا ہے - پک بھی جاتا ہے - اور کاٹ بھی لیا جاتا ہے - نصف سے زیادہ زمین جنگلوں سے پر ہے - رائی خاص غلہ پیدا ہوتا ہے اور اس سے دوم درجہ پر جو اور مٹر ہے انتہائے جنوب میں ہی صرف گیہوں پیدا ہو سکتا ہے - رائی کے بعد آلو یہاں کے خاص باشندوں کی غذا ہے - سبزہ زار اچھے ہیں - اور بخوبی ان سے گھوڑوں - مویشیوں اور بھیڑوں کی پرورش ہو سکتی ہے - دریاؤں جھیلوں اور سمندروں میں مچھلیاں بھری ہوئی ہیں - جن سے بہت آدمیوں کو کام ملتا ہے اور آمدنی ہو جاتی ہے - مچھلیاں سب سے بڑی خوراک کا کام دیتی ہیں - بہت سی مچھلیاں نمک لگا کر یا دھواں دیکر سرما کے استعمال کے واسطے رکھی جاتی ہیں +

اہل فنلنڈ کی زبان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ روسیوں کی طرح آریا نہیں ہیں بلکہ تورانی نسل سے جنوبی ہندوستان کی اقوام کی طرح ہیں - ان کی زبان میں تم کی گردان نہیں - اور تعداد - صفت وغیرہ کے اظہار کے واسطے ایک ہی لفظ استعمال ہوتا ہے - حروف عطف ان الفاظ کے بعد میں رکھے جاتے ہیں جیسے

واسطے یہہ مستعمل ہوتے ہیں۔ فعل کا حرف سوال اور ماضی ہی ہوتا ہے۔ صیغہ مستقبل کے واسطے ایک اور لفظ لگانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جب یہہ اہل سویڈن کے ماتحت تھے۔ تو سویڈ۔ علمی زبان تھی مگر بتدریج فنش زبان عدالتوں اور قانونی کارروائیوں میں مستعمل ہونے لگی اور اب یہہ قریباً حکمران زبان ہے *

(باشندگان فنلنڈ)

فنلنڈ کے دہقان میانہ قد عموماً ہوتے ہیں۔ ان کے چہرے چپٹے۔ ٹھوڑی آگے نکلی ہوئی۔ اور رنگ زردی مائل۔ آنکھیں چھوٹی بھوری۔ اور بال سرخی مائل۔ ڈاڑھی بہت ہی تھوڑی اور عموماً گھنی ہوتی ہے۔ ان کا لباس ایک بھوری جاکٹ جس میں پیتل کے بٹن لگے ہوتے ہیں۔ یا ایک اونی لمبا کوٹ ہوتا ہے جو ریشمی پٹی کے ساتھ کمر سے مضبوط کسا ہوتا ہے عورتوں کا لباس خاصکر دہاتی بٹنوں کی زیادہ تعداد چھلوں وغیرہ کے باعث مشہور ہے جس سے وے اسے سجاتی ہیں۔ ایک چمڑے کا تسمہ جس میں زرد بٹن لگے ہوتے ہیں اکثر سر کے گرد پہنتی ہیں۔ ان کی قمیص میں یا تو چمکدار گوٹ لگی ہوتی ہے یا یہہ سرخ ہوتی ہیں۔ تمام ملک میں سرخ رنگ رائج ہے۔ تمباکو بہت کثرت سے پی جاتی [illegible] ایک [illegible] کے منہ میں برابر ہمیشہ ایک

سیاہ یا نیپ رہتا ہے ٭

مکھن۔ دودھ۔ آلو۔ رائی۔ نمک لگی ہوئی مچھلی معمولی غذا کی چیزیں ہیں۔ چند مرتبہ سال میں ایک قسم کے سخت بسکٹ بھی بنائے جاتے ہیں۔ ہر ایک بسکٹ میں ایک سوراخ کیا جاتا ہے اور کمرہ کی چھت سے ایک سی میں تمام ذخیرہ بسکٹوں کا لٹکتا رہتا ہے ٭

ہر ایک دہقان خواہ کیسا ہی غریب سے غریب ہو۔ پڑھ لکھ سکتا ہے فنلنڈ میں شاذ و نادر ہی کوئی شرابی یا فقیر نظر آتا ہے۔ لوگ بڑے نیک چلن۔ محنتی اور دیندار ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ خود رائے اور ہندؤں کیطرح بڑے مقدمہ باز ہوتے ہیں۔ عموماً یہ سست رو ہوتے ہیں۔ انھیں ایک ضرب المثل ہے: "جب پتسو پکڑو تو جلدی کرو"

سنہ ۱۸۰۹ء میں فنلنڈ جو پہلے سوئیڈن کے ماتحت تھا روس سے ملحق ہو گیا باشندوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ انکی قوانین مذہب اور رسومات ایمانداریسے بحال رکھی جائینگی۔ اب ہم دو بڑے شہروں کا حال بیان کرتے ہیں ٭

ہلسنگ فورس:۔ فنلنڈ کا دارالخلافہ خلیج فنلنڈ پر ایول کے قریباً مقابل ایک محفوظ بندرگاہ ہے۔ بندرگاہ کا راستہ اچھی طرح سے محفوظ ہے۔ یہ شہر خوبصورت ہے۔ سڑکیں فراخ ہیں اور ایک دوسرے کو زاویہ قائمہ پر قطع کرتی ہیں۔ اور کئی ایک چوراہے بھی ہیں۔ الو میں سنہ ۱۶۴۰ء میں یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی مگر پھر یہ ہلسنگ فورس کو سنہ ۱۸۲۸ء میں منتقل ہو گئی۔ اس میں کوئی ایک ہزار طلبا ہیں۔ ہلسنگ فورس ایک بڑی دلپسند نہانے کی جگہ ہے اور بہت سے لوگ یہاں گرما میں سینٹ پیٹرسبرگ سے آتے ہیں۔ موجودہ حالت میں شہر کی سنہ ۱۶۳۹ء میں بنیاد رکھی گئی تھی۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں یہ فنلنڈ کا دارالخلافہ بنایا گیا سنہ ۱۸۹۰ء میں آبادی ۶۵۰۰۰ ہزار تھی ٭

الو۔ پرانا دارالخلافہ۔ ہلسنگ فورس سے خلیج بوتھنیا کے قریب ۱۷۰ میل کے فاصلہ پر آباد ہے سنہ ۱۸۲۷ء میں اسکا بہت سا حصہ آتشزدگی سے تباہ ہو گیا تھا کی وجہ سے یونیورسٹی ہلسنگ فورس کو منتقل کر دی گئی ٭

شمالی روس

شمالی روس کے شمال میں بحر منجمد ہے - ایک بڑی خلیج نکلکر دُگنی وسعت کی زمین میں دور تک چلی گئی ہے جسکو بحر ابیض کہتے ہیں - کیونکہ یہہ سال کا زیادہ تر حصہ برف سے سفید رہتا ہے ٭ ایک بہت ہی تنگ بحر ہے جنوب میں ہی صرف تھوڑے سے مقامات پر غلہ کی کاشت ہوسکتی ہے - شمال کیطرف چلو تو درخت قد میں چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں - اور انکی بجائے چھوٹے چھوٹے جنگل نظر آتے ہیں اور آخرکار یہہ بھی غائب ہوجاتے ہیں - اسکے بعد بڑے بڑے قطعات آتے ہیں جو کائی گھاس اور چھوٹے چھوٹے پودوں سے پُر ہوتے ہیں - ساحل بحر کے کنارے ٹنڈراس ہوتے ہیں - یعنی خفیف سے اونچے نیچے میدان جنمیں جھیلیں - نمدار زمین اور ایسے قطعے ہوتے ہیں جنپر رین ڈیر کائی جمی ہوتی ہے - سرما میں ٹنڈراس منجمد ہوجاتے ہیں - اور برف سے چھپ جاتے ہیں - گرما میں گھوڑے انپر سے نہیں گذر سکتے - مگر رینڈیر گزر سکتا ہے +

علاقہ آرکیخل میں جو رقبہ اس عاطے سے دُگنا ہے کل ۱/۲ ۳ لاکھ آدمی بستے ہیں - شمال مشرق کیطرف ایک دریا ہے جو ۹۰۰ میل لمبا ہے - اور پیورا کہلاتا ہے اسکے کنارے پر شروع سے لیکر آخر تک ایک گانوں بھی نظر نہیں آتا +

بحرہ ابیض کے کنارے جو اقوام آباد تھیں انکو نووگورڈ اعظم نے بارھویں صدی میں عیسائی کیا تھا - دوسری صدی میں آرچ بشپ نووگورڈ نے ایک خانقاہ بحرہ ابیض کے کنارے قائم کی - اور سینٹ سکائیل دی آرکینجل کے نام پر اسکو وقف کیا - ۱۴۹۹ء میں ایوان اعظم نے جسنے نووگورڈ کو فتح کیا تھا اسکی آبادیوں پر قبضہ کیا - اور شمالی روس میں اور وقف کیئے +

سولھویں صدی میں ایک جماعت تاجروں کی لنڈن میں نامعلوم جزیرہ دریافت کرنے کیواسطے قائم ہوئی اسکی یہہ بھی غرض تھی کہ چین اور ہندوستان کو شمالی بحری راستہ دریافت ہو - تین جہاز تیار ہوئے ایک جہاز نے رچرڈ چینسلر کے زیر کمان ۱۵۵۳ء میں بحرہ ابیض میں لنگر ڈالا - یہاں اسکو معلوم ہوا کہ یہہ روس میں پہنچ گیا ہے

ایڈورڈ ششم شاہ انگلستان نے خط لکھا اور درخواست کی کہ سوداگروں کے ساتھ مہربانی
سے سلوک کیا جائے۔ چنانچہ اسکے دو ہمراہیوں کو ماسکو جانے کی اجازت مل گئی
جہاں ایوان خوفناک اسکے نہایت مہربانی سے پیش آیا۔ ایک عہدنامہ تجارت کا
ہوا اور روسی قافلہ انگلستان کو بھیجا گیا۔ ایوان نے ملکہ الزبتھ کے ساتھ شادی بھی
کرنی چاہی۔ اور اس سے درخواست کی کہ ماہران فن جہاز سازی کو روس
میں آنے کی اجازت دے۔ اسطرح انگلستان اور روس میں تجارت قائم ہو گئی
جو اسوقت تک جاری ہے ۔

آرکینجل بحرہ ابیض کے جنوب میں جہاں یہ ڈوینا سے ملتا ہے وہاں سے
۳۰ میل اوپر کیطرف واقع ہے۔ یہی زمانہ سابق میں صرف ایک روسی بندرگاہ تھا۔ ۱۶۹۳ء
میں پیٹر اعظم آرکینجل کو گیا۔ جب اسنے پہلے دفعہ سمندر دیکھا تو بہت خوش ہوا۔ جہازرانوں
ملاحوں کو نوکر رکھا اور ایک چھوٹی کشتی خرید کر۔ بحیرہ سفید کے اندر سیر کو گیا
آرکینجل میں پیٹر اعظم نے تمام مرحلے ملاح کی زندگی کے بسر کئے۔ اس نے بطور جہازی کے معمولی
سے کام کیا۔ تختۂ جہاز کو صاف کیا۔ مستولوں پر چڑھا۔ بادبان کھولے۔ اور جہاز رانی
کو چلایا۔ سینٹ پیٹرسبرگ کو ترقی دینے کیواسطے پیٹر نے آرکینجل میں محصول چنگی
کم زیادہ کر دیا۔ جس سے اسکی تجارت کو بہت صدمہ پہنچا۔ کیتھرائن نے دوبارہ
۱۷۶۲ء میں اس قاعدہ کو منسوخ کر دیا۔ اور آرکینجل کی رونق زیادہ ہو گئی ۔
مکانات زیادہ تر چوبی بنے ہوئے ہیں۔ شہر کئی مرتبہ آتشزدگی سے تباہ
ہو چکا ہے۔ اشیاء برآمد خصوصاً مچھلیاں۔ لکڑی۔ اون۔ تار۔ وغیرہ ہیں۔ آبادی
.... ہزار ہے ۔

آرکینجل روس کے ایک سب سے بڑے مقدس مقام سالووٹسک کی خانقاہ
کا بحری دروازہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ خانقاہ شمال مغرب کو ایک جزیرہ بحیرۂ سفید
میں واقع ہے۔ ایک احاطہ میں جسکو راہب پلاتے ہیں۔ قریباً ۱۰۰۰۰ زائر
ہر سال یہاں جاتے ہیں ۔

خانقاہ کی ۱۴۲۹ء میں بنیاد رکھی گئی تھی۔ کوئی ایک صدی بعد گرجا دوبارہ
پتھر کے تعمیر ہوئے تھے اور ۱۸۵۴ء اور ۱۸۵۵ء کے دوران میں راہبوں نے بحیر

پتھر کی فصیل سے محصور کر لیا جس میں ۳۰ فٹ اونچے اور ۲۰ فٹ چوڑے مینار تھے۔ خود کو محفوظ سمجھکر اُنہوں نے نکن کی ترمیم شدہ کتاب سے عبادت کرانے سے انکار کیا۔ اونہوں نے بغاوت کی اور ۹ سال تک برابر محصور رہے آخر کار دغا سے لاچار ہو کر بہت سے راہب تہ تیغ کئے گئے۔ اور باقی جلاوطن کر دئے گئے ٭

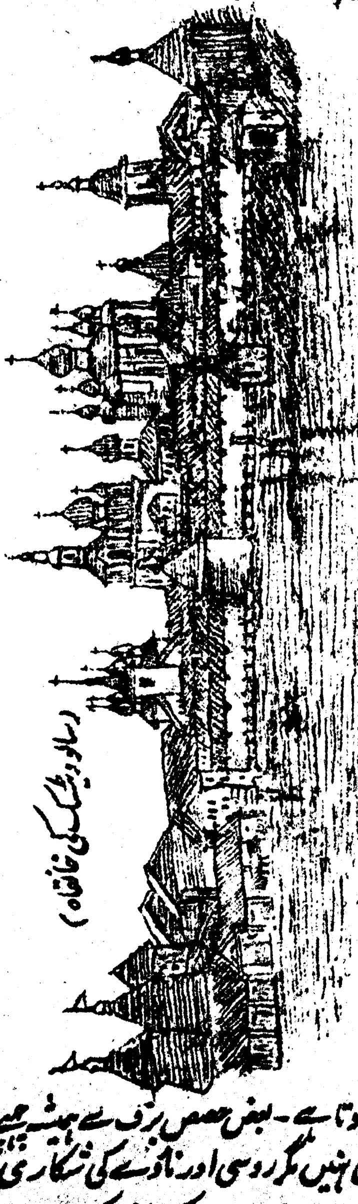

(سولووٹسکی کی خانقاہ)

خانقاہ میں بہت سا خزانہ از قسم سونا۔ چاندی اور جواہرات رکھا ہوا ہے۔ جو زار اور اور امرا نے نذر چڑھایا ہے۔ ۱۵ء میں ایوان خوفناک نے پادریانہ لباس جنمیں غیر معمولی مقدار کے موتی جڑے تھے نذر دئے سلوِٹسک ابتک یعنے نکولس کے عہد تک ملکی قید خانہ کے طور پر مستعمل ہوتا تھا ٭

نووازیمبلا۔ درزمین نوم شمال مشرق کیطرف بحر شمال میں ایک بڑا جزیرہ ہے یہ شمال سے جنوب تک ۶۰۰ میل لمبا ہے اور بحساب اوسط ۶۰ میل چوڑا ہے۔ قریباً درمیان سے یہ ایک پیچدار راستہ سے قطع ہوتا ہے۔ بعض حصص برف سے ہمیشہ چھپے رہتے ہیں۔ گو یہاں مستقل طور پر آبادی نہیں مگر روسی اور ناروے کی شکاری اور ملاح سمندری لومڑیوں کے پکڑنے نیز دریائی مچھلیوں کے لینے کے واسطے

اسکے ساحل پر اکثر آتے ہیں۔ نووگوروڈ کے شکاریوں کو یہ ٹاپو بہت عرصہ سے معلوم ہوا تھا +

بحر شمال میں اور بھی چھوٹے جزیرے ہیں +

کوہستان یورال

قبل اسکے کہ ایشیائی روس کا حال بیان کیا جائے سلسلہ یورال کا حال بیان کرنا مناسب ہے جو اسکی مغربی سرحد کا ایک حصہ ہے۔ اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ ایک تاتاری لفظ سے مشتق ہے جسکے معنے پیٹی کے ہیں۔ یہ سلسلہ بحر شمال سے اورنبرگ تک یعنے کوئی ۱۲۵۰ میل کے فاصلہ تک چلا گیا ہے۔ لیکن اگر نیوازمیلا بھی اس میں شامل سمجھا جائے تو اسکی درازی بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔ عرض میں اسکی بہت اختلاف ہے۔ سب سے زیادہ چوڑائی اسکی ۱۱۶ میل ہے۔ بلند ترین چوٹی اسکی ۵۲۹۷ فٹ سطح بحر سے بلند ہے +

(کوہستان یورال)

مغربی جانب سلسلہ آہستہ آہستہ بلند ہوتا جاتا ہے اور جنگل اور گھاس سے پُر ہے مشرق کیطرف ڈھلوان ایک دم سے شروع ہوتا ہے۔ جنوب کیطرف سلسلہ کئی ایک متوازی شاخوں میں منقسم ہے +

کوہستان یورال اپنے معدنی زرخیزی کے واسطے مشہور ہے۔ سب سے زیادہ قیمتی مقناطیسی لوہے کا میل ہے۔ جس سے روس میں بہت لوہا نکالا جاتا ہے۔ سونا بھی کسیقدر دستیاب ہوتا ہے۔ پلٹینم بہت ملتا ہے یہ دھات سونے سے بھاری ہوتی ہے۔ اور اسکا پگھلانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اسکے گول ذرے

ملتے ہیں یہاں تانبے کی کانیں بھی ہیں - ایک تانبے کا میل جسکو ملا چائٹ کہتے ہیں سبز رنگ کا ہوتا ہے - اسکے ڈھیر کے ڈھیر یہاں ملتے ہیں - اور اسکی بہت خوبصورت میزیں - ستون وغیرہ بنائے جاتے ہیں - زمانہ قدیم میں بچوں کو جادو سے بچانے کے واسطے بطور تعویذ کے مستعمل ہوتا تھا - زمرد - ہیرے - اور قیمتی پتھر بھی یورال میں ملتے ہیں +

اکاطرنبرگ - یورال کے شرقی ڈھلوان پر محکمہ معدنیات کا اعلیٰ مقام ہے ۱۷۲۳ء میں پیٹر اعظم نے اسکی بنیاد رکھی تھی - اور اب اس میں ۴۰۰۰۰ باشندے ہیں - سڑکوں پر فرش نہیں ہے - بلکہ پیدل مسافروں کیواسطے اونچی چوبی پٹڑیاں بنی ہوئی ہیں +

سب سے بڑے درے کی چوٹی پر سلسلہ یورال میں ایک لاٹ کھڑی ہے - جو یرمک کاسک کے ۱۵۸۳ء میں سائبیریا فتح کرنے کی یادگار میں بنی ہے - اسکے ایک طرف لفظ یوروپ اور دوسرے طرف ایشیا خوب جلی حروف میں لکھا ہے +

ایشیائی روس

ایشیائی روس کا رقبہ قریباً ۶½ ملین مربع میل ہے مگر آبادی صرف ۱۸ ملین ہے - بڑی بڑی تقسیمیں سائبیریا روسی ترکستان وسط ایشیا میں اور ٹرینس کاکیشیا کوہ قاف کے جنوب میں ہیں آخر الذکر کا حال بیان ہو چکا ہے اور اب ہم باقی دو اول الذکر کا حال لکھتے ہیں +

سائبیریا

تمام شمالی ایشیا تک سائبیریا چلا گیا ہے - کوہستان یورال اسکی مغربی حد ہے اور کوہستان التائی اسکی جنوبی سرحد کا کچھ حصہ مگر جنوبی سرحد قائم نہیں ہے - کیونکہ روسی سلطنت چین - ترکستان - افغانستان - اور ایران کو غصب کرنے

چلے جاتے ہیں۔ سب سے انتہائی شمالی مقام راس سویروپاچلیسکن ہے اور انتہائی
شرقی مقام راس شمالی ہے۔ رقبہ قریباً ۵ ملین مربع میل ہے۔ اور یہ تمام
یوروپ کے ۱/۲ کے قریب ہے۔ مگر آبادی کل ۵ ملین ہے۔ لہذا ایک مربع میل
زمین ایک آدمی کیواسطے۔ حالانکہ ہندوستان میں ہم ۱۹ آدمیوں کے پیچھے ایک
مربع میل ہے۔ یہ نام سیبیر سے مشتق ہے۔ جو اب ٹش پر ہے اور پہلے ایک تاتاری
خان کا دارالخلافہ تھا +

وضع قطع :- سائبریا خاصکر ایک بڑا سطح میدان ہے۔ جو بحر شمالی سے کوہستان
الطائی تک بتدریج بلند ہوتا چلا گیا ہے۔ اور اسمیں اوبے ینیسی۔ اور لینا
دریا بہتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں سب سے بڑے اور سب سے سست رو دریا
ہیں۔ جنوب مغرب میں ریگستانی میدان ہیں۔ اور جنوب مشرقی قطعات پہاڑی
ہیں۔ بائیلوکہا (کوہ سفید) جو سلسلہ الطائی کی ایک چوٹی ہے ... انفٹ
بلند ہے سلسلہ الطائی کا ایک اس مشرقی انتہا سے ایشیا سے تک چلا
گیا ہے +

بحیرہ ارال جنوب و مغرب میں لنکا کے برابر ہے۔ اس میں سے کوئی
دریا نہیں نکلتا۔ اور اس واسطے اسکا پانی شور ہے۔ یہ عموماً سطحی ہے۔ اور
اس میں بے شمار جزیرہ بنے ہوئے ہیں۔ اور مشرق میں یہ صرف ایک
ہموار قطع ہے۔ زمانہ تواریخ کے اندر دو دفعہ یہ خشک ہوکر زمین رہ گیا ہے
اب اس میں سائر دریا شمال مغرب سے اور اموردریا جنوب مشرق سے
آکر گرتے ہیں مختلف اوقات میں یہ دریا بحیرہ اسود میں بھی گرنے لگتے ہیں +

بلکاش :- ایک ہلال صورت جھیل مشرق سائبیریا میں ہے اور تمام ایشیا
میں سب سے بڑی شیریں پانی کی جھیل ہے۔ یہ ۳۲۰ میل لمبی اور ۹ سے لیکر
۴۰ میل تک چوڑی ہے۔ بعض مقامات پر یہ بہت عمیق ہے۔ پانی بہت
ہی صاف ہے اس میں مچھلیاں بکثرت ہیں۔ اسکے کنارے پر بہت سے
گرم پانی کے چشمے ہیں۔ اور زلزلہ اکثر آیا کرتے ہیں سال کا کچھ حصہ منجمد رہتی
ہے مگر مال و اسباب برابر برف کے اوپر سے لیجایا جاتا ہے سنہ ۱۸۴۰ع سے

دغانی انگوبٹ جھیل میں ڈالے گئے ہیں۔ اسکے نام کے معنے ہیں زرخیز جھیل یہ
مقدس سمجھی جاتی ہے اور بحر متبرک کہلاتی ہے۔ اس سے دریائے ینیسی کا ایک
معاون نکلتا ہے اور اسکے ارد گرد پہاڑ ہیں۔ جو بعض بعض مقامات پر ۷۰۰۰
فٹ بلند ہیں +

آب وہوا:۔ سائبیریا دنیا بھر میں سرد ترین ممالک سے ہے۔ اسکا شمالی
حصہ منطقہ باردہ میں واقع ہے بحر شمال سے سینہ توڑ ہوا کے جھونکے چلتے ہیں
اور زمین سال میں زیادہ تر برف سے ڈھنپی رہتی ہے۔ جون میں سائبیریا کی
سردی کم ہونے لگتی ہے۔ برف کم ہو جاتی ہے اور میدانوں میں خودرو پھول
لہلہانے لگتے ہیں۔ پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ آتے ہیں۔ مگر ان کیساتھ
مچھروں کے غول بھی آتے ہیں جو انسان اور حیوانوں دونوں کو سخت تکلیف دیتے
ہیں۔ اگست کے قریب رات کو کہر پڑنے لگتی ہے۔ اور چند ہفتہ میں سائبیریا
کا تھوڑا سا موسم گرما ختم ہو جاتا ہے۔ جنوب میں بہ نسبت شمال کے آب وہوا
کسیقدر اچھی ہے +

معدنیات:۔ بنجر میدان شمال میں جنکو ٹنڈراس کہتے ہیں۔ سال میں
۹ ماہ تک منجمد رہتے ہیں۔ وسط میں میدان ہیں۔ جنمیں بعض میں گھاس پیدا
ہوتی ہے۔ اور بعض شوریلی زمینیں ہیں۔ جنوب میں وسیع جنگل ہیں جنوب کے
بعض حصص میں گیہوں کی کاشت ہوتی ہے۔ جہاں گیہوں پیدا نہیں ہوتا۔
جو پیدا ہوتا ہے اور جہاں جو پیدا نہیں ہوتا وہاں رائی پیدا ہوتی ہے +

حیوانات:۔ سائبیریا میں بکثرت وحشی حیوان ہیں جو اپنی اون کے واسطے
مشہور ہیں۔ سیبل ایک چھوٹا سا حیوان ہوتا ہے۔ مگر اسکی پشم قریباً ۱۰۰ روپیہ
کی قیمت کی ہوتی ہے۔ اور اگر عمدہ ہو تو تگنی رقم اس سے وصول ہوتی ہے۔
اون کو نقصان نہ پہنچانے کی غرض سے یہ جال میں پھانسا جاتا ہے یا بھٹے تک
اسکا پیچھا کیا جاتا ہے جسکے منہ پر ایک جال پھیلا دیا جاتا ہے۔ یہ خرگوشوں
اور چھوٹے جانوروں کا شکار کرتا ہے۔ یہ پرندے بھی درختوں کی شاخوں میں پکڑ
لیتا ہے ریچھ اور بھیڑیے خاص شکاری حیوان ہیں۔ کتے اور رینڈیر سب سے بڑھ کر

کارآمد حیوان ہیں۔ دریاؤں میں مچھلیاں بھری رہتی ہیں +
یتمہ ایک بڑی قسم کا ہاتھی جسکے بال بڑے لمبے لمبے ہوتے تھے پہلے سائبریا میں ملا تھا۔ اسکی ہڈیاں بکثرت ملتی ہیں اور ہاتھی دانت کیطرح استعمال ہوتی ہیں

تاریخ

زمانہ سابق میں سیلیو۔ خصوصاً نووگوروڈ کے لوگ کوہستان یورال کے ایشیائی جانب جو اقوام رہتی تہیں اینسے سوداگری کیا کرتے تھے یہہ بھی معلوم ہوکہ بعض سوداگر اوبلے کی معاونوں کے پار اون تلاش کرنے اُتر آتے تھے بڑی منڈی اسکر اِرٹش پر تھی جو موجودہ محل وقوع ٹوبالسک سے کیقدر اوپر واقع ہے۔ اسکر ایک تاتاری سلطنت کا دارالخلافہ تھا۔ اور پرانے عربی سوداگروں کو معلوم تھا۔ اور متمول رُوسی تاجروں کے ایک خاندان سٹراگوناف نامی نے یورال کے مشرق کے تاتاریوں کے ساتھ تبادلہ کی سوداگری کی بنیاد ڈالی اہنوں نے زار ایوان سے کا ملک کے ویران جنگلوں کے استعمال کی اجازت طلب کرلی۔ تجارتی حقوق حاصل کرلئے اور سائبیریا کے چوروں کے مقابلہ کیواسطے قلعے بنانے کی اجازت لے لی اور اپنے خرچ سے فوجیں رکھنے لگے۔ ڈان کے کاسکس کے ایک چوروں کے سردار سمی یرمک نے جسکو لوٹ مار کے عوض موت کی سزا ملی تھی۔ مگر بعد میں جسے زار نے معاف کردیا تھا۔ سٹراگوناف کی نوکری کرلی۔ ۱۵۸۱ء میں اسنے ۸۵۰ آدمی لیکر یورال کو عبور کیا۔ اپنے بندوق بازی سے اقوام کو مغلوب کردیا۔ اور ان پر چند فتوحات حاصل کیں۔ اسنے اسکر کو فتح کرلیا۔ مگر نصف جمعیت اسکی اس میں کام آئی۔ اور بخارا کے ساتھ ذریعہ اتحاد پیدا کیا۔ ۱۵۸۴ء میں ایک روز اسکے دشمن اسپر اچانک آپڑے اور یہہ اِرٹش میں تیرنے کی کوشش کرتے ہی ایک سینہ بند کے بوجھ سے جو اسے زار نے دیا تھا ڈوب گیا۔ اسکی فوجوں نے مجبور ہوکر اس فتح سے دست کشی کی جو ایک عرصہ بعد روسی افواج کو حاصل ہوئی۔ یرمک کو لوگوں نے ایک شجاع سمجھا اور کلیسا کی طرف سے ایک ولی تسلیم کیا جاتا ہے کہتے ہیں کہ اسکے قبر پر کرامات ظاہر ہوئی ہیں۔ اور اسکے دلاورانہ کام گیتوں میں بطور

یادگار رکھے گئے جاتے ہیں۔ روسیوں نے اسکا سیبیری نام رکھا اور اسکو اپنی ریاست کا دار الخلافہ بنایا۔ چونکہ یہہ ایک سیلاب کے باعث بہ گیا۔ ٹوبالسک وہ مرکز قرار پایا جہاں سے روسی عملداری زیادہ ہوئی +

سنہ ۱۶۰۴ء میں شہر ٹومسک کی بنیاد رکھی گئی چھوٹے چھوٹے گروہ جھیل بیکال کیطرف بڑھے۔ اور یہاں سے دریاء لینا کیطرف گئے۔ اور ہر جگہ قلعہ تعمیر کرتے گئے اور وحشی اقوام کو فتح کرتے گئے سنہ ۱۶۳۹ء میں یہہ بحر اوکھاٹسک تک پہنچ گئے تھے +

۱۷ ویں صدی کے وسط کے قریب روسی اون قطعات کو فتح کر رہے تھے۔ جو امور کے کنارہ واقع ہیں اور دریا کے کنارہ ایک سلسلہ قلعوں کا تعمیر کر رہے تھے اس سے اہل چین کو حسد پیدا ہوا۔ سنہ ۱۶۸۰ء میں اس سبب سے دونوں قوموں میں جنگ شروع ہوئی اور اہل چین نے امور کے تمام قلعہ نیست و نابود کر دئے۔ اور ایک معقول تعداد قیدیوں کی لیکر یہہ اپنے ملک کو چلے گئے۔ سنہ ۱۶۸۹ء میں نرچنسک میں صلحنامہ ہوگیا روسیوں نے منظور کر لیا کہ امور کی بستیاں خالی کر دینگے۔ مگر ان دونوں ممالک میں تجارت کا سلسلہ قائم ہوگیا۔ سنہ ۱۷۲۷

مین روسیوں کی بداطواری سے شاہ چین نے تمام روسیوں کو اپنی عملداری سے نکالدیا اور تجارت کی ممانعت کردی کیختا کے عہدنامہ سے جو ۱۷۲۷ء میں ہوا روسی اور چینی تجارت کی دو شہروں میں اجازت دیگئی جن میں سے کیختہ بڑا تھا ✦

باوجود عہدنامہ کے بحیرہ پیسفک (بحر الکاہل) میں کسی بندرگاہ کے ہونے کی خواہش سے روسیوں نے تجارتی کوٹھیاں امور کے موہانہ پر کھولیں۔ جنگ کریمیا میں امور کے شمال کنارہ پر قبضہ ہوگیا اور ۱۸۶۰ء میں گورنمنٹ چین باقاعدہ طور پر اس خطہ سے دستبردار ہوگئی اور یہہ روسیوں کے حوالہ کردیا گیا ✦

یوروپین آبادی

کل آبادی سائبیریا کی ۴۶ لاکھ ہے۔ جس میں سے روسی ۳۸ لاکھ۔ اور دیسی اقوام صرف ۸ لاکھ یوروپین آبادی موجودہ صدی کے ابتدا میں ایک ملین سے کچھ کم ہی تھی۔ یہہ جلاوطنوں کی بدولت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور اسکے بعد آزاد تارکان الوطنی کے باعث یہہ بڑھ گئی ہے۔ اب ہم اول الذکر کی کچھ حقیقت بیان کرتے ہیں ✦

کہتے ہیں کہ سب سے پہلے بورس گوڈوناف نے سولہویں صدی کے آخر میں یہاں جلاوطن بھیجے تھے روسی کلیسا سے علحدہ ہونے والوں اور آزاد باشندگان روس خود سے یہہ آبادی بڑھ گئی پیٹر اعظم کے جانشینوں نے ایک نئے قسم کے جلاوطن یہاں بھیجنے شروع کئے یہہ ملکی مجرم تھے۔ سزایاب تھے جنکی زبان زخمی کردی گئی۔ ناک یا کان کاٹ دئے گئے اور یہہ سائبیریا کے جنگلوں اور ٹنڈراس ہی میں مر گئے ✦

پچھلے زمانہ تک جلاوطنوں کو چار پانچ ہزار میل کا سفر پیدل طے کرنا پڑتا تھا جو بڑے بڑے لمبے آہنی سلاخوں کے ساتھ زنجیروں سے بندھے ہوتے تھے۔ کرمنس بیکال علاقہ جات میں اپنے مقامات جلاوطنی تک پہنچنے کے واسطے دو سال لگتے تھے لہذا اس وقت یہہ دستور تھا کہ ان کے نتھنے پھاڑ کر ان کی فراری

کی حفاظت کیجاتی تھی۔ ۱۸۶۴؁ تک اِن کی پیشانی اور رخساروں پر گرم لوہے سے داغ دیا جاتا تھا۔ اب جو بھاگ جاتے ہیں انکو دیسی اقوام گرفتار کرکے لے آتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ کسی فراری مجرم کا شکار کسی جنگلی بکری کے شکار سے بہتر سمجھتے ہیں آخر الذکر کا تو صرف ایک ہی چمڑا ہوتا ہے۔ مگر اول الذکر کے تین ہوتے ہیں اسکا لمبا کوٹ اسکی قمیص اور اسکی پوستین ؛

جلاوطنوں کیحالت کو ترقی دینے کے واسطے بہت کچھ کیا گیا ہے۔ مگر بعض صورتوں میں اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔ بہت سے مجرم اچھے ٹھاٹھ سے مرفع الحال زندگی مغربی سائبریا میں بسر کرتے ہیں۔ بدترین مجرم اب بذریعہ اگبوٹ کے اڈیسہ سے جزیرہ سگھالین کو بھیجے جاتے ہیں ؛

یہی مجرم ۱۹ برس بعد

یورپین آبادی سائبیریا کے معمولی روسیوں سے اعلےٰ درجہ پر ہے ملکی مجرم عموماً ذہین اور اچھے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ چونکہ کوئی شغل اِن کے واسطے نہیں ہوتا۔ بعض اپنی بیزار زندگی معلمی میں بسر کرتے ہیں۔ اس یونیورسٹی سے جو حال ہی میں ٹومسک میں قائم ہوئی ہے۔ تعلیم کو ایک تحریک ملیگی ؛

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ یوروپین آبادی آجکل آزادانہ ترک وطن سے بڑھتی جاتی ہے۔ جنوبی اضلاع میں بہت سی زرخیز زمین ہے اور جب ملک میں سڑکیں اور ریل بنجائے گی۔ تو بہت سی آبادی کا گذارہ ہو جایا کرے گا۔ بعض روسی تاجر ہیں۔ اور باقی یا تو مویشی پرورش کرتے ہیں یا کاشتکار ہیں ❊

بڑے بڑے شہر

ٹیومن:۔ اکاٹربرگ سے شمال مشرق کو ہے جسکے ساتھ یہ ریل سے ملحق ہے یہ دریائے ٹورا پر واقع ہے۔ اور ۱۵۸۶ء میں پرانے تاتاری شہر کے محل وقوع پر اسکی بنیاد رکھی گئی تھی۔ مغربی سائبیریا میں یہ سب سے بڑا تجارت کا مرکز ہے اوبے کے معاون ارٹش کے ذریعہ سے اسکا اوبے کے ساتھ بحری الحاق ہے اور چین سے قافلہ آکر یہاں مقیم ہوتا ہے۔ یہاں جلا وطنوں کے واسطے ایک بڑا قید خانہ بنا ہوا ہے جہاں سے یہ آگے روانہ کئے جاتے ہیں ❊

ٹوبالسک گورنمنٹ ٹوبالسک کا دارلخلافہ ہے جو ہندوستان کے نصف کے برابر وسیع ہے۔ یہ ارٹش اور ٹوبول کے مقام اتصال پر واقع ہے۔ جو ۲۰۰۰ میل سینٹ پیٹرسبرگ سے مشرق کو ہے۔ ٹیومن سے یہاں ڈیڑھ دن میں آگبوٹ پہنچ جاتا ہے۔ بالائی شہر اور قلعہ ایک پہاڑی پر واقعہ ہیں۔ یہاں سے اپنے شہر کا ایک اچھا نظارہ ہوتا ہے۔ جسکے گنبد اور مینار چمکتے نظر آتے ہیں اور ٹوبالسک کی تعمیر بہت اچھی ہے۔ سڑکیں باقاعدہ اور کشادہ ہیں۔ مکان چوبی بنے ہوئے ہیں ❊

ٹومسک:۔ ٹوبالسک سے ۸۰۰ میل جنوب مشرق کو ٹام پر جو اوبی کا ایک معاون ہے واقع ہے اور اسکی بنیاد ۱۶۰۴ء میں رکھی گئی تھی۔ ٹوبالسک سے ۸ دن میں آگبوٹ یہاں پہنچتا ہے۔ یعنے پہلے یہ ارٹش کے نیچے جاتا ہے اور پھر اوبے کے اوپر چلتا ہے یہ روس اور چین کے بڑے تجارتی شاہراہ پر واقع ہے یہاں ۱۸۸۸ء میں ایک یونیورسٹی قائم ہوئی تھی ❊

ارکٹسک۔ یہ انگارا پر واقع ہے جو ینیسی کا ایک معاون ہے یہ مشرقی

سائبیریا کا دار الخلافہ ہے یہ جھیل بیکال سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آرکٹسک
۱۸۷۹ء میں آتشزدگی سے تباہ ہوگیا تھا۔ مگر بہت جلد یہ بحال ہوگیا ہے۔ یہ

سائبیریا میں سبسے عمدہ تعمیر شدہ شہر ہے۔ جسکی سڑکیں کشادہ اور مکانات خوبصورت
ہیں یہ چین اور روس کے درمیان خصوصاً تجارت کیواسطے بڑا بھاری شاہرہ ہے
مسافر ارکٹسک سے کیاختا کو ۴ روز میں آگبوٹ اور سڑک سے پہنچ سکتے ہیں
خوبصورت درہ انگارا کے جنگلی حصہ میں سڑک پیچ کہاکر جاتی ہے۔ راستہ میں جھیل

بیکال کا بڑا خوبصورت نظارہ ہوتا ہے + (ارکٹسک کی آتشزدگی)

کیا تھا۔ آرکٹسک سے جنوب مشرق کو ۱۶۵ میل ہے۔ یہ روسی سرحد پر ہے اور میماچن سے جو چینی علاقہ کا ایک شہر ہے ۔ ۲۰۰ گز چوڑی کلر زمین سے جدا ہے۔ ۱۷۲۸ء میں اسکی بطور قلعہ کے بنیاد رکہی گئی تھی +
۵۰۰۰ فٹ کی بلندی تک کے پہاڑ ہیں۔ بارش بہت ہوتی ہے۔ اور کہر کی بُہت کثرت ہے۔ روسیوں کو معلوم ہونے سے قبل یہاں چند دیسی اقوام آکر آباد ہوئی تہیں۔ جاپان نے جزیرہ کے جنوبی حصّہ کا دعوے کیا اور اسکے تبادلہ میں جزائر کرائلی دیدئیے گئے۔ روسی قیدی یہاں کوئلہ کے کانوں میں کام کرنے کے واسطے بھیجے جاتے ہیں +
ولادی واسٹوک۔ (قاعدہ شرق) روسی علاقہ کے جنوبی حد پر ایک عمدہ بندرگاہ ہے یہ کیختا سے براہ خشکی جو تار آتا ہے۔ اسکی جائے انتہا ہے اور اسکو سینٹ پیٹرزبرگ سے بذریعہ ریل ملحق کر دیا گیا ہے +

بحیرہ اکہاٹسک اور کمچٹکا

بحیرہ اکہاٹسک بحر الکاہل کی ایک بڑی خلیج ہے جو سائبیریا کے مشرقی ساحل پر ہے۔ اور قریباً کمچٹکا۔ کرائلیٹس اور سکہالین سے محفوظ ہے۔ یہ سرد ہے اور اسمیں جہازرانی کم ہوتی ہے۔ اسکے شمالی ساحل پر ایک چھوٹا سا بندرگاہ اکہاٹسک ہے جسکی آبادی ۲۰۰ کے قریب ہے +
کمچٹکا۔ ایک ایسے لفظ سے مشتق ہے جسکے معنے ہیں "انتہا" کے مشرقی سائبیریا میں ایک جزیرہ نما ہے۔ یہ بحیرہ اکہاٹسک کے مشرق میں بحر الکاہل میں جنوب کی طرف چلا گیا ہے وسط تک ایک سلسلہ آتش فشاں چلا گیا ہے جسکی چوٹیاں ۱۵ فٹ تک بلند ہیں۔ بعض آتش فشاں پہاڑ متواتر جاری رہتے ہیں۔ گرم چشمے بکثرت ہیں آب و ہوا معتدل ہے اسی باعث بقولات عمدہ اور خوشگوار ہیں دیسی باشندے دو علیحدہ نسل کے ہیں +
کمچٹکڈلس۔ جو بکثرت ہیں جزیرہ نما کے جنوبی حصّہ میں رہتے ہیں یہ پست قامت ہوتے ہیں چہرہ انکا گندم رنگ۔ بال سیاہ۔ داڑہی تھوڑی۔ چہرہ چوڑا۔

چھوٹی چپٹی ناک - اور چھوٹی اندر گھسی ہوئی آنکھیں۔ تھوڑی پلکیں بڑے معدے اور پتلی ٹانگیں ہوتی ہیں۔ یہہ سرما میں تہ خانوں میں اور گرما میں ہلکے خیموں میں رہتے ہیں یہہ خاصکر چھوٹے دریاؤں کے موہانوں کے پاس رہتے ہیں ماہی گیری اور جنگلی حیوانوں کو پکڑتے ہیں اور کاشت کرتے ہیں +

دوسری نسل کوریاکس کے لوگ وحشی۔ تہذیب سے بھاگنے والے ہیں اور جزیرہ نما کے شمالی حصص میں رہتے ہیں۔ یہہ جابجا خانہ بدوش پھرتے رہتے ہیں اور اپنے رینڈیر کے گلوں پر گذارہ کرتے ہیں +

۱۷ ویں صدی کے اختتام تک روسیوں نے جزیرہ نما دریافت نہ کیا تھا۔ جب یہہ دریافت ہوا تو نہایت آسانی سے اسکا الحاق ہوگیا۔ ایک چھوٹا سا بندرگاہ معہ ایک شہر کے ہے جو پٹروپالووسکی (سینٹ پیٹر اور پال) کہلاتا ہے اور جو شرقی کنارہ پر ہے +

سائبیریا کے شمالی سواحل

یہہ بیان ہو چکا ہے کہ سائبیریا کے شمال میں بحر منجمد یا بحر شمالی ہے۔ قریباً تمام سال زمین برف اور یخ سے چھپی رہتی ہے صرف چند ہفتہ کے واسطے برف پگھلجاتی ہے۔ اور زمین پر کائی پیدا ہو جاتی ہے تمام سال زمین پر کئی فٹ تک سطح سے نیچے تک زمین منجمد رہتی ہے +

جغرافیہ کے متعلق ہندوستان اور چین کو براہ سمندر پہنچنے کی کوشش میں بہت سی باتیں دریافت ہوئی ہیں کولمبس نے اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے مغرب کا سفر کیا اور امریکہ دریافت کیا اوروں نے اسکے حاصل کرنیکو شمال مشرق کیطرف سفر کرنیکی کوشش کی انمیں سے سرہوگ ولبفی بھی تھا ۱۵۵۳ء میں مرگیا۔ ادس نے بحر منجمد کے کنارہ نوازمیلا سے ابنائے بیرنگ تک سفر کیا۔ ۱۷۴۲ء لفٹنٹ چیلوسکن ایشیا کے سب سے شمالی مقام پر پہنچ گیا۔ جسکا حصہ اب اسکے نام سے نام لیا جاتا ہے روسیوں کو غرض پیٹر اعظم کے خواہشیں بخوبی پوری کرنے میں ناکامی ہوئی کہ سائبیریا کا شمالی حصہ سمندر کے راستہ دریافت

کیا جائے۔ بحر قریباً ہمیشہ موٹے برف سے ڈھنپا رہتا ہے۔ جس میں کہیں کہیں تھوڑی سی جگہ کھلی رہتی ہے جہازوں کا برف کے ڈھیروں سے ٹکرا کر ٹوٹ جانا بہت ہی ممکن ہے ۔

سب سے پہلا جہازران جس نے مکمل طور پر ایشیا کے شمالی ساحل کے گرد سفر کیا نارڈنسکیولڈ تھا۔ جو فنلنڈ میں ہلسنگفرس میں ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوا تھا۔ مگر اس نے ۱۸۵۷ء میں سویڈن کو اپنا وطن بنا لیا۔ اس کے بعد بیس سال تک وہ اکثر سپٹسبرجن میں بھی آیا کرتا تھا۔ اس نے دو بحری سفر کئے اور سائبیریا کے دریاؤں اوبے اور ینیسی اور یوروپ کے درمیان ایک باقاعدہ تجارت کا قائم ہونا قابل عمل ثابت کر کے دکھلا دیا ہے ۔

۱۸۷۸ء میں نارڈنسکیولڈ نے گرد گرد ایشیائی شمالی ساحل کے آبنائے بیرنگ تک جانے کی تجویز کی۔ اس مہم کے واسطے کوئی دو لاکھ کے برابر روپیہ کا اندازہ کیا گیا ایک اکیلے متمول تاجر مسٹر اوسکار ڈکسن نے ایک لاکھ بیس ہزار دیا جہاز ویگا نامی ۴ جولائی ۱۸۷۸ء کو روانہ ہوا۔ جب قریباً راستہ طے ہو گیا تو جہاز برف سے رک گیا اور ۱۰ ماہ تک منجمد رہا۔ ۱۸ جولائی ۱۸۷۹ء کو جہاز کھل گیا اور بحیرہ بیرنگ میں داخل ہونے کو چلا گیا۔ بیسویں تاریخ جولائی کو ویگا راس مشرقی کے مقابل تھا۔ اور ساحل کو دریافت کر کے پیچھے ۲ ستمبر کو جاپان میں پہنچ گیا ۔

دیسی نسلیں

اب ہم چند بڑی بڑی دیسی نسلوں کا حال بیان کرتے ہیں +

سمائیڈس :- لفظ سمائیڈس کے معنے ہیں" سالمن مچھلی کے کھانے والے" یہہ بحر منجمد کے کنارہ ساحل بحر پر آرکنجل سے مشرقی سائبیریا کے لینا تک پھیلے ہوئے ہیں +

سمائیڈس کے لوگوں کے چوڑے گول اور چپٹے چہرے ہوتے ہیں۔ لب موٹے کھلی ناک۔ اور بہت ہی چھوٹی ڈاڑھی اور لمبے موٹے بال ہوتے ہیں۔ گو قد و قامت میں یہہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ یہہ بڑے قوی الجثہ اور بڑے طاقتور ہوتے ہیں۔ مرد اپنے ہمسایوں کیطرح لباس پہنتے ہیں۔ عورتیں مختلف اقسام کے اون اور چمڑوں کو باہم ملا لیتی ہیں۔ یہہ اپنے ظاہری شکل اور خصوصاً اپنے بالوں پر بڑا گھمنڈ کرتے ہیں جنکو یہہ شانہ کرکے پیچھے لٹکا لیتے ہیں۔ اور ان میں دھاتی ٹکڑے بندھے ہوتے ہیں جو بجتے ہیں جب یہہ چلتے ہیں ان کے لباس میں پشت کیطرف کسی جیو ان کی دم بھی لٹکتی ہوتی ہے +

ایک سیاح ایک سمائیڈ خاندان کے ساتھ تھوڑے عرصہ کے واسطے گیا یہہ لوگ برفستانی گاڑیوں میں بیٹھے تھے۔ جنکو رینڈیر کھینچتے تھے۔ اور رینڈیر خود اپنی مرضی سے انکے پیچھے چلے آتے تھے جب یہہ شب باشی کیواسطے ٹھہرے۔ انہوں نے

خیمہ لگایا۔ اور لمبے بانسوں پر اپنے رینڈیر کی پوستین ڈالدیں جو باہم سلی تھیں خیمہ کے اندر زمین برف سے چھپ گئی۔ کیتلی بھر کر پانی ملنا آسان تھا کیونکہ چند ٹکڑے برف کے ایکدم میں پگھل جاتے ہیں بعض لوگ جلتی آگ کے پاس سوئے اور باقی بڑے بڑے لمبے بانس لیکر رینڈیروں کو بھیڑیوں سے بچانے کیواسطے چلے گئے +

اِس جماعت میں ایک بچہ بھی دو سال کا تھا۔ سیّاح نے اُسے سفید قند دیا

مگر پہلے یہ اُسے برف سمجھا اور اسلئے اُسے پھینک دیا۔ مگر جلدی ہی اِسے پسند کرنے لگا۔ اور جب یہ سیّاح کو چائے پیتے دیکھتا تو اور مانگتا۔ رات کو بچہ ایک لمبی ٹوکرہ میں لٹا دیا گیا اور اچھی طرح چاروں طرف سے اون سے چھپا دیا گیا۔ اِسی ٹوکری میں بچہ برفستانی گاڑی میں سفر بھی کرتا رہا +

ایکدن اِس سیّاح نے ایک سمائیڈی ضیافت دیکھی ایک رینڈیر لاکر خیمہ کے دروازہ کے سامنے مار ڈالا گیا اِس کی خون چکان لاش اندر آئی اور سب نے کچی بوٹیاں کاٹ کاٹ کر کھالیں۔ سمائیڈس کو دانتوں سے ہڈیوں کے ساتھ گوشت چھٹاتے دیکھکر بہت ہی خوف آتا ہے۔ اور سب کے چہرے خون میں لتھڑے تھے۔ بلکہ بچہ نے بھی کچا گوشت کھالیا +

سمائیڈس دودہ کے بہت شائق ہوتے ہیں۔ اور جو چیز اِن کے پاس ہوگی

اسے دودھ کے عوض میں وہی دینے کو مستعد ہیں۔ اسکی فروخت کی روسی گورنمنٹ نے ممانعت کردی ہے۔ مگر تاجر اب بھی چوری چوری یہ پیشہ کرتے ہیں۔ سمایئڈس بکثرت ہیں اور مختلف اقوام میں منقسم ہیں۔

اوسٹیاک

اوسٹیاک دریائے اوبے کے ڈلٹا میں آباد ہیں۔ اور ینیسی تک مشرق کیطرف چلے گئے ہیں انکے مُنھ چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور چوڑے چہرے۔ اور سُرخ بال یہ اپنے بدن پر چربی لگاتے ہیں اور سر پر پوستین پہنتے ہیں ایک چھوٹا پائجامہ بھی یہ پہنتے ہیں اور ساتھ ہی پیروں میں ہیڈیر کے چمڑے کے بوٹ رکھتے ہیں جو تسمو نسے مضبوط بندھے ہوتے ہیں کتخدا اور دوشیزہ دونوں چہروں پر نقاب رکھتے ہیں جو ایک سر پر پہننے کا کپڑا صلیب کی شکل کا ہوتا ہے۔

(اوسٹیاک عورتیں)

مچھلی اور گوشت نیم پختہ اور کچا انکا دلپسند کھانا ہے۔

اوسٹیاک عموماً خیموں میں رہتے ہیں۔ جنمیں اصطبل کیطرح کوٹھریاں سی بنی ہوتی ہیں ہر ایک شخص اپنی کوٹھری میں بیٹھتا ہے اور اپنی پوستین پہنکر سوتا ہے

سوائے اسوقت کے جب تمام کنبہ آگ کے گرد جمع ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص نیچے تپائیوں پر بیٹھتا ہے۔ اور آگ سے گرم ہوتا ہے اور سب باہم باتیں کرتے ہیں یہہ ایسے غلیظ ہوتے ہیں کہ اِنسے نہایت سخت بدبو آتی ہے +

اوسٹیاک ماہی گیری اور شکار سے گذارہ کرتے ہیں جس میں یہہ بہت ہوشیار ہوتے ہیں۔ تیر و کمان اِنکے خاص اسلحہ ہیں۔ کمان ۶ فٹ لمبی ہوتی ہے جو اپنے مالک سے بھی لمبی ہوتی ہے۔ تیر ۴ فٹ لمبے ہوتے ہیں جنکے سرے پر ایک گولی یا آہنی نوک لگی ہوتی ہے۔ گولی سے چھوٹے حیوان بلا زخم پڑے کے ضرب پہنچنے سے مرجاتے ہیں +

سیاہ ریچھ جو سب سے زبردست حیوان اوسٹیاک کو معلوم ہے اسے یہہ اپنا ایک دیوتا سمجھتے ہیں۔ کسی عدالت میں جب یہہ ریچھ کے سر کی قسم کہاتے ہیں تو کھانے کی ایک طور کی نقل کرتے ہیں جس سے مقصود ہوتا ہے کہ یہہ ریچھ اِنکو اسیطرح کہائے اگر یہہ سچ نہ بولیں +

بیریت

بیریت منگولین (مغل) نسل سے ہیں اور جھیل بیکال کے اِدہر اُدہر رہتے ہیں۔ یہہ شکل میں چین والوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ یعنے اِن کے چہرے مربع کی شکل کے ہوتے ہیں۔ ٹھڈی آگے نکلی ہوئی۔ بادام کی شکل کی آنکھیں چپٹی ناک اور بال سیاہ ہوتے ہیں۔ مرد اپنی کھوپڑی پر بال بڑھاتے اور اِن کو چوٹی کی شکل میں پیچھے گرا لیتے ہیں۔ باقی بال چھوٹے چھوٹے کٹے ہوتے ہیں مگر مُنڈے ہوئے نہیں ہوتے کیونکہ صرف پادری ہی استرا استعمال کرسکتے ہیں +

متمول بیریت عورتیں عمدہ طور پر اپنے بال رکھتی ہیں۔ یعنی یہہ پٹیاں کرتی ہیں جو زلفوں کیطرح اِدہر اُدہر شانوں پر پڑی ہوتی ہیں۔ پیشانی کے گرد ایک پٹی بندہی ہوتی ہے۔ جس میں سیپی جڑی ہوئی ہوتی ہے۔ ناکتخدا لڑکیاں اپنے بال مونگوں سے گوندہ لیتی ہیں۔ عورتوں کے زیور بھی اکثر چاندی کے اِنکے سینہ سے لٹکتے ہوتے ہیں +

بہت سے بیریت گھروں میں رہتے ہیں۔ مگر بہت سے اُن خیموں کو

ترجیح دیتے ہیں۔ جو لکڑے جال کے بنے
ہوئے ہیں۔ جنپر موٹا اونی کپڑا پڑا
ہوتا ہے۔ اور درمیان میں ایک
سوراخ دھواں نکلنے کیواسطے ہوتا ہے
گو یہ جھونپڑیاں صرف ۱۶۔ فٹ قطر
کے ہوتی ہیں۔ یہ کہیں جگہ سے بھی اسقدر
بلند نہیں ہوتیں کہ ایک پورے قد کا
آدمی سیدھا کھڑا ہو سکے۔ جبکگرز
میں رہتے ہیں اُس وقت بھی اکثر ایک
سوراخ چھتوں میں کر لیتے ہیں اور فرش
پر عین وسط میں آگ جلاتے ہیں *

(مرد بیریئت جنگجو)

(دختر بیریئت)

اسباب اِن کا چٹائیاں اور بستر
سونے کے واسطے ہوتے ہیں اور
چند برتن کھانا جوش دینے کیواسطے
اور کچھ بھدے سے پیالے اور پانی
کے لوٹے ہوتے ہیں۔ جوش دیا ہوا
گوشت بیریئت لوگوں کی خاص خوراک
ہے۔ جب بھیڑ کو مار کر اسکا چمڑا جدا
کر لیا جاتا ہے تو یہ برتن میں ڈالی جاتی

ہے - جب گوشت پک جاتا ہے تو نکالا جاتا ہے اور تمام بھاپ نکلتی ہوتی ہے ہر ایک شخص بڑے بڑے ٹکڑے اُٹھالیتا ہے اور اسی سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نوچکر اپنے منھ میں ڈال لیتا جاتا ہے جب کھانا کھا چکتے ہیں تو شوربا پیتے ہیں - بریت منجمد چائے کے بڑے شایق ہوتے ہیں جو اس پانی میں ابالی جاتی ہے جس میں رائی - بھیڑ کی چربی اور نمک ملا ہوتا ہے ✤

چار قسم کے خشک گوبر کھانا پکانے میں مستعمل ہوتے ہیں بھیڑ اور بکری کی مینگنوں سے بہت گرمی پہنچتی ہے دوسرے درجہ پر اونٹ کی مینگناں ہیں پھر بیل و گائے کی اور سب کے بعد گھوڑے کی لید جو بہت جلد جل جاتی ہے مگر جو آگ جلانے میں بہت مفید ہے ✤

بریت کا خاص پیشہ گھوڑوں - مویشیوں - اور بھیڑوں کا پرورش کرنا ہی چنانچہ ہر ایک کے پاس بکثرت یہ جانور ہوتے ہیں بعض انہیں سے ہوشیار زرگر ہیں ✤

بریت لوگوں کا مذہب تین قسم کا ہوتا ہے - شامنزم بدھزم اور عیسائیت

اُنکا پُرانا مذہب ہے۔ مگر بہُت سے بدُھ ہیں +

بیریت لوگوں کو اُنکا مذہب تبت سے ملا۔ جہاں بڑا لاما۔ یا دلائی لاما۔ اور (دیجری لاما) لہاسا یعنے دارالخلافہ میں ایک قسم کا زندہ بدھ سمجھا جاتا ہے۔ جب یہہ مرتا ہے تو سمجھا جاتا ہے کہ اسکی روح کسی اور بدن میں حلول کرے گی جسکو پادری دریافت کرتے ہیں۔ اور لاما کہلاتے ہیں۔ پادریوں کی بہُت عزت کیجاتی ہے۔ اور ہر ایک بدُھ بیریت چاہتا ہے کہ اِسکے خاندان کا ایک شخص پادری بنجائے کل آبادی کا ⅟₂ لاما ہیں۔ جب یہہ اپنے پورے لباس میں ہوتے ہیں تو اِن کے کپڑے سُرخ ہوتے ہیں اور سر بالکل منڈے ہوتے ہیں۔ یہہ عموماً بڑے زاہد اور متقی سمجھے جاتے ہیں اِن میں سے بہُت لاما کے عیال و اطفال بھی ہوتے ہیں تماکو اور شراب کے استعمال کی بھی ممانعت ہے +

اُنکو پہلا حُکم یہہ ہے کہ جیو ہتیا نہ کرو۔ لہذا یہہ اُن کیڑوں مکوڑوں (جوؤں) کو نہیں مار سکتے۔ جو انکو دق کرتے ہیں۔ جب اِن سے تکلیف برداشت نہیں ہوسکتی تو کسی دنیادار (معمولی آدمی) کو یہہ بلاتے ہیں اور اِسکو اپنے کپڑے دیکھنے کے واسطے دیدیتے ہیں +

لاما باہم ملکر خانقاہوں یا لاماسرائوں میں رہتے ہیں۔ ہر ایک خانقاہ میں ایک عبادت کرنے کی کل رکھی ہوتی ہے۔ یہہ ایک سیدھا نل ہوتا ہے۔ جو تین فٹ

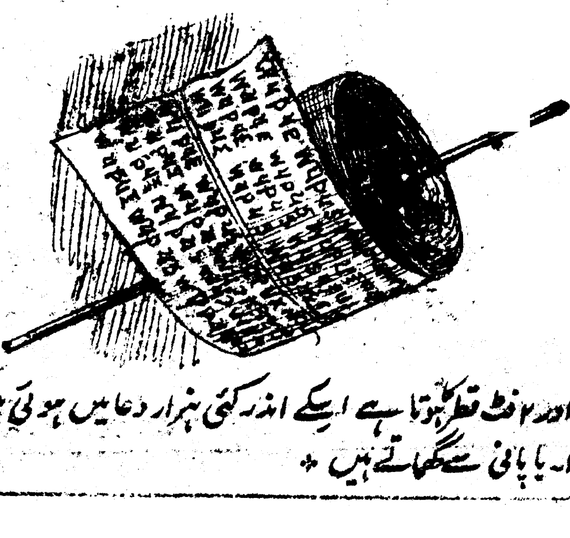

(دعاؤں کا پہیہ)

لمبا اور ۲ فٹ قطر کا ہوتا ہے اِسکے اندر کئی ہزار دعائیں ہوتی ہیں۔ اِسکو ہاتھ یا ہوا۔ یا پانی سے گھماتے ہیں +

کئی ہزار بیریت عیسائی ہیں۔ اور انجیل کا اِن کی زبان میں ترجمہ ہوگیا ہے +

یاکوٹ

یاکوٹ دریہ لینا میں بستے ہیں۔ جو علاقہ بالٹسک کے وسط میں ہے۔ یہہ میانہ قد ہوتے ہیں۔ تانبے کیطرح اِن کا رنگ ہوتا ہے۔ بال تراشیدہ سیاہ گھنے ہوتے ہیں۔ یہ ترکی نسل سے سمجھے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اِن کی زبان قسطنطینہ میں لوگ سمجھ لیتے ہیں +

ان لوگوں کا لباس سائبیریا کے دیگر اقوام کے مشابہ ہے شائد بجز اسکے کہ یہہ زیورات کے زیادہ شائق ہوتے ہیں +

یاکوٹ گھوڑے کا گوشت بہت مدت سے کھاتے ہیں۔ اِنکا مقولہ ہے کہ زیادہ گوشت کھانا اور اِس سے موٹا ہونا انسان کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے یہہ سب سے بڑھ کر تمام دنیا میں پُرخور ہیں۔ کہتے ہیں کہ چار یاکوٹس ایک پورا گھوڑا کہا جاتے ہیں۔ یہہ اپنے بیلوں کو شاذونادر ہی خوراک کیواسطے مارتے ہیں۔ جب شادی کی ضیافت ہوتی ہے تو عروس جو اپنے شوہر کے واسطے کہانا جنتی ہے اِس میں ایک گھوڑے کا جوشدیا ہوا سر اور اِسکا گوشت نہایت شوقیہ رکھتی ہے۔ اگر اثناء سفر میں کسی گھوڑے کو کوئی ضرر پہنچے تو یہہ مار کر کھالیا جاتا ہے۔ اور لوگ اپنی پیٹیاں کھول دیتے ہیں تاکہ اِن کے معدے اچھی طرح پُر ہوجائیں دودہ خواہ گائے کا خواہ گھوڑیوں کا عام طور پر مستعمل ہوتا ہے ایک نشئی عرق خمیر اوٹھا کر دودہ سے بنایا جاتا ہے۔ جو مرد کثرت سے پیتے ہیں۔ عورتیں صرف تمباکو ہی پر قناعت کرتی ہیں +

یاکولٹس:۔ یہہ برائے نام عیسائی ہیں جب روسیوں نے سائبیریا فتح کیا تھا تو یاکوٹس بدترین قسم کے بُت پرست تھے اور نہایت بیہودہ توہمات اِن میں رائج تھے۔ کسی بڑے آدمی کی وفات پر یہہ دستور تھا کہ اسکے سب سے بڑے نوکر اور عزیز زندہ دفن کردیتے تھے۔ ایک روز ایک شاہی فرمان یاکولٹس کو کلیسیے روسی میں شامل کرنے کے واسطے شائع ہوا۔ تمام نسل نے نیا مذہب اختیار کرلیا

جو لوگ اس قوم کے بیرونی قطعات میں رہتے ہیں ان میں ابتک شامنزم کے پُرانے عقائد پائے جاتے ہیں۔ سیاح کو گھوڑے کے بال درختوں کی شاخوں میں لٹکتے ہوئے بدروحوں کے خوش کرنے کے واسطے نظر آتے ہیں +

جو یاکوٹس بحر منجمد کے قریب رہتے ہیں ان کے پاس نہ مویشی ہوتے ہیں نہ گھوڑے مگر بکثرت کتے ہوتے ہیں۔ جو ان کو ماہی گیری کے واسطے گاڑیوں پر سوار کر کے جابجا لئے پھرتے ہیں +

ٹنگوسینز

جھیل بیکال اور بحیرہ اکھاٹسک کے درمیان پہاڑی قطعات پر ٹنگوسینز پھرتے رہتے ہیں۔ جو ٹنگوسینز سائبیریا میں رہتے ہیں ان کو روسی کتے۔ گھوڑے۔ یا رینڈیر ٹنگوسین اُن جانوروں کے باعث کہتے ہیں جو علیحدہ علیحدہ یہ رکھتے ہیں +

ٹنگوسینز میانہ قد ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھوں سے جو بادام صورت اور علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں۔ یہ منگولین (مغل) نسل کے معلوم ہوتے ہیں مگر ان کی ناک سڈول ہوتی ہے اور چہرا ایسا چپٹا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ مغلوں کا۔ یہ بڑے خلیطار رہتے ہیں جو چیز کھانے پینے سے دریغ نہیں کرتے خواہ کیسی ہی قابل نفرت ہو۔ اور ان کے بدن سے ایک بہت ہی ناگوار بدبو بھی آتی ہے +

انکا لباس ایک رینڈیر کی کھال کا جبہ۔ چھوٹے پائجامے۔ اور بوٹ ہیں۔ سر عموماً کھلا رہتا ہے۔ مگر ایک اونی ٹوپی گردن کے پاس لٹکتی رہتی ہے جسے جب چاہا سر پر لے لیا بال چھوٹے چھوٹے ترشیدہ ہوتے ہیں۔ مگر ایک لمبی زلف ایک طرف پڑی رہتی ہے۔ جس پہ نوجوان بہت ہی تکبر کرتے ہیں +

خیمہ اسطرح ہوتا ہے کہ چند بانس زمین یا برف میں گڑے ہوتے ہیں مگر سرے پر اوپر کیطرف ایک جگہ بندھے ہوتے ہیں۔ انپر رینڈیر کے چمڑے ہوتے ہیں۔ اور ایک طرف اندر جانے کے واسطے جگہ کھلی رہتی ہے۔ وسط خیمہ میں آگ

جلتی ہے۔ جسکا دھواں جلدی جلدی نکلتا جاتا ہے + ریچھ اور رینڈیر کے چمڑے انکا بستر ہیں۔ اور ایک تھیلا انہیں جانوروں کی کھال کا بنا ہوتا ہے۔ جسمیں یہ اپنے بدن کا نچلا حصہ جوسے ڈھانپ لیتے ہیں +

ٹنگوسینز سیر کے اسقدر شائق ہیں کہ شاید ہی کسی مقام پر ایک دن رات برابر رہتے ہوں۔ انکا سامان رہایش اس قسم کا ہوتا ہے ایک لمحہ ہی میں سب کچھ اٹھا کر یہ رینڈیر پر لاد دیتے ہیں +

ٹنگوسین بڑے متدین ہوتے ہیں۔ چوری کو یہ ایک ناقابل معافی گناہ سمجھتے

رینڈیر، ٹنگوسینز اور بھوج درخت کی چھال کا خیمہ

ہیں۔ اور اگر انمیں سے کوئی بھی چوری کا قصوروار ہو تو تمام عمر کیواسطے اسپر کلنک کا ٹیکا لگ جاتا ہے +

یہ بڑے کوتاہ اندیش ہوتے ہیں۔ یہ تقریباً ایک ہفتہ کی خوراک ایک ہی دن میں کھا جاتے ہیں۔ اور باقی ۶ دن بھوکے پھرتے ہیں +

جبتک کھانا باقی رہے ٹنگوسینز بجز کھانے پینے تمباکو اڑانے اور سونیکے کچھ نہیں کرتے۔ اگر کسی ٹنگوسی کو کوئی شکار نہ ملے تو چپ چاپ یہ گھر آجاتا ہے۔ آگ کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔ اپنا پائپ جلاتا ہے۔ اور پھر کمر کسکر سو رہتا ہے

اسکی عورت اور تمام کنبہ بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اور سب بھوکے جا کر سو رہتے ہیں
پٹی کو کمر سے خوب کسکر مضبوط باندھنے سے انکا خیال ہے کہ انکو بھوک نہیں لگتی

(ایک ٹنگوسین)

ٹنگوسی جو پہلا جانور شکار کرتا ہے تو اس پہلے شخص کو دیتا ہے جسکا اس نے صبح اوٹھکر منہ دیکھا تھا کیونکہ یہہ اسی کے شگون کی بدولت سمجھتا ہے کہ اسے کامیابی ہوئی ہے ٹنگوسینز کے پاس بڑے بڑے گلہ ریڈیر کے ہوتے ہیں جنکو یہہ سواری اور خوراک دونوں کاموں کیواسطے استعمال کرتے ہیں +

یہہ لوگ بڑے ہی زندہ دل ہوتے ہیں۔ اور مذاق کے بہت ہی شائق ہوتے ہیں یہہ تاش کھیلتے ہیں اور اسی کھیل میں بہت خوش ہوتے ہیں مگر قمار بازی کبھی نہیں کرتے +

شامنزم

سائبیریا کے شامن جنوبی ہندوستان اور لنکا کے شیطان پرستوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ تمام مشرقی ایشیا میں سب لوگوں میں بدروحوں اور بھوت پریت کا اعتقاد پایا جاتا ہے +

جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے۔ تو سمجھا جاتا ہے کہ کوئی بھوت اسپر سوار ہوگیا ہے اور
شامن اسے نکالنے کے واسطے بلایا جاتا ہے۔ ہر ایک بیماری کا ایک ایک بھوت ہے
اور اسکے اوتارنے کے
مختلف طریقے ہیں شامن

ایک بڑا ریچھ کی کھال
کا جبہ پہنتا ہے۔ جس میں
گھنٹیاں۔ دھاتوں کے
ٹکڑے۔ پیتل یا اور
کوئی چیز ایسی لگی ہوتی
ہے جس سے جب اسے
حرکت دیجائے۔ تو شور
پیدا ہو۔ تمام جبہ کا بعض
اوقات ۵۰ سیر تک وزن
ہوتا ہے۔ شامن جب
کسی بیمار پر سے بھوت
اتارنے آتا ہے تو پہلے
پہل گانے اور شراب
پینے لگتا ہے۔ مریض
اور حکیم دونوں لکڑی کے ٹکڑوں یا تنکوں سے سجائے جاتے ہیں۔ جو انکے سر اور
کمر کے گرد لٹکتے ہیں۔ بیمار کے پاس بت اور شراب رکھی جاتی ہے۔ شامن ایکطرف
بیٹھتا ہے اور لوگ دوسری طرف۔ یہ قریب آتا ہے زیادہ شراب پیتا ہے۔ گاتا ہے
گھنٹیاں بجاتا ہے۔ اور حاضرین کو شراب دیتا ہے میز پر بت بھی۔ گلہری کا چمڑا اسطرح
رکھی ہوتی ہے اور ایک کتا میز کے نیچے بندھا ہوتا ہے۔ اشیائے قابل خوردنی
بتوں پر چڑھائی جاتی ہیں۔ اور پھر حاضرین میں کھانے کیواسطے تقسیم کیجاتی ہیں۔ اس
عرصہ میں شامن اپنے بدن کو جھٹکے دیتا ہے۔ اور اسطرح ناچتا ہے کہ گویا اسپر بھوت

چڑھ آیا ہے۔ اور پھر اسیقدر زور و شور سے خوفناک چیخیں مارتا ہے اور گر جاتا ہے کہ چینی سوداگر جو شوقیہ یہاں یہ تماشا دیکھنے کو آئے ہیں۔ ڈر کر بھاگ گئے ہیں۔ یہہ ایک چھوٹا سا ڈھول بھی بجاتا ہے جس میں گھنٹیاں لگی ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات اسطرح لیٹ جاتا ہے گویا بھوت وغیرہ سے باتیں کر رہا ہے۔ یہہ حالت بعض اوقات تین چار شب تک ہوتی رہتی ہے۔ بلکہ غالباً جب تک کہ شراب اور آذوقہ رہتا ہے۔ جسکے بعد مریض اس یقین پر چھوڑ دیا جاتا ہے کہ اسے صحت ہو جائے گی۔ شامن کو اپنی اجرت ملجاتی ہے اور یہہ ایک رینڈیر ایک کُتا مچھلی۔ یا برانڈی یا کوئی اور چیز ہوتی ہے جو مریض ملسکے شامن ان لوگوں میں بہت اقتدار رکھتے ہیں کوئی شامن جو عجیب عجیب طور پر لوگوں کو تندرست کرتا ہے۔ اسکی وفات پر اسکا ایک عالیشان مقبرہ اسکی یاد میں بنایا جاتا ہے ۔:۔

بعض حالتوں میں شامن لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ بیماری اس وجہ سے ہوئی ہے کہ بھوت ان کے بدن میں کانٹے یا پتھر کیطرح گھس گیا ہے۔ شامن ان کو نکالنے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اسطرح بیمار کو صحت کر دیتے ہیں۔ یہہ پہلے سے کانٹا یا پتھر اپنے بدن میں چھپا لیتے ہیں۔ اور چند رسومات ادا کرنے کے بعد یہہ انکو نکالنے کا بہانہ کرتے ہیں۔ اور انکو اسکا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ جو کچھ انہوں نے کیا وہ ثابت کر دیا جو کہ ہر ایک کانٹے کے واسطے ان کو علیحدہ اجرت ملتی ہے

(شامن عورت)

یہ بعض کچھ چھلے دکھلاتے ہیں کہ اسقدر انہوں نے معدہ سے نکالے ہیں ۔:۔

گلیاکس

گلیاکس ایک خانہ بدوش قوم ہے - جو امور کے نشیب میں لور شکہالین جزیرہ کے نصف شمال میں رہتی ہے انکے نقش و نگار منگولین (مغلوں) کیطرح ہوتے ہیں مگر ٹھوڈیاں اسقدر نکلی ہوتی ہیں کہ اگر ایک طرف کھڑے ہو کر اِن کو دکہایا جائے تو باقی چہرہ پوشیدہ ہو جاتا ہے - یہ اپنے بال ایک چوٹی کی شکل میں باندہ لیتے ہیں - مگر کاٹتے نہیں - اسی واسطے اہل چین انکو "دراز مو" کہتے ہیں ٭

مرد و عورت دونوں کا لباس بہت کچھ ایک ہی طرح کا ہوتا ہے - گرمائی ٹوپی چھال کی ہوتی ہے - جسمیں رنگین اون کی ٹپیاں لگی ہوتی ہیں کمر کے گرد ایک ڈھیلے ڈھالے چغے پر پٹی کسی ہوتی ہے جس سے بہت سی چیزیں لٹکتی ہیں جیسے کہ ایک لمبا سا چاقو چینی پائپ - تمباکو کی ڈبیا وغیرہ عورتوں کی نشانی یہ ہے کہ کوٹ کے سرے پیچھے کچھ دہات کے ٹکڑے لٹکتے ہیں ٭

گلیاکس قریبًا تمامتر مچھلیوں پر ہی گذارہ کرتے ہیں - اکثر یہ اُن جانوروں کو بھی کہاتے ہیں جنکو یہ شکار میں پکڑتے ہیں - اور اپنے کتوں کو بھی کھا لیتے ہیں - جب یہ مر جاتے ہیں - سؤر اور اور جانوروں کے گوشت ضیافتوں میں کہائے جاتے ہیں ٭

یہ ہلکی کشتیاں بنانے میں بڑے ہوشیار ہیں - جنکے سرے اوٹھے ہوئے ہوتے ہیں - اور جنپر اچھی طرح نقش و نگار ہوتے ہیں کشتیوں کے چلانے کا فن

کام عورتوں کے سپرد ہوتا ہے - مرد کشتی کے سرے پر تیوار کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے لمبے لمبے پائپ پیتے رہتے ہیں - عورتوں کے ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے گیر ہے ڈانڈے ہوتے ہیں جنہیں پہلے یہ ایک سرے اور پھر دوسرے سرے پانی میں ڈبوتی ہیں +

جب عورت کے وضع حمل کا وقت آتا ہے - تو یہ گھر اور گانوں سے باہر نکالدی جاتی ہے اور جب تک بچہ نہ پیدا ہولے اور کچھ عرصہ باہر ہی نہ گذار دے باہر ہی رہتی ہے - سردی بھی خواہ پڑنے لگے اور برفباری ہونے لگے جب بھی اسکی کچھ پرواہ نہیں کیجاتی - جو کوئی شخص اسکو پناہ یا امداد دے وہ سمجھا جاتا ہے کہ کوئی جرم کر رہا ہے - اسکے برعکس اگر انکی کتی کے بچے ہوں تو اسپر یہ مہربانی کرتے ہیں - بہت سے بچے مرجاتے ہیں بچہ چوبی گہواروں میں کیے جاتے ہیں اور چھت سے لٹکا دئے جاتے ہیں - یہ اچھی طرح باندھ دئے جاتے ہیں - چنانچہ ہاتھ پیر بالکل نہیں ہلا سکتے +

گلیاکس لوگوں میں بہت توہمات رائج ہیں - یہ آگ کو گھر سے باہر نہ لیجانے دیں اور نہ گھر میں لانے دیں - بلکہ پائپ میں بھی نہیں - کیونکہ مبادا اس سے شکار یا ماہی گیری میں بدنصیبی کا سامنا ہو - اگر کوئی شخص پانی میں گر پڑے تو اسے باہر نہیں نکالتے +

مچھلی دیوتا

جب کوئی گلیاک فوت ہو جاتا ہے تو یہ دفن کر دیا جاتا ہے - اور اسپر ایک چھوٹا سا چوبی مکان بنا دیا جاتا ہے چونکہ انکا اعتقاد ہے کہ موت کے بعد مردہ کی روح متوفی کے پیارے کتے کے بدن میں رہتی ہے لہذا یہ جانور جب خوب موٹا تازہ کر لیا جاتا ہے تو اسے متوفی آقا کی قبر پر ذبح کر دیا جاتا ہے +

گلیاکس چوبی بتوں اور منتر وغیرہ کے بیماریوں سے صحت یابی کے واسطے معتقد

ہیں۔ بعض اوقات تعویذ بھی پہنتے ہیں ایک لنگڑے آدمی کے ساتھ ایک چھوٹی سی چوبی ٹانگ ایک بازو اور ایک ہاتھ رہتا ہے۔ تصویر میں ایک مچھلی دیوتا ہے جسکی شکل نیم طور پر سٹرجن مچھلی کی بنائی ہے۔ اور ایک چھوٹا سا دیوتا اسکی پشت پر سوار ہے ✣

گگولڈی

گگولڈی ایک قوم ہے جو گلیاک کیطرح کسیقدر امور پر رہتی ہے۔ مگر دریائے مذکور کے بالائی جانب۔ ان کے نقش چھوٹے ہوتے ہیں اور پانچ فٹ سے عموماً نیچے ہوتے ہیں۔ اور آنکھیں بادام صورت بال یا تو منڈے ہوتے ہیں یا تراشیدہ۔ ان میں گٹھیا اور آنکھ کے زخم کی بیماری عام ہے جو برف میں شکار کرنے سے لاحق ہوجاتی ہے ✣

کتے۔ لومڑی یا بھیڑئیے کی کھال کا انکا سرما کا لباس ہوتا ہے۔ گرما میں مچھلیوں کی کھال پہنتے ہیں۔ اسی واسطے چینی انکو "ماہی چرم اجنبی" کہتے ہیں مچھلی کا چمڑہ دو قسم کی سالمن مچھلیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ اسکو نہایت ہوشیاری سے اوتارتے ہیں۔ یعنے موگریوں سے مار کر اوپر کے چھلکے اتار لیتے ہیں اور اسیطرح ملائم کرتے ہیں۔ اسیطرح جو کپڑے کر بنائے جاتے ہیں وہ واٹر پروف (بارانی) ہوتے ہیں۔ متمول گگولڈی سوداگروں سے سوتی کپڑے اور بعض اوقات ریشمی اشیار بھی خریدتے ہیں ✣

گگولڈی بلیوں کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ پہلے یہ بہت نایاب تھیں۔ ایک بلی جو چوہوں کے پکڑنے میں بڑی مشاق ہوتی سو روپئے کو بکا کرتی تھی۔ ان کی قیمتیں کم ہوگئی ہیں جب سے روسی بلیاں یہاں لے گئے ہیں۔ گگولڈی جو سے پکڑنے کیواسطے اکثر کہا کرتے تھے سرما میں یہ لوگ اپنے کتوں کی مدد سے سفر کرتے ہیں، سے لیکر ۱۲ تک جتنے چاہیں یہ ایک برفستانی گاڑے کے ساتھ لگادیں ✣ ایک معمولی کتے کی ۴ یا ۵ روپئے قیمت ہوتی ہے اور اچھے کتے پر ۲۵ روپئے خرچ ہوتے ہیں۔ ایک ٹن میں ۹ کتے ایک آدمی اور ۵۰۰ سیر وجھ کھینچ لیجاتے ہیں اور ان کو ایک مچھلی کا

ہوگا ایک فٹ لمبا اور ۲ انچ چوڑا اجناس ان کے آقا کیواسطے کافی ہوتا ہے ملتا ہی +

روسی وسط ایشیا

روسی وسط ایشیا ایک وسیع خطہ ہے۔ جسکا رقبہ ۱/۲ ۱ ملین مربع میل یا ہندوستان کے برابر ہے مگر آبادی ۶ ملین سے کم ہے اِسکو پہلے خودمختار تاتار کہتے تھے اور اب یہ کل علاقہ روس کے ماتحت ہے +

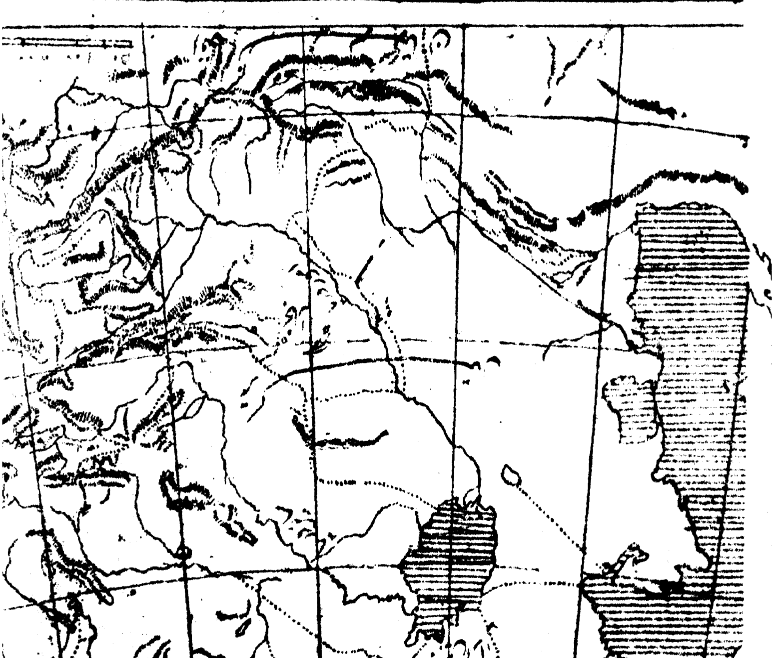

(نقشہ ۱ حصہ ۲ ایکہ ۲۲)

اسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔ مغرب میں بحرِ کیسپین۔ اور دریائے یورال۔ شمال میں یورال۔ اور دریائے ارٹش۔ مشرق میں منگولیا اور مشرقی ترکستان اور جنوب میں ایران

اور افغانستان ۔ حصص اسکے یہ ہیں ۔ کرغیز میدان شمال میں ٹرنیس کاکیشین علاوہ بحیرہ کیسپین کے مشرق میں اور ترکستان جنوب مشرق میں ؛

کرغیز میدان

کرغیز ایک وسیع چٹیل میدان ہے ۔ قریباً ہر جگہ پانی نایاب ہے ۔ بہت سی شور جھیلیں ہیں ۔ مگر سفید زرخیز خطے بھی ہیں ۔ گرمی میں زمین آفتاب کی تپش سے جلتی رہتی ہے ۔ ہوا خشک و گرم ہوتی ہے ۔ اور مچھروں کی کثرت ہوتی ہے ۔ دریا اور جھیلیں قریباً غائب ہو جاتی ہیں اور پانی بہت ہی کمیاب ہو جاتا ہے ۔ سرما میں ہوا بہت ہی سرد ہو جاتی اور ہوا کے جھونکوں سے برف ادہر سے اُدہر جاتی ہے جس سے بعض اوقات گھوڑوں اور بھیڑوں کے گلہ کے گلہ معہ ان کے مالکوں کے دب جاتے ہیں ۔ کرغیز ایک خانہ بدوش قوم ترکی نسل سے ہے ۔ تمام ملک جائداد مشترکہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک شخص اتنی زمین گھیر لیتا ہے جتنی اسکے اور اسکے گلہ کے واسطے کافی ہو ؛

کرغیز میانہ قد سے کسیقدر نیچے ہوتے ہیں ۔ انکی ناک کا بانسا بہت ہی خفیف ہوتا ہے ۔ دونوں آنکھوں کے درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے وہ چوڑا ہوتا ہے اور انکے باقی چہرے کے برابر ہوتا ہے ۔ انکی آنکھیں لمبی اور نیم کشادہ ہوتی ہیں پیشانی نیچے سے آگے نکلی ہوئی ہوتی ہے اور اوپر کیطرف پیچھے ہٹی ہوئی ہوتی ہے ۔ انکے رخسارے بڑے اور پھولے ہوئے ہوتے ہیں اور ڈاڑھی بہت ہی تھوڑی ہوتی ہے ؛

مردوں کا لباس ایک یا زیادہ پوستین کھلے پائجامے چرمی بوٹ اور پٹی ہوتی ہے گرما میں ایک مخروطی ٹوپی اور سردی میں ایک اونی ٹوپی ہوتی ہے ۔ عورتوں کا لباس قریباً مردوں کیطرح ہی ہوتا ہے ان کے بال پیچھے دو تین گچھوں میں لٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے سر اور گردنیں سوتی نقابوں میں چھپی ہوتی ہیں ۔ مرد اور عورت دونوں پٹیاں پہنتے ہیں جنمیں چاندی اور سونا اور قیمتی پتھر جڑے ہوتے ہیں ۔ لڑکیاں اپنی ماؤں کیطرح لباس پہنتی ہیں ۔ مگر انکے بال پیچھے سے بڑے

ہوتے ہیں۔ اور آگے کیطرف بکثرت چوٹیوں کی شکل میں گرے ہوتے ہیں +

(گھوڑیوں کا دودھ دوھا جاتا ہے)

اِن کے مکان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ خیمہ ہوتے ہیں۔ جو بانس کے بنے ہوتے ہیں جو چوٹی پر یکجا بندھے ہوتے ہیں۔ سرما میں موٹے کپڑے سے چھپے ہوتے ہیں۔ اور کئی فٹ نیچے برف میں گڑھے ہوتے ہیں۔ گرما میں اِن پر گھاس دھوپ سے بچنے کے واسطے ڈالدیجاتی ہے زمین دوز مکانات بھی ہوتے جنمیں ڈھلوان راستے بنے ہوتے ہیں۔ اور اِن کو یہ بہت پسند کرتے ہیں +

بھیڑ اور گھوڑے کا گوشت چائے اور کاؤمس اِن کے خوردنی اشیاء ہیں شراب بھی بہت شوق سے پیتے ہیں۔ گرما میں گھوڑے دوڑانا کہانیاں سننا اور گیت گانا۔ اور بانسلی بجانا اِن کے عام دلپسند شغل ہیں۔ بہت ہی کم پڑھ سکتے ہیں اور شاید ہی کوئی لکھنا جانتا ہو +

کرغیز بچوں کو فروخت کرنے کے واسطے بہت چرا لیجاتے ہیں۔ بعض اوقات والد کے وفات پر بڑا بیٹا اپنے بہنوں نے اِنکو فروخت کر کے مخلصی پاتا ہے جنکی پرورش اسکو کرنا پڑتی +

یہ مشکل ہم کہہ سکتے ہیں کہ کرغیز مسلمان ہیں یا کافر۔ بعض ان میں خدائے واحد کو مانتے ہیں اور قرآن کے مطابق اسکی عبادت کرتے ہیں۔ بعض دو خدا مانتے ہیں ایک انسان کا دوست اور دوسرا انسان کا دشمن۔ یہ بڑے وہمی ہوتے ہیں۔ اور بھوت پریت کے قائل ہیں جادو اور منتر اور شگون اور بڑے اور اچھے ایام پر اعتقاد رکھتے ہیں +

کرغیز کی دولت گھوڑے۔ بھیڑیں بکریاں۔ اور اونٹ ہیں۔ گھوڑے چھوٹے مگر مضبوط ہوتے ہیں۔ یہ سواری میں مستعمل ہوتے ہیں مگر گھوڑیاں دودھ دیتی ہیں بھیڑیں بڑی ہوتی ہیں۔ انپر موٹا اور لمبا اون ہوتا ہے۔ اور بڑی دمیں ہوتی ہیں۔ ہر ایک شخص کی حیثیت بھیڑوں کی تعداد پر مقرر کیجاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ بھیڑیں ایک چراگاہ سے دوسری چراگاہ کو نہیں جاتیں جتبک کہ بکری ان کی رہنمائی نہ کرے۔ بکریوں کے لمبے بالوں کے نیچے ایک قسم کے ملائم بال ہوتے ہیں۔ جو بڑے قیمتی ہوتے ہیں اونٹ جنکے زیادہ تر دو کوہان ہوتے ہیں بوجھ لیجانے کے کام آتے ہیں +

ٹرینس کیسپین علاقہ

ٹرینس کیسپین علاقہ بحیرہ کیسپین کے مشرق میں ہے اور ہندوستان کے لوئر براونس سے بڑا ہے۔ مگر آبادی کل تین لاکھ ہے +

باشندے خاصکر ترکمان ہیں جو ترکستان میں بھی ملتے ہیں۔ ان کے بکثرت قومیں ہیں۔ عموماً ان کے کشادہ چپٹے چہرے ہوتے ہیں۔ چھوٹی آنکھیں چھوٹی ناک۔ بڑے لب۔ اور ابھرے ہوئے کان۔ اور مغلوں کیطرح گھنے سیاہ اور چھوٹے بال ہوتے ہیں +

ترکمان کی تمام دولت اسکی زیورات اور جواہرات میں عورتوں کے واسطے صرف ہوتی ہے جو تمام محنت مشقت کے کام کرتی ہیں +

پلاؤ بہت لذیذ کھانا ہوتا ہے۔ یہ بڑے طباقوں میں کھاتے وقت رکھا جاتا ہے ایک انگریز سیاح ایک دفعہ ترکمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کا اسطرح حال بیان کرتا ہے +

سب لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے۔ مسلمانوں کی دستور کے برخلاف کسی نے بھی

تصویر ایک ترکمان

پہلے ہاتھ نہ دھوئے۔ ہر ایک شخص نہایت دیر سے مٹھی بھر کر چاول لیتا اور خوب دباتا۔ اور پھر مُنھ میں رکھکر کھاجاتا۔ ہمارا میزبان بار بار گوشت کی بوٹیاں نوچتا اور میری رکابی میں پھینکدیتا اور میری تھوڑی سی بھوک پر بہشت میسر ہوتا۔ کھانا کھاکر بھی کسی نے ہاتھ نہ دھوئے اور ہر ایک نے اپنی انگلیاں چاٹ لیں اور اسیطرح ان کو صاف کرلیا۔ کھانا ختم ہوا اور چائے آئی۔ یہ بکثرت پی گئی پھیکی کمزور تھی اور شیرینی ناقص تھی۔

تصویر ترکمان لڑکی

معدہ اس میں بالکل نہ تھا میرے میزبان نے یہ دیکھکر کہ کوئی آدھی درجن مکھیاں میری پیالی پر تیرتی ہتیں۔ اپنا ہاتھ اس میں ڈالکر اور انہیں نکالکر پھینکدیا ۔

نوجوان مرد و عورت خود اپنی شادی کا بندوبست کر لیتے ہیں۔ اور اپنے والدین کو اطلاع دیدیتے ہیں پھر دلالہ عورتیں باہم تصفیہ کرتی ہیں۔ دولہ کو تمام زیور سر سے پیر تک عورت کی نذر کرنے پڑتے ہیں۔ کئی دن تک شادی کی ضیافتیں ہوتی رہتی ہیں ناچ و سرود جاری رہتا ہے اور گھوڑ دوڑ ہوتی ہے ۔

تصویر ترکمان غلام پکڑ رہے ہیں

عورتیں گروہ کے گروہ جمع ہوتی ہیں۔ ہنستی ہیں۔ باتیں کرتی ہیں۔ باہم مزاح کرتی ہیں۔ سرودی گاتے ہیں باجے بجاتے ہیں۔ بچے کھیلتے اور شور مچاتے ہیں۔ اس شور کے ساتھ بھیڑوں کی آوازیں بھی ملی ہوتی ہیں۔ کتے بھونکتے ہیں۔ گھوڑے ہنہناتے ہیں اونٹ رنیکتے ہیں +

بچوں اور خصوصاً لڑکے کے پیدا ہونے پر بہت خوشی اور ضیافتیں کیجاتی ہیں۔ لڑکیوں کو بچپن ہی سے انتظام خانہ داری سکھلایا جاتا ہے۔ لڑکے ۵ سال کی عمر میں گھوڑوں کی سواری کی مشق کرتے ہیں اور دس سال کی عمر میں بڑے ہوشیار اور مشاق اسپ ران ہوجاتے ہیں +

ترکمانوں کی شائد کوئی گورنمنٹ نہیں ہے۔ انکا فخر یہ ہے "ہم بغیر سردار کی قوم ہیں ہم سب ہمسر ہیں۔ اور ہم میں ہر ایک بادشاہ ہے" ان میں ہندوستان کیطرح رسم کی سخت پابندی ہے +

ابتدا میں یہ ایک قزاقوں کی قوم تھی۔ چند انگریز سپاہیوں کو ایک دفعہ پانچ شخص زنجیروں سے بندھے ہوئے اور غمناک ریگستان میں جاتے ہوئے ملے یہ ایرانی تھے اوران کو ترکمانوں نے گرفتار کرلیا تھا۔ اور بخارا کو جارہے تھے۔ جب انہوں نے انگریزوں کو دیکھا تو چلانے لگے۔ چند ہفتہ پہلے یہ اپنے کھیتوں پر کام کررہے تھے کہ ترکمان ان کو پکڑ لائے تھے۔ یہ بھوکے پیاسے تھے۔ کیونکہ ترکمان بیرحمی سے غلاموں کو فاقہ سے رکھا کرتے تھے۔ تاکہ یہ کمزور ہوکر بھاگ نہ سکیں +

ترکمان دوسری اقوام کے لوگوں کو پکڑکر غلام بنالیتے تھے کیونکہ یہ کہتے تھے کہ یہ انکی رسم ہے۔ روسیوں کے زیر حکم انہوں نے یہ رسم چھوڑدی ہے۔ سب سے زبردست قوم ٹکی ہے انکا سب سے زبردست قلعہ جیوک ٹپی جنرل سکابیلاف نے ایک عرصہ دراز کے محاصرہ کے بعد فتح کیا تھا۔ جس میں ان کو بہت نقصان پہنچا +

ترکستان

ترکستان میں وہ علاقہ جو براہ راست روس کے ماتحت ہے اور دو بخارا اور خیوا کے

خانوں کی ریاستیں۔ شامل ہیں جو روسیوں کے زیر فرمان ہیں +

روسی ترکستان

اسکا مشرقی حصہ ایک زمانہ میں خوقند کی ریاست تھا۔ جو بابر کا وطن تھا جس نے ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کی بنیاد رکھی۔ ۱۸۷۵ء میں یہ روسی سلطنت کے ساتھ بالکل ملحق کردیا گیا اور اب فرغانہ کہلاتا ہے +

ترکمنی عورت

خجند ریاست کا دارالخلافہ سائر کے جنوب میں ایک خوبصورت درہ میں واقع ہے۔ آبادی ۴۵۰۰۰ کے قریب ہے +

تاشقند۔ سائر کی شمالی معاون پر شمال مغرب کو واقع ہے اور روسی ترکستان میں سب سے بڑا شہر ہے۔ اور روسی گورنر جنرل کی جائے رہائش ہے یہ ایک زرخیز خطہ پر واقع ہے اور اسکے گرد ایک خشتی دیوار ۱۲ میل محیط کی ہے یہ اس علاقہ میں سب سے بڑا تجارتی شہر ہے اور کئی ایک کاروانوں کے راستہ کا مرکز ہے آبادی ۱۲۰۰۰۰ ہے +

سمرقند۔ دریائے افشان کے قریب جنوب مغرب میں واقع ہے زمانہ سابق میں اس شہر کو سکندر اعظم نے فتح کرکے تباہ کردیا تھا۔ دوبارہ عربوں نے سنہ ۷۱۲ء میں اسپر قبضہ کرلیا۔ جو اسکو اسوقت سے اتک مقدس سمجھتے رہے ہیں۔ ۱۲۱۹ء میں چنگیز خان نے اسے فتح کیا اور اسکے ۵ لاکھ آدمیوں سے ۳/۴ کے قریب تہ تیغ کردئے ۱۳۶۹ء میں تیمور نے اسے دارالخلافہ بنایا اسنے شمال ہندوستان کی تمام ریاستیں فتح کیں۔ اور بہت سا مال و متاع لیکر سمرقند کو واپس آیا۔ اسکا مقبرہ ابتک موجود ہے

اور وہ بڑا پتھر بھی ہے جسپر یہہ بیٹھکر عدالت کیا کرتا تھا - مدرسے یا مسلمان کالج شہر کے

بعض سب سے بڑھ کر نفیس ترین عمارات ہیں - یہہ امیر بخارا کے قبضہ میں آیا - جنسے روسیوں نے ۱۸۶۸ء میں اسے لیلیا ۱۸۸۸ء سے یہہ بحیرہ کیسپین سے ریل کے ساتھ ملتی ہے - آبادی قریباً ۲۳۰۰۰ ہزار ہے

ازبک تاتاری

مرو - سمرقند سے جنوب مغربکو مرغاب کی زرخیز درہ میں واقع ہے - یہہ بہت قدیمی ہے کیونکہ پارسیوں کی ژندواژند میں بھی اسکا ذکر ہے - سلجوق ترکوں کے زیر فرمان یہہ بہت عالیشان شہر تھا - جسے مغلوں نے ۱۲۲۱ء میں اُسے لیا تھا تباہ اور برباد ہونے لگا - اسکو ترکمانوں نے ۱۸۵۶ء میں لے لیا - مگر ۱۸۸۴ء میں روسیوں کے حوالہ کردیا جنہوں نے کیسپین سے ریل بنائی جو اس میں ہو کر گذرتی ہے +

بخارا

بخارا کے جنوب میں افغانستان اور دوسرے جانب میں روسی ترکستان ہے بہت سا حصہ ملک کا خشک اور کلر زمین ہے - جس میں جا بجا نیچی ریت کی پہاڑیاں ہیں - دریاؤں کے پاس ہی کاشت کاری ہوسکتی ہے آب وہوا صحت بخش ہے مگر حد درجہ کی گرمی اور سردی پڑتی ہے - ملک کی خاص دولت بھیڑیں بکریاں - اونٹ گھوڑے اور گدھے ہیں - آبادی میں زیادہ تر ازبک ترکمان اور اصلی ایرانی تاجک ہیں +

بخارا کو آٹھویں صدی کی ابتدا میں عربوں نے فتح کیا تھا - جبکہ ۱۲۲۰ء میں

چنگیز خان نے شکست دی۔ سنہ ۱۴۰۳ء میں تیمور اسپر قابض ہوا اور سنہ ۱۵۰۵ء میں ازبکون نے اسپر تسلط کیا۔ جو ابتک اسکے حکمران ہیں۔ سنہ ۱۸۶۶ء میں خان نے روس کے برخلاف جہاد کا اعلان دیا۔ جبپر روسیوں نے اسکی عملداری پر یورش کی اور مجبور اگا اس سے

امیر یا خان بخارا

ایک عہد نامہ لکھوایا۔ جس سے اس نے اپنے علاقہ کو روسی گورنمنٹ کی ریاست تسلیم کیا اخراجات جنگ ادا کئے اور روسی تجارت کی اجازت دی۔ سنہ ۱۸۸۸ء میں ایک اور عہدنامہ پر دستخط کئے گئے جس سے کسی پردیسی کو بغیر روسی پروانہ راہداری کے ریاست

میں آنے کی ممانعت ہوگئی۔ اور ریاست عملی طور پر روسیوں کے ماتحت ہوگئی۔ رقبہ ۹۲۰۰۰ مربع میل کے قریب ہے اور ممالک مغربی شمالی (ہندوستان) سے بڑا ہے مگر آبادی صرف ۲ ½ ملین ہے +

بخارا - دار الخلافہ ایک میدان میں زرافشان سے چند میل کے فاصلہ پر آباد ہے اسکا محیط قریباً ۹ میل ہے۔ اور اسکے گرد ایک خام فصیل ۲۴ فٹ بلند ہے۔ مکان چھوٹے ہیں اور لکڑی اور خام اینٹوں کے بنے ہوئے ہیں۔ کوچہ بہت تنگ ہیں بڑی بڑی میں سے لدا ہوا اونٹ بمشکل گزر سکتا ہے۔ مساجد کہتے ہیں ۳۶۵ ہیں انمیں سے ایک کے ساتھ ایک مینار ۲۰۰ فٹ بلند ہے جسکو تیمور نے بنایا تھا اور جسپر سے مجرم گرائے جاتے تھے +

بخارا اسلامی مدارس کے واسطے خصوصاً مشہور ہے۔ جہاں ہندوستان اور دیگر ممالک سے طلبہ جایا کرتے تھے +

بخارا کی آبادی قریباً ۷۰۰۰۰ ہزار ہے۔ شہر اب ٹرینس کیسپین ریل کا ایک اسٹیشن ہے +

خیوا

خیوا کی ریاست کے شمال میں بحیرہ ارال ہے۔ مشرق میں دریائے کیسپین اور جنوب میں روسی علاقہ رقبہ قریباً ۲۴۰۰۰ مربع میل ہے اور اودھ کے قریباً برابر ہے۔ آبادی کا تخمینہ سات لاکھ کیا گیا ہے۔ جس میں چار لاکھ خانہ بدوش ترکمان ہیں +

بعض خطہ زرخیز ہیں۔ روئی خاص پیداوار ہے خیوا ایک ازبک ریاست ہے جسکی تیمور کی وسطی ایشیائی سلطنت کے کھنڈرات پر بنیاد رکھی گئی تھی۔ ۱۸۷۳ء میں اسی بہانہ پر کہ خیوا نے باغی کرغیزوں کی امداد کی تھی۔ روسی ۵ دستے لیکر جن میں ہر ایک میں ۳۰۰۰ کے قریب سپاہی تھے شہر میں داخل ہوئے۔ خان نے آکسس کے مشرق کا علاقہ دینا منظور کر لیا۔ اور ۲۰ لاکھ روپیہ تاوان جنگ دیا +

خیوا دار الخلافہ میں خاص کر خام مکانات بنے ہوئے ہیں۔ تین مسجدیں بڑی خوشنما

عمارات ہیں شہر عرصہ گذرا کہ بردہ فروشی کے منڈی کے طور پر مشہور تھا ۔

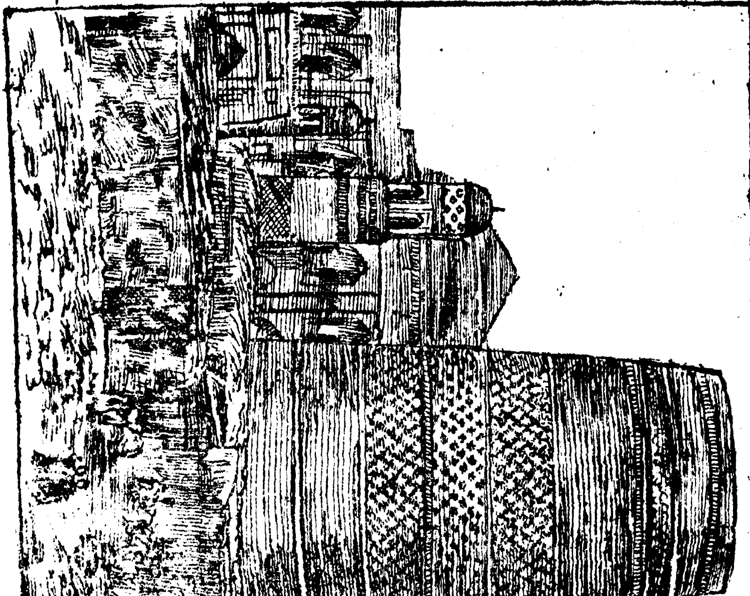

خیوا کا ایک مینار

خاتمہ

ملک روس کی یورپ اور ایشیا دونوں علاقوں کا حال مختصر طور پر بیان ہو چکا ہے

اثر جو خاصکر طبیعت پر پڑتے ہیں وہ یہہ ہیں کہ ایک تو اسکی مملکت کی وسعت - اور دوسرے اسکی حکومت کی خودمختاری اور مطلق العنانی +

روسی قوم میں خود بعض بہت عمدہ خصوصیات ہیں - مگر انہوں نے غلامی سے جس میں یہہ رکہے گئے تھے بہت نقصان اٹھایا - اور ان میں غلامی کے عیوب پیوست ہو گئے - ان میں ایک مہلک میلان شراب کیطرف بھی ہے - ملک میں تعلیم کے قواعد بہت ہی محدود ہیں - ہندوستان کیطرح تعلیم یافتوں کے سب سے بڑھکر حرص سرکاری عہدے لینا ہیں - تنخواہیں تھوڑی تھوڑی ملتی ہیں - رشوت ستانی اور تغلب عام طور پر وبا کیطرح پھیلا ہوا ہے +

یہہ بیان ہو چکا ہے کہ کوئی قوم روس پر حملہ کرنا نہیں چاہتی - تاہم بہت فوج رکھی ہوئی ہے جس میں سے ملک میں جبراً ۸½ لاکھ آدمی ہر سال نوخیزی میں ہی - زبردستی چھین لئے جاتے ہیں - صرف یہی عیب نہیں ہے - اور اقوام کو بھی مجبوراً اپنی حفاظت کے واسطے زیادہ فوجیں رکھنی پڑتی ہیں - سلطنت برطانیہ کو مجبوراً کروڑوں روپیہ مغربی سرحد پر روسی حملہ سے بچنے کیواسطے صرف کرنا پڑتا ہے +

سچ کے طور پر کہتے ہیں کہ موجودہ شہنشاہ کی طبیعت شفیقانہ ہے - اس نے ابتک یورپ میں امن قائم رکھنے کی بھی کوشش کی ہے مگر جو اس نے بیرحمانہ سلوک یہودیوں کے ساتھ کیا ہے اور اسکا اپنی وفادار رعایا پر ظلم کرنا جو صرف ضمیر عزیزہ کی آزادی چاہتے ہیں ایسے افعال ہیں جنہوں نے اسکو مہذب دنیا کی نظروں سے گرا دیا ہے - اس نے اپنے مذہبی تعصب میں بالکل کافرانہ طریق اختیار کیا ہے . . . . +

روسی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کچھ تو اوضاع و اطوار میں یورپین ہیں اور کچھ ایشیائی خاندان کا اشتراکی قاعدہ جیسا کہ ہندوستان میں بھی بہت سے ہردلعزیز گیتوں کا مضمون بنا ہوا ہے - روس میں بھی ہندوستان کیطرح یہہ ٹوٹتا جاتا ہے اسکے فوائد بھی ہیں - مگر نقصانات انکے مقابلہ میں زیادہ ہیں +

پیٹر اعظم کے زمانہ سے پہلے روسی باقی یورپ سے بالکل بے بہرہ تھے - گو تہذیب کے کانٹے میں سب سے نیچے ہیں یہہ خودستائی میں سرشار تھے اور ہندوؤں کیطرح غیروں کو ملیچھ اور ناپاک سمجھتے تھے اور انکے چھوتے بھی نہ تھے - مکالے بیان کرتا ہے کہ کسطرح

+ یہہ زار حال کے باپ کا ذکر ہے +

پیٹر اعظم نے یہہ تغیر پورا کیا :-

"قومی تعصبات کی مذمت کرکے - نہ نوجوان اہل ماسکو کے دلوں کو پرانی مستورات کی کہانیوں سے پر جا کر جنکے انکی آبا و اجداد عادی تہی - نہ اپنے سر کو جھوٹی کہانیوں سے بھر کر - نہ اپنے آپ کو" "ایک عالم کہکر" جب اسنے تمام علوم میں دسترس پیدا کرلی تہی بلکہ روس کو وہ دیگر ممالک کی زبانیں سکھلا کر جنمیں سب سے بڑھکر آگاہی کے ذخیرے جمع تہے - یہہ اس تغیر کو عمل میں لایا اور اسطرح تمام آگاہی روس کے دسترس میں کردی مغربی یوروپ کی زبانوں نے روس کو مہذب بنایا - مجھ کو کچھ شک نہیں کہ اہل ہند پر بہی ایسا ہی ان زبانوں کا اثر پڑے گا - ہندوستان کے ہندو و مسلمانوں کو انگریزی کی مطالعہ سے بڑا فایدہ پہنچیگا +

یہہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ سرف کی آزادی سے موجودہ صورت میں انکو فایدے سے زیادہ نقصان ہوا ہے پہلے ان کو مجبور کرنا پڑتا تھا اور جب یہہ خود اپنے آقا بنے سستی اور شراب خوری میں وقت گذارنے لگے - آزادی اس غرض سے کہ ایک برکت بنے نیک طور پر استعمال کرنی چاہئے +

یہہ امر نہایت اتفاق سے مسلم ہے کہ ایشیا میں روسی حکومت نے ایک برکت کا کام دیا ہے - ظالم اقوام کو جو پہلے ایکدوسرے کے ساتھ کشت و خون کرتی رہتی تہیں بندگان خدا کا نقصان ہوتا تھا دغا بازیاں اور فریب ہوتے تہے اور غلامی تو رہتی تہی - مجبوراً یہہ سب باتیں چھوڑ کر امن و امان میں لوگوں کو رہنا پڑا ہے - ٹرینس کیسپین ریلوے جو ولیڈی واسٹوک تک بنے گی - زمانہ حال کی ایک بڑی فتح ہے - اور اس کا بنانے والا جنرل اننکاف واقعی سب سے بڑھ کر قابل تعریف ہے - بڑی بڑی مشکلات ریت کو ہٹانے - پانی کی کمی - اور دہوپ کی گرمی سے اٹھانی پڑینگی ریل سب سے بڑھ کر مہذب اور شائستہ بنانے کا ذریعہ ہے +

موجودہ مطلق العنانی کی حکومت ہمیشہ جاری نہ رہیگی - روس کو کبھی نہ کبھی زیادہ شائستہ اور مہذب حکومت ملے گی - اور اسکے باشندے بتدریج اس اقبالمندی سے لطف اٹھائینگے - جو انکو ملک کے قدرتی منبع انکو دینگے - اگر یہ انکا اچھی طرح راستی سے استعمال کریں +

تمام شد

فہرست کتب

موجودہ کارخانہ پیسہ اخبار و مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور

جس میں ہر قسم کی دلچسپ اور مفید عام کتابیں درج ہیں

(یہ رعایتیں صرف ۳۱ دسمبر سنہ ۹۹ء تک رہینگی)

(۱) تین روپیہ سے زائد کی قیمت تک کتابیں خریدنے والوں کو پچیس فیصدی کمیشن دیا جائیگا +

(۲) تین روپیہ تک کتابیں خریدنے والوں کو محصول ڈاک معاف +

(۳) پانچ روپیہ کی کتابوں کے خریداروں کو علاوہ کمیشن ٹھپے کی ایک سو نمونوں کا بکس قیمتی ایک روپیہ مفت ملیگا۔ جو نہایت عجیب تحفہ ہے +

(۴) دس روپیہ کی کتابیں خریدنے والوں کو علاوہ کمیشن ایک آلہ قیاس اللبن (یعنی خالص دودھ کی شناخت کرنیکا آلہ) قیمتی عہ اور ایک بکس چائے کی نمونوں کا مفت نذر ہوگا +

(۵) پندرہ روپیہ کی کتابیں خریدنے والوں کو ایک عمدہ ترکی ٹوپی قیمتی ع اور ایک بکس چائے کی ٹکیوں کا قیمتی عسہ مفت نذر ہوگا +

(۶) بیس روپیہ کی کتابوں کے خریدار کو علاوہ کمیشن ایک بلی ٹائم پیس بہت عمدہ وقت دینے والا قیمتی ہے اور ایک سٹ قمیص کے چاندی کے بٹنوں کا نذر ہوگا +

(۷) یکشت سو روپیہ کی کتابوں کے خریدنیوالوں کو علاوہ کمیشن ایک چاندی کی گھڑی عـــ روپیہ قیمت کی نذر ہوگی +

(شائقین بہت جلد درخواستیں بھیجیں کیونکہ یہ رعایتیں بہت جلد واپس لی جائینگی) +

اس فہرست کی کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں +

نئے ناول

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	یہ دلچسپ ناول اہل ہالینڈ کی زندگی کے حالات نہایت دلچسپ اور سیدھے پیرایہ میں ظاہر کرتا ہے۔ روس زبان میں چوٹی کا ناول سمجھکر انگریزی میں اور انگریزی سے آجکل اردو میں ترجمہ ہوکر "انتخاب لاجواب" میں چھپا۔ اور اب پہلی دفعہ کتاب کی صورت میں چھپایا گیا ہے۔ ۲۶۴ صفحہ	[illegible]
[illegible]	روس کے نہلسٹوں کی عجیب و غریب رازداریوں کے حالات اور عشق و محبت کا فسانہ جو "انتخاب لاجواب" میں چھپا ہے۔ زیر طبع	[illegible]
[illegible]	پیسہ حیرت انگیز فسانوں کے سلسلہ سے نمبر ششم جسمیں ایک سرحدی افغان کا عجیب اور حیرت قصہ درج ہے جس نے ایک سکھ سردار کا خاتمہ کر دیا تھا۔ اور ایک ہندوستانی پیر کے یورپ میں جنے کی کوشش کرنیکے پُر مذاق واقعات درج ہیں۔	[illegible]
[illegible]	ایک دلچسپ تاریخی فسانہ عشق اور جنگ کے پُر حیرت حالات کا ہے جسکو مولوی محمد عبد المتین صاحب اہلکار رھوپال نے بڑی خوبی اور لیاقت سے ملمع کیا ہے۔ ۰ صفحہ	[illegible]
[illegible]	یہ پیسہ اخبار کے سراغرسانی کے ناولوں کے سلسلہ میں چوتھا نمبر ہے جسمیں ایک وکیل صاحب کے قتل کا الزام اونکی دوسری بیوی نے پہلی پر لگایا جو بے قصور تھی پہلی بیوی نے بے انداز تکلیفیں اوٹھائیں مسٹر حامد انسپکٹر خفیہ پولیس کی عجیب کوششوں نے اوسپر سے جھوٹے الزام کا سراغ لگایا۔ مصنفہ مسٹر احمد حسین خاں بی۔ اے۔	[illegible]
[illegible]	یہ پیسہ اخبار کے سراغرسانی کے ناولوں کے سلسلہ میں نمبر پنجم ہے جسمیں ایک خوبصورت نوجوان لڑکی کو بردہ فروش عین اوس وقت اوڑا لیجاتے ہیں جبکہ اوسکی برات آ رہی ہے باپ کے گھر میں آئی بیٹھی ہے۔ اوس کا شوہر اس صدمہ سے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ مسٹر صمد سراغرسان افسر کی ان تھک اور عجیب کوششوں سے اس کا پتہ لگتا ہے بردہ فروش وہ شخص تھا جو اصل دلہن کا خسر تھا۔ دولہا کو بچپن میں لاوارث پاکر ایک رئیس نے اپنے بچوں کے ساتھ اوسکی پرورش کی تھی۔	[illegible]
[illegible]	پیسہ اخبار کے حیرت انگیز فسانوں کے سلسلہ میں سے چھٹا نمبر ہے۔ جس میں مصنف شامت اعمال اور آئینہ روزگار وغیرہ نے جس عمدگی سے ایک نوجوان کے حالات اوسکی زبانی سے تصنیف کئے ہیں۔ جبکہ جوان بیوہ والدہ نے ایک شخص سے نکاح کر لیا تھا۔ اس کمبخت اپنی بیوی اور سوتیلے بیٹے کو جو تکلیفیں دی ہیں بیوی تو ان سے جانبر نہ ہو سکی۔ مگر بیٹا بھیک مانگتے مانگتے جا دی بیگیا۔ اوس لڑکے کی پھوپھی نے کس حکمت سے اسکو تعلیم دلائی اور برسر مقصود پہنچایا یہ نہ اور نظر پُر اثر قصہ دنیا کے واقعات کا ہے۔ ۹۰ صفحہ	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

قیمت	بیان	نام کتاب
[illegible]	اس فسانہ میں چھوٹی عمر کی شادی کے برباد کن حالات قابل عبرت پیرایہ میں منشی احمد حسین خاں صاحب بی اے نے درج کئے ہیں ۔	شادی [illegible]
[illegible]	ملک بنگالہ پر راجہ مان سنگھ کی شاہ دہلی کی طرف سے چڑھائی ۔ راجہ مان سنگھ کے فرزند کو ایک زمیندار کی لڑکی سے عشق بہادر راجپوت اور جانباز پٹھانوں کی بہادریاں زور آزما بہادر کی کیفیت تحریر ہے ۔ حق تو یہ ہے کہ اس کا لکھنا مسٹر شرر ہی کا کام تھا ۔	درگیش نندنی
[illegible]	یہ دلچسپ ناول حصہ اول و دوم مصنفہ مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی واقعی دلکش ہے ۔ اسکا فسانہ جیسا دلچسپ ہے ویسا ہی حیرت انگیز ہے ۔	[illegible]
[illegible]	اسمیں دو بچھڑے ان لفیبوں کا سچا فوٹو ۔ اور سچے سین ۔ راجہ جے چند والی اجمیر کے عہد راجپوتوں کی اور سلطان محمود غزنوی کی اسلامی سپاہ کی بہادریاں ۔ مصنفہ مسٹر شرر ۔	منصور موہنا
[illegible]	مندرجہ بالا قصہ بصورت دلچسپ ناٹک ۔	منصور موہنا
[illegible]	مصنفہ مولوی عبد الحلیم صاحب شرر ۔ ہندوستانی شرفا کے عادات ۔ فرخ اور اوسکے سوتیلے بھائی کا مقدمہ ۔ فرخ اور لعت کے عشق کی داستان ہے غضب کی دلچسپی ہے ۔ قیمت ہر دو حصہ	[illegible]
[illegible]	اس ناول میں اوس لڑائی کا ذکر ہے جو اہل اسلام اور عیسائیوں سے واسطے بیت المقدس کے ہوئی تھی ۔ عیسائیوں اور اہل اسلام کا اسلامی جوش ہزارہا عیسائی اور اہل اسلام کا تلوار کے گھاٹ اوترنا ۔ سلطان صلاح الدین کے لخت جگر ملک العزیز اور ورجنا کا عشق ۔ مولوی شرر صاحب نے خوب ناول لکھا ہے ۔	ملک العزیز ورجنا
[illegible]	بہادر ترکوں اور روسیوں کا مقابلہ ۔ ایرانیوں کا جوش سے ترکوں کی مدد کو آنا ۔ منتوحہ روسیوں کو شکست دینا ۔ آخر میں ترک اور ایرانیوں کی مذہبی محبت اور عشق کے تیر و تفنگ ۔ مصنفہ مسٹر شرر ۔	حسن انجلینا
[illegible]	یہ حسرت انگیز اور درد آمیز داستان ہے ۔ عیسائیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی تباہی مصنفہ مولوی عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی ۔	[illegible]
[illegible]	شہزادہ سلیم فلسفیانہ مسئلہ الوہیت رب العالمین ہیں اور منازل دنیا کا گوناگون ایک فسانہ کے پیرایہ میں جناب حاجی محمد خاں صاحب [illegible] نے مرتب کیا ہے	[illegible]
[illegible]	ایک پارسی لیڈی کے عشق کا دلچسپ قصہ ۔	گلشن بائی
[illegible]	مترجمہ منشی سخاوت حسین صاحب بی ۔ اے جس میں ۱۸۵۷ء کے غدر ہندوستان کی ہو بہو تصویر کھینچی گئی ہے ۔	[illegible]
[illegible]	حصہ اول مصنفہ منشی اسرار علی صاحب لکھنوی	رزم بزم
[illegible]	واجد علیشاہ آخری شاہ اودھ کے زمانے کے دلچسپ حالات ۔ غدر کے عبرت خیز واقعات ناول کے پیرایہ اور لکھنؤ کی شستہ زبان میں نہایت خوش اسلوبی سے بیان کئے گئے ہیں ۔	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	..فٹ کے پیرایہ میں قتل عمد کی ایک سچی داستان۔ عدالت سشن کی تمام کارروائی۔ وکیلوں کے ہتھکنڈے۔ اخیر میں اسیسروں کی رائے اور سشن جج کا فیصلہ عجیب لطف دیتا ہے ؎	[illegible]
[illegible]	مصنفہ قاضی عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر و ممبر ایشیاٹک سوسائیٹی جسمیں مع الغوں میں ثروت ..شانی اور اوسکے بڑے نتائج اور دیانت کی بدولت تکلیفات اور اخیر میں سچی خوشی اور عزت کا خاکہ دکھایا گیا ہے اور قصہ قابل تعریف لیاقت کے ساتھ ختم کیا گیا ہے ؎	[illegible]
مہر حیا	انہیں مصنف صاحب نے نہایت لیاقت سے ایک شریف لیڈی کی حیرت انگیز سرگذشت لکھی ہے نہایت دلکش ہے	چار آنے
[illegible]	یا ارباب نامہ ایک لاوارث مسلمان لڑکی کی سرگذشت اور نالیف اور پھر کامیابی کو خوب نباہا ہے دنیا میں سچے دوستوں کی نسبت ایک نہایت ہی قیمتی سبق ہے۔ قابل دید ہے	[illegible]
چار چمن	چار نہایت دلکش فسانے (۱) کالے بال (۲) شہزادی کی عیاری (۳) بدمنی (۴) اکبر اور اوسکے مشیر	چار آنے
[illegible]	ایام غدر کا دردانگیز فوٹو۔ ایک ..... کے خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کی بے نظیر جوانمردی اور حقیقی محبت کی سچی مثال عجیب رقت پیدا کرتی ہے اور کیسی عمدہ ٹریجیڈی ہے ؎	[illegible]
[illegible]	انگلستان کے ملک الشعرا شکسپیئر کے ڈراما اتھلو کا اردو زبان میں صرف لفظی ترجمہ نہیں بلکہ اسکو ایشیائی سانچے میں ڈھال دیا گیا ہے۔ نام بھی ایشیائی مذاق کے مطابق ہے ؎	[illegible]
[illegible]	ایک خوبصورت بارمیڈ یعنی ساقن کا قصہ بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے جو ایک سائیس کے نطفے سے ایک بڑے امیر کی لڑکی کے بطن سے تھی ؎	[illegible]
[illegible]	اس عجیب ناول کو ایسی عمدگی سے مشرقی رنگ میں ڈھالا گیا ہے کہ حسن دوبالا ہو گیا ہے۔ عبارت کی دلکشی محاورات کی بندش مطالب کی چستگی سے قصے کی خوبی میں ایک نیا لطف پیدا ہو گیا ہے ؎	[illegible]
[illegible]	دو حریف سرلنڈرسلوں نے ایک نہایت پیچیدہ مقدمے کی سراغرسانی میں اپنی ساری کوشش صرف کر دی ہے امریکہ کے بدمعاشوں کے ہتھکنڈے دلیری کے ساتھ اور سراغرسانوں کی اعلیٰ قابلیت حیرت پر حیرت پیدا کرتی ہے عجیب دردناک کہانی ہے ؎	[illegible]
[illegible]	زبان تو اس ناول کی لکھنوی ہے اور پلاٹ جو کہ ترجمہ نہیں بلکہ بالکل اصلی ہے۔ دلچسپی کے ساتھ نتیجہ بہت عمدہ رکھتا ہے۔ جو پردے کی تائید میں لکھا گیا ہے۔ پردہ نہ کرانے کی خرابیاں دکھائی گئی ہیں کہ کس طرح شریف گھرانوں کی بہو بیٹیاں بدچلن ہو جاتی ہیں اور یارانے گانٹھے جاتے ہیں۔ ۲۹ باب ؎	[illegible]
[illegible]	انگلستان کے مشہور ناول نویس مسٹر رینالڈس کا ایک نہایت دلکش اور نتیجہ خیز قصہ جو خاص لکھنو کی اردو زبان میں لکھا گیا ہے اور اسطرح پلاٹ کی خوبی پر زبان کی عمدگی مستزاد ہو کر نہایت دلچسپ کتاب بن گئی ہے اسطرح ایک دہقان کی غریب مگر حسین اور نیک دل لڑکی کو ایک لاولد شخص کی خدمت کرنیکے عوض میں ایک بہت بڑی جائداد مل گئی۔ ثابت ہوتا ہے کہ قسمت کیا چیز ہے ؎	[illegible]
[illegible]	ہندوستانی ناول۔ ایک ہندو مہارانی اور انگریزوں کے غدر خیز معرکہ آرا جنگ۔ آخر ناکامی دلچسپی میں بے نظیر حیرت خیز تعجب انگیز واقعات سے لبریز۔ انگریزی چاشنی سے تر ؎	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	سادھوؤں کے ہتھکنڈے۔ ایک باعصمت اور یکجنت ہندو لیڈی کا ان کے ہاتھوں سے اپنی عزت کو بچائے رکھنا نہایت خوبی سے بیان کیا گیا ہے ٭ از مسٹر احمد حسین خاں صاحب بی۔ اے	[illegible]
لاہور خوفناک	جس میں شہر لاہور کے خوفناک اسرار کھولے گئے ہیں نہایت ہی دلچسپ ناول ہے ٭	ایک روپیہ
[illegible]	جولیس ورن فرانس کے مشہور علمی ناول لکھنے والے مصنف کے فسانوں میں سے ایک نہایت دلچسپ قصے کا ترجمہ ہے جس میں ایک عظیم الشان گولے میں بیٹھ کر علمی تحقیقات کے لئے ایک مہم چاند کو روانہ کی گئی ہے ٭	[illegible]
[illegible] چاند بی بی	کس خوبی سے سلطانہ چاند بی بی کے زمانہ کی حکومت دکن کے حالات کی ایک قصہ کے پیرایہ میں انگریزی زبان میں تصویر کھینچی گئی تھی کہ جس کا پورا اردو ترجمہ تیار ہو گیا ہے۔ رزم بزم عشق و محبت دربار جلوس سازش فراز و نشیب کی اس قصہ میں لفظوں سے تصویر کھینچی گئی ہے ممکن نہیں کہ کوئی شخص اسے شروع کرے اور ختم کرنے سے پہلے چھوڑ دے۔ دلچسپی اور دلفریبی کا قصہ میں ایک دریا امڈ ہوا ہے ٭	[illegible]
جہانگیر	ملک الشعرا شیکسپیئر کے مشہور ڈراما ہیملٹ کا اردو ترجمہ لکھنؤ کی زبان میں عجیب زینت پیدا ہوئی ہے (بار دوم)	آٹھ آنہ
[illegible]	ایک اخلاقی ناول جس کی تعریف میں یہ لکھنا کافی ہے کہ رسوم زمانہ کا دریا در کوزہ ہے۔ بد معاشی کا [illegible] کا خوب خاکہ کھینچا گیا ہے مصنفہ منشی احمد حسین خاں صاحب بی۔ اے۔ (بار سوم) ٭	[illegible]
نادر شاہ	شہنشاہ نادر کی ہندوستان پر تاخت اور اوس زمانے کے دربار ہندوستان کے حالات ایک عشقیہ قصہ کے پیرایہ میں بڑی خوبی سے قلمبند کئے گئے ہیں پلاٹ کی خوبی دیکھنے کے قابل ہے ٭ از احمد حسین خاں	[illegible]
[illegible]	جی ڈبلیو رینلڈس کے مشہور ناول رابرٹ میکائر کا اردو ترجمہ عجیب و غریب ناول۔ رابرٹ میکائر پرلے درجے کا بدمعاش۔ قاتل اور ڈاکو ہے۔ اوس کی عیاریاں اور چالاکیاں نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں۔ کیا عبرتناک نتیجہ نکلتا ہے!	[illegible]
[illegible] یہودی	فرانس کے ایک مشہور دلچسپ حیرت انگیز اور نتیجہ خیز ناول کا اردو ترجمہ ہے۔ پلاٹ ایسا دلچسپ اور ایسا حیرت انگیز کہ ایک دفعہ شروع کرکے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ جہاں نورد یہودی ایک بد دعا سے ہمیشہ تکلیف پانے کے گرد پیدل پھرتا رہتا ہے کہیں ٹھہر نہیں سکتا۔ ہر دو حصہ ٭	[illegible]
سوداگر وینس	انگلستان کے مشہور ڈراما نویس شیکسپیئر کا ایک دلچسپ ڈراما اردو زبان میں ڈھالا گیا ہے پرلے درجے کا دلچسپ ہے۔ خون آشام سود خوار کا حشر نہایت دردناک ہے ٭	[illegible]
[illegible]	دلکش اور دلفریب اصلی قصہ۔ ایک بدکار عورت اپنے آشنا کی خاطر اپنے خاوند کو زہر دیتی ہے جو اپنے ایک وفادار دوست کی بدولت بچتا ہے۔ اور عین اوس وقت جب وہ اپنے آشنا سے شادی کرنے کو تیار ہے پکڑی جاتی ہے۔ عجیب دردناک سین دکھائی دیتا ہے ٭	[illegible]
[illegible]	جہانگیر اور نور جہاں بیگم کے تاریخی عشق و محبت کا قصہ۔ شہزادے کے عشق۔ بیگم کی عصمت اور استغنا اور اوسکے خاوند علی قلیخاں کی محبت اور جان بازی کی داستان خون رلاتی ہے۔ اور آخر میں عاشق صادق کی کامیابی سے عجیب لطف پیدا ہوتا ہے۔ از احمد حسین خاں صاحب بی۔ اے ٭	[illegible]
[illegible]	ایک نفریب اسرار دلکش انگریزی ناول کا ترجمہ۔ ایک عیسائی شہزادہ اور ایک خوبصورت یہودن کے عشق و عاشقی کا سچا قصہ۔ جان بازی اور کامیابی کا عجیب سین دکھلایا گیا ہے ٭	[illegible]

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	فسانہ کے پیرایہ میں قتل عمد کی ایک سچی داستان۔ عدالت سشن کی تمام کارروائی۔ وکیلوں کے ہتھکنڈے۔ اخیر میں اسیسروں کی رائے اور سشن جج کا فیصلہ عجیب لطف دیتا ہے ؛	[illegible]
[illegible]	مصنفہ قاضی عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر و ممبر ایشیاٹک سوسائیٹی جسمیں مصائبوں میں ثروت شانی اور اوسکے بڑے نتائج اور دیانت کی بدولت تکلیفات اور اخیر میں سچی خوشی اور عزت کا خاکہ دکھایا گیا ہے اور قصہ قابل تعریف لیاقت کے ساتھ ختم کیا گیا ہے ؛	[illegible]
مہر جبیا	انہیں مصنف صاحب نے نہایت لیاقت سے ایک شریف لیڈی کی حیرت انگیز سرگذشت لکھی ہے نہایت دلکش ہے	چار آنے
[illegible]	یا ارباب نا شہ ایک لاوارث مسلمان لڑکی کی سرگذشت اور تکالیف اور پھر کامیابی کو خوب نبھا ہے دنیا میں سچے دوستوں کی نسبت ایک نہایت ہی قیمتی سبق ہے۔ قابل دید ؛	[illegible]
چار چمن	چار نہایت دلکش فسانے (۱) کالے بال (۲) شمراں کی عیاری (۳) پدمنی (۴) اکبر اور اوسکے مشیر	چار آنے
[illegible]	ایام غدر کا دردانگیز فوٹو۔ ایک اعلےٰ درجے کے خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کی بے نظیر جوانمردی کا حقیقی محبت کی سچی مثال عجیب رقت پیدا کرتی ہے اور کیسی عمدہ ٹریجیڈی ہے ؛	[illegible]
[illegible]	انگلستان کے ملک الشعرا شیکسپیر کے ڈراما اتھلو کا اُردو زبان میں صرف لفظی ترجمہ نہیں بلکہ اسکو ایشیائی سانچے میں ڈھال دیا گیا ہے۔ نام بھی ایشیائی مذاق کے مطابق ہے ؛	[illegible]
[illegible]	ایک خوبصورت زہر بیلی یعنی ساقن کا قصہ بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے جو ایک سائیس کے نطفے سے ایک بڑے امیر کی لڑکی کے بطن سے تھی ؛	[illegible]
[illegible]	اس عجیب ناول کو ایسی عمدگی سے مشرقی رنگ میں رنگا گیا ہے کہ حسن دوبالا ہوگیا ہے۔ عبارت کی دلنشینی محاورات کی بندش مطالب کی چستگی سے قصہ کی خوبی میں ایک خاص لطف پیدا ہوگیا ہے ؛	[illegible]
[illegible]	دو حریف سراغرسانوں نے ایک نہایت پیچیدہ مقدمہ کی سراغرسانی میں اپنی ساری کوشش صرف کردی ہے امریکہ کے بدمعاشوں کے ہتھکنڈے دلیری کے ساتھ اور سراغرسانوں کی اعلیٰ قابلیت حیرت پر حیرت پیدا کرتی ہے۔ عجیب دردناک کہانی ہے ؛	[illegible]
[illegible]	زبان تو اس ناول کی لکھنوی ہے اور پلاٹ جو کہ ترجمہ نہیں بلکہ بالکل اصلی ہے۔ دلچسپی کے ساتھ نتیجہ بہت عمدہ رکھتا ہے۔ جو پردے کی تائید میں لکھا گیا ہے۔ پردہ نہ کرانے کی خرابیاں دکھائی گئی ہیں کہ کس طرح شریف گھرانوں کی بہو بیٹیاں بدچلن ہوجاتی ہیں اور یارانے گانٹھے جاتے ہیں۔ ۲۹ باب ؛	[illegible]
[illegible]	انگلستان کے مشہور ناول نویس مسٹر رینلڈس کا ایک نہایت دلکش اور نتیجہ خیز قصے کو خاص لکھنؤ کی اُردو زبان میں لکھا گیا ہے اور اسطرح پلاٹ کی خوبی پر زبان کی عمدگی مستزاد ہو کر نہایت دلچسپ کتاب بن گئی ہے کسطرح ایک دہقان کی غریب مگر حسین اور نیک لڑکی کو ایک شہزادے کی خدمت کرنیکے عوض میں ایک بہت بڑی جاگیر مل گئی۔ ثابت ہوتا ہے کہ قسمت کیا چیز ہے ؛	[illegible]
[illegible]	ہندوستانی ناول۔ ایک ہندو مہاراجہ اور انگریزوں کی غدر خفیہ تجاویز جنگ۔ آخر ناکامی دلچسپی مضامین میں بے نظیر عبرت خیز تعجب انگیز واقعات سے لبریز۔ انگریزی چاشنی سے پُر ؛	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
زرخرید (?)	پارک نام یکا زات مرتبہ قلم سے اپنے حالات لکھا ہے جسمیں اسنے ایک پہلے درجے کی مرغ اور خود پسند بیگم کی غلامی کی ہے۔ مگر متوحش ہوئے ذلت کے کچھ نہ ملا۔ خوب عبرت انگیز قصہ ہے ؎	[illegible]
[illegible]	بنگلہ زبان سے ایک مشہور ناول کا ترجمہ کیا ہے۔ ایک بنگالی جسمیں ایک یتیم بیوہ لڑکی کی پرورش کرتا ہے اوسکے حسن کی تاب نہ لا کر اوسپر عاشق ہو جاتا ہے بڑا ضبط کرتا ہے مگر بے سود۔ آخر اوس سے دوسری شادی کر لیتا ہے مگر آخیر میں سخت پچھتاتا ہے۔ نہایت عمدہ سبق ہے ؎	[illegible]
[illegible]	اردو زبان کا عجیب ناول۔ پاکیزہ کلام دلچسپ قصہ۔ ایک شخص کو خفیہ طور پر قتل ہو جانے۔ اوسکے قاتلوں کا حال کھلنے۔ خفیہ پولیس کے افسر عیار کی عجیب جانفشانی اور کاوش کے بعد سراغ بہم پہنچانے [illegible] کی ایک بڑی جماعت کے گرفتار ہونے۔ حادثہ [illegible] شخص کی بدولت بھید کیا [illegible] آخر [illegible] عجیب لطف پیدا ہوتا ہے ؎	[illegible]
[illegible]	ہندوستان میں [illegible] بیوگان کی ترویج کی بڑی ضرورت ہے۔ جو شخص اس ایسے مفید اور نیک کام کی ترویج [illegible] نہایت بڑا احسان کریگا۔ چنانچہ کارخانہ پیسہ اخبار لاہور میں یہ ناول [illegible] پیرایہ میں علمی [illegible] کی چاشنی کے ساتھ [illegible] کیا گیا ہے۔ ہر دو حصہ ؎	[illegible]
[illegible]	[illegible] کیفیت [illegible] کی [illegible] ولیم اور [illegible] گورنمنٹ کی [illegible] اہل ہند کی [illegible] کی وفاداری اور [illegible] ہندوستانی [illegible] قوم کے ہاتھوں [illegible] فیصلہ [illegible] اردو زبان میں ختم کیا ہے ؎	[illegible]
[illegible]	یہ [illegible] ایک ہوشیار سراغ رساں کی عجیب اور حیرت انگیز کارگذاریوں کی بدولت خوفناک خطرات سے ایک حسین لڑکی کی جان بال بال بچی۔ [illegible] بدمعاشوں [illegible] ؎	[illegible]
میا بلیک [illegible] پولیس کا افسر	جس نے ایک غیر معمولی سراغ رسانی کی قابلیت [illegible] ایک بدمعاشی کا طلسم توڑ کر ایک قابل رحم لڑکی کو ہمیشہ کی تباہی سے بچایا ؎	[illegible]
[illegible]	روس کے متعلق [illegible] قصے [illegible] لکھے گئے ہیں اون میں یہ [illegible] واقعی [illegible] قصہ ہے۔ روس کا مشہور شہنشاہ پیٹر اعظم [illegible] ایک سازش کا سراغ لگانے کے لئے [illegible] ایک [illegible] کی محبت ایک امیرزادی سے [illegible] کی وفاداری اپنے [illegible] عاشق سے [illegible] بڑی بڑی خوفناک سازشوں کے بعد [illegible] دوسرے درجے کا شخص [illegible] اور اوس کی [illegible] اپنے سامنے شادی کرا دی ؎	[illegible]
[illegible]	اس حصے میں [illegible] عجیب غریب اور حیرت انگیز فسانے اور [illegible] نہایت مختصر [illegible] ہیں [illegible] مطالعہ سے طبیعت نہایت خوش ہوتی ہے۔ ان کی تعریف یہ ہے کہ ہر ایک فسانے کو شروع کر کے ختم کرنے سے پہلے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ [illegible] ہر حصہ ؎	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	انگلستان کے مشہور ڈرامانویس لارڈ لٹن سابق وایسرائے و گورنر جنرل ہند کے نہایت دلفریب ڈراما اور حسن وغرور کا اردو ترجمہ نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ پولائن جو لاما کی ہیروئن ایک امیرزادی ہے ایک امیرزادہ خواستگار ہے۔ اور ایک غریب باغبان کا لڑکا پولائن کا عاشق صادق ہے۔ غرض بہت عجیب غریب واقعات اور پیچیدگیوں کے بعد باغبان کا لڑکا پولائن سے شادی کر لیتا ہے۔ نہایت لطف خیز ڈراما ہے ٭	[illegible]
نثار عشق	رینلڈس کے ایک ناول کا ترجمہ۔ دلچسپ۔ باتصویر ہے	چار آنہ
[illegible]	ایک کامن لڑکی پر ایک امیر عاشق ہو کر دھوکے سے اپنے مکان میں قید کر لیتا ہے اور سخت سے سخت اذیتیں دیتا ہے۔ مگر وہ اس کا کہنا نہیں مانتی۔ آخر جان سے ناامید ہو جاتی ہے لیکن اس کا عاشق صادق اوس کو آن کر اس محبس سے چھڑا آتا ہے ٭	[illegible]
پدمنی	سلطان علاؤالدین اور مہارانی پدمنی کے عشق و محبت کا دلچسپ تاریخی فسانہ ہے۔ قابل دید ہے ٭	[illegible]
[illegible]	عہد سلطنت انگریزی کا فوٹو۔ لکھنؤ کے دو معزز خاندانوں کی سوشل حالت کا نمونہ۔ سیر و شکار۔ نیچر کے دلکش تھیٹر کا نظارہ۔ ایک سنگدل کا ایک حور وش نازنین کو زخمی کرنا۔ عشق و عاشقی کا فسانہ۔ راز و نیاز کا دلچسپ سین۔ بچھڑوں کا ملاپ وغیرہ ٭	[illegible]
[illegible]	اس کتاب میں دنیا کے دور دراز حصہ کے عجیب و غریب حالات کا بیان ہے۔ حصہ اول میں ۶۰ اہلِ ...کے انسانوں کے حالات اور حصہ دوم میں دیوزاد کا بیان جو قد میں تیس گز لمبے تھے۔ عجیب دلکش اور حیرت انگیز فسانہ ہے ٭	[illegible]
[illegible]	رینلڈس کے مشہور ناول انگریزی کا بامحاورہ چلبلیس ترجمہ۔ لندن کے عیاش امیروں کی بدکاریوں کے ایسے دلچسپ واقعات لکھے ہیں کہ مجلس عشرت کا سماں باندھ دیا ہے۔ کہیں رنج آلود تذکرات سے ماتم سرا کا دھوکا ہوتا ہے ٭	[illegible]
[illegible]	مسٹریز آف پیرس۔ شہر پیرس کے اسرار۔ پیرس کے امرا اور نام نہاد شرفا کی بدمعاشیوں اور عیاشیوں کا کچا چٹھا۔ دلچسپی سے پر ہے ٭	[illegible]

مشہور لوگوں کی سوانح عمریاں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	امیر عبدالرحمن خاں بادشاہ دولت افغانستان کی پولیٹیکل اور سوشل زندگی کے مفصل حالات منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار نے فراہم کئے ہیں۔ اخبارات نے اس کتاب کی نسبت بہت اعلیٰ رائے دی ہے۔ کئی ایک تصویریں اور نقشے بھی شامل ہیں۔ انگریزی اخبار نویسوں کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں ٭	[illegible]
[illegible] صلاح الدین	اس میں ملک الشام سلطان صلاح الدین اعظم فاتح بیت المقدس کی سوانح عمری مع مختصر حالات جنگ ہائے صلیبی کے درج ہیں۔ مؤلفہ مولوی سراج الدین احمد صاحب۔ حجم ۲۳۰ صفحہ ٭	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	انگلستان کے مشہور ڈراما نویس لارڈ لٹن سابق وائسرائے و گورنر جنرل ہند کے نہایت دلفریب ڈراما لو اور پرائڈ و غرور کا اردو ترجمہ نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ پولائن ڈراما کی ہیروئن ایک امیرزادی کا ایک امیرزادہ خواستگار ہے۔ اور ایک غریب باغبان کا لڑکا پولائن کا عاشق صادق ہے غرض عجیب عجیب واقعات اور پیچیدگیوں کے بعد باغبان کا لڑکا پولائن سے شادی کر لیتا ہے۔ نہایت لطف خیز ڈراما ہے ۔	[illegible]
تار عشق	رینلڈس کے ایک ناول کا ترجمہ۔ دلچسپ۔ باتصویر ۔	چار آنہ
[illegible]	ایک کمسن لڑکی پر ایک امیر عاشق ہو کر دھوکے سے اپنے مکان میں قید کر لیتا ہے اور محنت سے سخت اذیتیں دیتا ہے۔ مگر وہ اوس کا کہنا نہیں مانتی۔ آخر جان سے ناامید ہو جاتی ہے لیکن اس وقت اوس کا عاشق صادق اوس کو آن کر اس مصیبت سے چھڑاتا ہے ۔	[illegible]
پدمنی	سلطان علاؤالدین اور مہارانی پدمنی کے عشق و محبت کا دلچسپ تاریخی فسانہ ہے۔ قابل دید ہے ۔	[illegible]
[illegible]	عہد سلطنت انگریزی کا فوٹو۔ لکھنؤ کے دو معزز خاندانوں کی سوشل حالت کا نمونہ۔ سیر و شکار نیچر کے دلکش تھیٹر کا نظارہ۔ ایک سنگدل کا ایک حور وش نازنین کو زخمی کرنا۔ عشق و عاشقی کا فسانہ۔ راز و نیاز کا دلچسپ سین۔ بچھڑوں کا ملاپ وغیرہ ۔	[illegible]
[illegible]	اس کتاب میں دنیا کے دور دراز حصص کے عجیب و غریب حالات کا بیان ہے۔ حصہ اول میں ۶ انچ کے انسانوں کے حالات اور حصہ دوم میں دیو زاد کا بیان جو قد میں تیس گز لمبے تھے۔ نہایت دلکش اور حیرت انگیز فسانہ ہے ۔	[illegible]
[illegible]	رینلڈس کے مشہور ناول انگریزی کا بامحاورہ ترجمہ۔ لنڈن کے عیاش امیروں کی بدکاریوں کے دلچسپ واقعات لکھے ہیں ... کا سماں باندھ دیا ہے۔ کہیں رنج آلود تذکرات سے ماتم سرا کا دھوکا ہوتا ہے ۔	[illegible]
[illegible]	مسٹریز آف پیرس۔ شہر پیرس کے اسرار۔ پیرس کے امرا اور نام نہاد شرفا کی بدمعاشیوں اور عیاشیوں کا کچا چٹھا۔ دلچسپ ہے ۔	[illegible]

مشہور لوگوں کی سوانح عمریاں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	امیر عبدالرحمن خاں بادشاہ دولت افغانستان کی پولیٹیکل اور سوشل زندگی کے مفصل حالات منشی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار نے فراہم کئے ہیں۔ اخبارات نے اس کتاب کی نسبت بہت اعلیٰ رائے دی ہے۔ کئی ایک تصویریں اور نقشے بھی شامل ہیں۔ انگریزی اخبار نویسوں کے اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں ۔	[illegible]
سلطان صلاح الدین	اس میں ملک الناصر سلطان صلاح الدین اعظم فاتح بیت المقدس کی سوانح عمری مع مختصر حالات جنگہائے صلیبی کے درج ہیں۔ مؤلفہ مولوی سراج الدین احمد صاحب۔ حجم ۳۰۴ صفحہ ۔	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

قیمت	بیان	نام کتاب
[illegible]	یعنی قدردرت قدرشناس ملک رفعت ملکہ معظمہ الگزینڈرینا وکٹوریا قیصرہ ہند و ملکہ انگلینڈ کی زندگی کے حالات مصنفہ منشی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار۔ طبع ہشتم ؛	[illegible]
[illegible]	راجہ اشوک بودھ مذہب کے بہت بڑے مجدد اور رائج کنندہ کے حالات۔ مصنفہ بابو شاما پیراں پرشاد ؛	[illegible]
[illegible]	یعنی حکیم ابو القاسم فردوسی کی سوانح عمری۔ اسکی شاعری کے حالات اور نامی شعراء سے مقابلہ جس کو مرزا حیرت دہلوی نے بڑی تحقیقات اور محنت سے تصنیف کیا ہے۔ قابل دید ؛	حالات فردوسی
[illegible]	امریکہ کے مشہور فلاسفر مدبر اور اخبار نویس کی سوانح عمری اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی۔ انگریزی سے اردو میں منشی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ترجمہ کیا ہے۔ اس کمال حوصلہ اور بلند ہمت شخص نے نہایت گمنامی اور افلاس سے صرف اپنی کوشش اور لیاقت سے نکل کر دنیا میں ایسی بڑی شہرت اور عزت حاصل کی ہے کوئی دنیا دار ممکن نہیں کہ اس بیش قیمت کتاب کو دلچسپی سے نہ پڑھے بلکہ پڑھ کر اس کے مضامین پر عامل معلوم ہو۔ یورپ اور امریکہ میں لاکھوں اشخاص صرف اس کتاب کی بدولت کامیاب اور دولتمند ہو گئے ؛	[illegible]
دو آنہ	فرانس کے عظیم الشان بہادر اور یورپ کے جنگجو سپاہی بادشاہ کی سوانح عمری ؛	نپولین بوناپارٹ
دو آنہ	یہ پالیسی نہایت مشہور اور معشوقان عالم کے مختصر حالات مع ایک دلچسپ دیباچہ کے ؛	معشوقان عالم
دو آنہ	کی سوانح عمری۔ عرفان اور ریاضت کی رہنما ہے ؛	مہاتما بدھ
آٹھ آنہ	سکندر اعظم شاہ مقدونیہ کی نہایت معتبر اور قابل دید سوانح عمری۔ با تصویر	آئینہ سکندری
دو آنہ	کا با تصویر تذکرہ ؛	حکیم ارسطو
[illegible]	یہ کتاب انگلستان کی ایک شہزادی نے قسطنطنیہ میں مدت تک رہ کر اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر سلطان المعظم کے عہد حکومت کے متعلق لکھی ہے۔ جس میں کمال خوبی کے ساتھ حضرت سلطان کی قابلیت اور ترکی کے پیچیدہ مسئلے کے عموماً سمجھنے کے حالات درج ہیں اس کا اردو ترجمہ مع بہت سے حواشی کے چھاپا گیا ہے اور اس کے علاوہ ۳۵ پورے صفحہ کی تصاویر مع ایک نقشہ ترکی کے لگائی گئی ہیں۔ طبع دوم (مجلد) ؛	[illegible]
[illegible]	پیشوائے تہذیب ہند بانی برہمو سماج۔ اس نامور بزرگ اور خدا پرست۔ محب الوطن۔ فاضل۔ فلسفی۔ دیانتدار سدہارک کی زندگی کے دلچسپ اور تعلیم دینے والے حالات ایسے ہیں کہ جن کے مطالعہ سے ہر شخص اپنی اپنی سمجھ کے مطابق فیض اٹھا سکے اور چھوڑنے سے پہلے قائل ہو جاوے کہ راجہ رام موہن رائے بڑا ریفارمر تھا۔ مجلد مع تصویر عکسی ؛	[illegible]
[illegible]	شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور تصانیف کے حالات۔ یہ مصنفہ منشی احمد حسین خاں صاحب مصنف کتب متعددہ۔ اس سے پیشتر بعض اصحاب نے شیخ شیراز کی زندگی کے اور تصانیف کے ذکر میں ادھورے حالات چھاپے ہیں۔ لیکن یہ سب سے آخری کتاب یقین کیا جاتا ہے کہ بہت اچھی ثابت ہوگی ؛	حالات سعدی

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
ابوالفضل علامی	شہنشاہ اکبر کے وزیر اعظم اور زبردست مدبر اور انشا پرداز کا تذکرہ	دو آنہ
ایک شرابی کی سچی سرگزشت	اس کتاب کی تعریف اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ایک مشہور شرابی کی اپنے قلم سے لکھی ہوئی سوانح عمری۔ جس میں اپنی عمر بھر کی شراب کی بدولت تکلیفات کا خاکہ کھینچ کر توبہ کرتا ہے	[illegible]
جنرل گارفیلڈ کی باتصویر سوانح عمری	امریکہ کا تاریخی اور مشہور اور بڑا آدمی۔ ایک مفلس مزدور لڑکا کس طرح اضلاع متحدہ امریکہ کا پریسیڈنٹ ہوگیا۔ قدرت کا عجیب کرشمہ	[illegible]
شیخ الرئیس	معلم ثانی حکیم بو علی سینا کی سوانح عمری	تین آنے
پیٹر اعظم	اس سلطنت روس کے بانی زار روس کی باتصویر سوانح عمری	تین آنے
نادر شاہ	ایشیا کے مشہور سپاہی۔ بادشاہ اور مدبر کے حالات	دو آنے
مارٹن لوتھر	پروٹسٹنٹ مذہب کے بانی اور یورپ کے بڑے عیسائی ریفارمر کی زندگی کے حالات	دو آنے
مسٹر گلیڈسٹون	انگلستان کے سابق وزیر اعظم کے حالات	دو آنے
تذکرہ شیکسپیر	انگلستان کے ملک الشعرا کی سوانح عمری	دو آنے
وان ہمبولڈ	مشہور عالم علوم طبعی کی سوانح عمری	دو آنے
شہنشاہ بابر	کی زندگی کے دلچسپ حالات	دو آنے
جون آف آرک	ایک بہادر یوروپین عورت کے حالات	دو آنے
ڈیوڈ لیونگسٹون	افریقہ کے مشہور سیاح کے حالات	دو آنے
حکیم کنفیوشس	چینیوں کے پیشوا کی سوانح عمری	دو آنے
حالات ذوق	شیخ ابراہیم ذوق ملک الشعرا ہند کے حالات بڑی تحقیق سے قلمبند کئے گئے ہیں	چار آنے
تذکرہ محمود	سلطان محمود غزنوی کی سوانح عمری	دو آنے
جان ملٹن	ملک الشعرائے انگلستان کی سوانح عمری	دو آنے
[illegible]	اس میں بانی ہنود کے تمام دیوتاؤں رشیوں منیوں۔ راجاؤں۔ اپسراؤں اور دیگر وغیرہ کے نام جو شاستروں۔ پرانوں اور دوسری تاریخی کتابوں میں وارد ہوئے ہیں مع ان کے حالات بترتیب لغات درج ہیں۔ اور بغرض سہولت ناموں کو دیوناگری میں بھی درج کردیا ہے	[illegible]
[illegible]	امریکہ کے دریافت کرنے والے مشہور جہازران کے حالات	دو آنے
جنرل گورڈن	چین و مصر کے مشہور انگریزی جنرل کی سوانح عمری	دو آنے
حالات سودا	ملک الشعرا ہند مرزا رفیع السودا مشہور شاعر کے حالات	ایک آنہ
سوانح تیمور باتصویر	تیمور کی ابتدائی پست حالت۔ تعلیم و تربیت۔ شاہ راہ ترقی کی مشکلات اور ملک گیری کے پُرجوش تصورات	دو آنے

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

تجارت اور عام کاروبار کے متعلق کتابیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	(حصہ اول) جس میں ہر پیشہ کے دنیا داروں کی مفید مطلب باتیں دنیا میں ہر پیشے سے دولت کمانے اور دولتمند ہونے کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ اور کئی کروڑپتی لوگوں کے تجربات اس بارے میں درج ہیں۔ طبع دوم۔ پاکٹ سائز۔ مجلد ؁	[illegible]
[illegible]	یعنی طریق دولت حصہ دوم۔ علاوہ قرض کی جانستاں بلا سے نجات کی تدابیر بتلانے کے اس کتاب میں بیسیوں مفید مطلب ہدایات دولت کمانے اور بچانے کے متعلق درج ہیں۔ ملک میں عام رائے نے تسلیم کیا ہے کہ جس طرح کتاب طریق دولت کے دو حصے لکھے گئے ہیں۔ اس قسم کی پہلے کوئی کتاب اردو میں موجود نہیں ہے۔ مجلد ؁	[illegible]
[illegible]	(حصہ سوم طریق دولت) اس کتاب میں امریکہ کے مشہور نمائش کرنے والے کروڑپتی مسٹر بارنم نے اپنی زندگی کے تجربات سے روپیہ پیدا کرنیکے طریقے ظاہر کئے ہیں۔ کتاب میں بہت سی تصاویر بھی ہیں۔ زیر طبع ؁	[illegible]
پند سودمند	مسٹر کابٹ کی انگریزی کتاب سے سودمند ہدایات متعلقہ سوداگران سردار امیر سنگھ صاحب ٹھیکیدار نے مرتب کیا	ایک آنہ

علوم نادرات روزگار کا ذخیرہ

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	یہ کتاب ہاتھ کی ہتھیلی سے انسان کی قسمت اور اسکی طبیعت و تعلقات کے حالات معلوم کرنے کے لئے پرانا ہے۔ اس میں انسان کے سیدھے اور الٹے ہاتھ کے قدرتی قد کے بارہ نقشوں مع کئی ایک چھوٹے نقشوں کے درج ہیں۔ جو لوگ مانتے ہیں کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور اسی لئے ہاتھ کی لکیریں کسی مطلب کے لئے کھینچی گئی ہیں وہ اس کتاب سے ضرور لطف حاصل کرینگے ؁	[illegible]
[illegible]	سوم سر نوشت تقدیر یعنی انسانی قسمت کا فیصلہ۔ ایک مشہور انگریزی رمال کی کتاب کا ترجمہ ملے حکیم فیثاغورث کے تیس حالات زندگی مع نو سو جوابات کے درج ہیں۔ پہلا سلسلہ ہے کہ اردو میں آجتک کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ بار دوم ؁	[illegible]
[illegible]	علم مسمریزم کے ایک مشہور اور انگریز عامل کی مستند کتاب کا ترجمہ۔ شائقین علم مسمریزم کو یہ کتاب ضرور منگانی چاہئے جو باقاعدہ اوستاد مسمریزم دنیا مسمریزم کی کامل مہارت پیدا کر دینی ہے۔ سلسلہ علم غیب میں پانچویں کتاب ؁	[illegible]
[illegible]	علم مسمریزم کی تحقیقات شدہ تعلیم اور بلا مواد دیات کے مسمریزم کے ذریعہ سے علاج کرنیکا طریقہ مصنفہ ماسٹر امید پرشاد صاحب ایڈیٹر مجلہ مع العلوم ؁	[illegible]
زندہ جاوید	ماسٹر امید پرشاد صاحب نے یہ کتاب علم روحانی اور حالات مابعد الموت کے متعلق مرتب کی ہے ؁	ایک روپیہ

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

قیمت	بیان	نام کتاب
۱عہ مجلد	پنسل۔ دیاسلائی بنانا۔ آئینہ پر قلعی کرنا۔ صابون اور موم بتی بنانا۔ گلٹ سازی۔ تیزاب۔ رنج۔ آتشبازی۔ عطریات وغیرہ۔ مصنوعی اشیائے تمدنی کی نقل۔ سیاہی۔ چکنائی وغیرہ کا داغ دور کرنا۔ دھاتوں کے متعلق عجیب اعمال۔ علم کیمیا۔ طبی نادر نسخے۔ دفینہ۔ حشرات الارض۔ علاج سمیات۔ تیز جوہر۔ سنت ور روغن۔ بہیمہ۔ اشیا کا تازہ رکھنا۔ جواہرات۔ مینا کاری۔ چینی برتن بنانا۔ کانچ ڈھالنا۔ فوٹو گرافی۔ کھاد کے متعلق۔ لیمونیڈ۔ سوڈا واٹر۔ برف کی نقلی جمانا۔ کاغذ بنانا۔ عمدہ عمدہ شربت وغیرہ وغیرہ۔ درج ہیں کہ جن کے آزمانے اور ان پر عمل کرنے سے ہر شخص خواہ دولتمند ہو یا غریب بے اندازہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہی اور اس قدر قیمتی باتوں کا جاننا ہزار ہا روپے کے خرچ اور محنت سے میسر ہو سکتا ہے۔ مگر یہاں کوڑیوں کے مول آپ کے پیش کی جاتی ہیں۔ لن طبع سوم صفحہ ۲۴۰۔ مجلد	مخزن صنعت و حرفت حصہ اول
۱عہ مجلد	حصہ اول کی طرح اس میں بھی حسب ذیل مضامین کے علاوہ اور بہت سے مضامین درج ہیں۔ نگینوں کے چند عجیب اعمال۔ پتھر کے اعمال۔ پرندوں کا چمڑا اور کھال درست کرنا۔ چمڑے کا بیان۔ صیقل۔ جلا اور آبداری۔ برونز۔ رنگ یعنی پینٹ کا عمل۔ تصویروں کے چوکھٹے سنہری بنانے۔ کوفت کا کام۔ قلعی گری۔ سیپ کا عمل۔ ہاتھی دانت کا عمل۔ سینگ کے عمل۔ موم کے عمل۔ گوند تیار کرنا۔ لاکھ کا کام۔ سنگ مرمر کا بیان۔ بالوں کا بیان۔ تیل کا بیان۔ بیٹھو کا بیان۔ ٹانکا بنانا اور ٹانکا چلانا۔ دھاتوں کے متعلق چند عجیب اعمال۔ تکملہ چند قسم کے ایسڈوں کا بیان۔ شراب بنانا۔ ہر قسم کا ایسنس بنانے کی انگریزی تراکیب۔ اکسٹرکٹ یعنی ادویات کے جوہر بنانے۔ مختلف اقسام کے پلشس بنانے۔ امراض کے متعلق انگریزی دواؤں کے سفوف یا پوڈر۔ اچاروں کا بیان۔ مختلف اقسام کے مرہم۔ مختلف اقسام کی انگریزی گولیوں کے نسخے۔ چند مفید پلاسٹروں کا بیان صفحہ ۲۸۰۔ طبع دوم	مخزن صنعت و حرفت حصہ دوم
۱عہ مجلد	حصہ اول و دوم کی طرح علاوہ سینکڑوں قیمتی اور مفید مضامین کے تیسرے حصہ میں ماپ تول اور پیمانے۔ قیمتی معلومات۔ چند شربت و گولیاں۔ عکسی تصویر کھینچنے کے ضروری نسخے۔ بیکنگ پوڈر بنانا۔ جسم مردہ کو مصالحوں سے قایم رکھنا۔ مفید اشیا کی ویرنگ حفاظت۔ روغن ناقابل کشیدہ معدنی روغن۔ مہر لگانے کی لاکھ۔ شہروں کے فوارے۔ سیمنٹ یعنی جوڑنے والے مصالحے۔ انگریزی عطر و خوشبوئیں۔ ست یا رب۔ روغن قابل کشید۔ مختلف اشیا صاف کرنا۔ داغ اور دھبے دور کرنا۔ مقوی خوشگوار غذائیں۔ گاسیس۔ چھوٹے چھوٹے دلچسپ علمی تجربے۔ مشہور انگریزی کیمیاگروں کی اصطلاحات۔ گلٹ سازوں کی مفید باتیں۔ مختلف اقسام کے رنگ بنانا۔ عام خوشبو کے اقوال و خواص۔ محلول ست یعنی ایسنس۔ دھاتوں کے عجیب اعمال۔ لکڑی کو مختلف رنگ دینا۔ چاک کی نگینہ پنسل۔ بعض اشیا کا رنگ اڑانا اور سفید کرنا۔ انگریزی طریق سے ریشم و پشمینہ رنگنا۔ چند پسندیدہ مٹھائیاں۔ لاکھ کا رنگ و عمل۔ متفرقات وغیرہ وغیرہ درج ہیں۔ صفحہ ۲۵۲ بلکی جلد ہے	مخزن صنعت و حرفت حصہ سوم
	حصہ اول دوم و سوم کی طرح علاوہ سینکڑوں قیمتی مضامین کے چوتھے حصہ میں انگریزی مٹھائیاں بنانا۔ چربی۔ بالوں ہاتھی دانت وغیرہ کا نکھارنا۔ الکوہل مختلف اشیا سے بنانا	

[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
ذخیرہ صنعت و حرفت حصہ چہارم	سکے جوہر مختلف چیزوں سے ملائی کی برف بنانا۔ ادویات دافع عفونت بنانا۔ شکر کے متعلق تجربے ابری کاغذ وغیرہ پر چینی برتن بنانے۔ کارچ ڈھالنا۔ دیواروں کو منقش کرنا۔ انگریزی آتشبازی بنانا۔ ہر قسم کے روغن بنانا۔ جاپانی وارنش۔ پالش کے چند نسخے۔ عمارت کے متعلق ضروری نسخے۔ صابون کا مکمل حال۔ تصویر کے عجیب اعمال۔ سنہری ڈبیاں ریسنگ۔ وسنا گھاس گھوڑے کے بال۔ چرمی اسباب۔ شراب مختلف دھاتیں کاغذ وغیرہ چیزیں رنگنا مصنوعی ہاتھی دانت۔ آگ بجھانے والے مصالحے۔ لکڑی رنگنا۔ دھاتوں کے متعلق ضروری باتیں۔ فوٹوگرافی کے مختلف اقسام اور نسخے پتھر کے چھاپے اور اینجنگ کے عمل اور مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ صفحہ ۲۴۰ ؁	[illegible]
مرقع الوان	آب رنگوں پر بحث۔ موجودہ زمانہ میں رنگوں کی حالت۔ آب رنگ کے نمونے رنگوں کی ماہیت اور تقسیم۔ سفید آب۔ زرد و نارنجی رنگ۔ سرخ رنگوں کا حال۔ اودے۔ نیلے سبز بھورے اور سیاہ رنگوں کا حال۔ ہندوستان کے قدیمی رنگ۔ اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر اصلی رنگوں میں ان کے نمونے دکھلائے گئے ہیں۔ اردو زبان میں پہلی کتاب	[illegible]
[illegible]	یعنی کتاب "باورچی خانہ" کا حصہ اول جسمیں صدہا اہل ہنود کے انواع و اقسام کے لذیذ اور پُرمزہ نمکین اور شیریں کھانے مٹھائیاں۔ حلوے۔ پوریاں کچوریاں۔ پھلوڑیاں کھیریں۔ بھاجیاں۔ ترکاریاں۔ چٹنیاں۔ آچار وغیرہ درج ہیں ؁	[illegible]
خوان یغما	یعنی حصہ دوم کتاب "باورچی خانہ" جسمیں اہل اسلام کے انواع و اقسام کے صدہا لذیذ اور پُرمزہ کھانے پلاؤ۔ زردہ۔ قورمہ۔ مربے۔ چٹنیاں۔ اور ہر قسم کے گوشت پکانے اور آچار وغیرہ بنانے کی ترکیبیں درج ہیں ؁	[illegible]
[illegible]	جس کو منشی حاکم الدین صاحب مصنف کلید صنعت انچارج جنگ و پرنٹنگ فیکٹری اوکاڑہ نے مکینکل انجنیروں کی سہولت کے لئے بمبئی انسپکشن ایکٹ ۱۸۶۹ء کے مطابق مرتب کیا ہے۔ اور کئی ایک انگریزی کتب سے بکثرت مضامین متعلقہ مکینکل انجنیروں کے لئے قلمبند کئے ہیں۔ اردو میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں ؁	[illegible]
انگریزی علم باجہ کا پہلا حصہ	جس کو مسٹر لل۔ سی بوکر میڈ ماسٹر ریاست کپورتھلہ نے اردو میں دیسی بینڈ باجا والوں کے لئے مرتب کیا ہے۔ قیمت رعایتی	[illegible]
[illegible]	منشی محمد یحییٰ صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین نے بغرض افادہ اہل انجنیرنگ بطرز مسلسل قواعد انجنیرنگ یہ کتاب تیار کی ہے صفحہ ۳۳ ۔ پکی جلد ؁	ایک روپیہ چار آنے
رسالہ علم مقناطیس	پروفیسر ٹنڈل ڈی سی ایل ایل ڈی ایف آر ایس پروفیسر علم طبیعیات شاہی مدرسۃ العلوم برطانیہ کلاں کی کتاب علم مقناطیس کا اردو ترجمہ۔ باجازت مصنف صفحہ ۲۵ ؁	[illegible]
[illegible]	اس رسالہ میں مع دیگر چند مفید زراعتی مضامین کے فن زراعت پر پبلک لکچرات معلومات لکھے گئے ہیں۔ صفحہ ۹۲ ؁	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں ؁

نام کتاب	بیان	قیمت
رہبر انجن ڈرائیوری حصہ اول	مصنفہ مسٹر حاکم الدین صاحب ایم اے۔ دخانی انجن کے فواید اور اس کی کارگزاریوں کو گنتا کوئی آسان کام نہیں۔ مگر تاہم اہل ہند نے اس علم سے جس کو مکینکل کہتے ہیں بہت کم واقفیت حاصل کی ہے۔ اس کتاب میں انجن کے کل پرزوں کے نام و تمام ساخت و حالات بڑی وضاحت سے مع تصاویر کے ان کا مطلب سمجھایا ہے اس کے بعد انجن ڈرائیور اور ناظرین کے لئے کل ہدایات لکھ کر ۱۲۵ امتحانی سوالات مع جوابات لکھے ہیں جو شخص انجن کی حقیقت کو سمجھنا چاہے اس کو اور خصوصاً محکمہ ریلوے کے کل ملازموں کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیے	[illegible]
عجائبات موجودات	جس میں علمی حقائق متعلق آتش فشاں پہاڑوں۔ گرم چشموں۔ پانی۔ ہوا۔ بادل۔ کہر۔ برف۔ ژالہ۔ قوس قزح۔ ہالہ وغیرہ کے درج ہیں ؞	[illegible]
رہبر انجن ڈرائیوری حصہ دوم	سٹیم انجن کی تعریف۔ تقسیم اصول۔ کیونکر پیدا کیا جاتا ہے۔ طاقت جر ثقیل کا ہر طرح کا عمل۔ انجن خود متحرک کیونکر ہو سکتی ہے۔ حرارت کیا ہے۔ انجن کی طاقت۔ انجن کے پرزوں کا تناسب۔ بخار کا دباؤ اور پسٹن کی رفتار نقشہ ایک انچ سے لے کر ۱۰ فٹ تک کا۔ مع تعداد محیط مع کسرات انچوں میں۔ غرضیکہ بے شمار عجیب و غریب مضامین پر اس خوبی سے بحث کی گئی ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ صفحہ ۱۸۰ ؞	[illegible]
رہبر فوٹوگرافی [illegible]	تعریف۔ اصول۔ کیفیت و فواید۔ احوال فوٹوگرافی روشنی کی کیفیت۔ قوت و فعل کا انتقال اور آلات۔ اوزاروں اسباب اور سامان کا بیان جو اس کام میں استعمال ہوتے ہیں۔ ایکسپوژر اور ڈیویلپمنٹ کا بیان۔ اور تمام نسخے۔ تصویر کا چھاپنا۔ آخر میں تمام چیزوں کے نام اردو اور انگریزی میں بالمقابل درج ہیں۔ یہ ایسی عمدہ کتاب ہے کہ فوٹوگرافروں کو بھی ضرور منگانی چاہیے۔ شائقین موقع ہاتھ سے نہ دیں۔ صفحہ ۱۴۲ ؞	[illegible]
مبادی العلوم	جس میں علوم کے ابتدائی حالات ہیں۔ صفحہ ۹۶ ؞	دو آنہ
رسالہ میکانک	جس میں ہر قسم کی گھڑیوں اور ساونداروں کا بیان ہے۔ صفحہ ۳۲	دو آنہ
[illegible]	مربے۔ حلوے۔ اچار اور چٹنیاں بنانے کا عجیب و غریب رسالہ ہے اس میں نہایت وضاحت کے ساتھ ایک ایک چیز کے اچار۔ مربے۔ حلوے اور چٹنیاں بنانے کی نایاب ترکیب درج ہیں جو بازار تلاش کے بھی نہ مل سکیں۔ ایک ایک ایسا نسخہ درج ہے کہ جس پر اگر آپ سینکڑوں روپے قربان کر دینے کو تیار ہونگے۔ ایسے ایسے مقوی اور میٹھے حلوے بنانے کے نسخے اور طریق درج ہیں جو [illegible] کا حکم رکھتے ہیں۔ اگر لطف زندگانی اٹھانا ہے تو فوراً منگائیے۔ طبع سوم ؞	[illegible]

طب

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	کیا ہم حکمت۔ تندرست۔ بشاش اور خوبصورت بچے اپنی کوشش سے پیدا کر سکتے ہیں؟ بیشک۔ یہ رسالہ ہر متاہل کے لئے قابل دید ہے۔ ضرور منگائیے اور اس پر عمل کیجئے تاکہ آئندہ نسلیں حسب دلخواہ تیار ہوں۔ صفحہ [illegible] ؞	[illegible]

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	ہر شخص بے وقت موت سے بچنا نہیں چاہتا حفظ صحت کا عطر۔ روز مرہ کے علاوہ آمد کے لئے قابل قدر ہدایات اور طبی اصول کی پیروی بیحد مفید ہے۔ صفحہ ۱۲	[illegible]
[illegible]	علمی اور عملی مضامین جتنی کارآمد ذخیرہ جمع ہیں کہ علم طب کے تمام اصول اور معالجات امراض اور فن جراحی کے خاص قاعدے مفصل طور پر رقوم ہونے کے سوا علم نجوم کے وہ مسائل جو صناعت موصوف کے متعلق ہیں بہ تشریح مسطور ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ صفحہ ۱۶۸	[illegible]
[illegible]	امریکہ میں ایک محقق نے تجربہ اور تحقیق کی ہے کہ جس شخص کے گھر میں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں لڑکے یعنی اولاد نرینہ کن تدابیر سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ اس کتاب کا ترجمہ ہے۔ کون ہے جو اولاد نرینہ کا خواہشمند نہ ہوگا۔ اہل ہنود کے اعتقاد کے مطابق تو بغیر اولاد نرینہ کے مرد بہشت میں نہیں جا سکتا۔ اس بے بہا کتاب کو ضرور خرید کر پڑھئے۔ بار دوم	[illegible]
[illegible]	غسل کی تاریخ۔ خالص و غیر خالص پانی کی پہچان۔ نفع و نقصان اور مفصل بیان۔ غیر خالص پانی کو صاف کرنے کی آسان ترکیبیں اور مختلف علمی طریقے۔ پانی کے خواص اور فواید۔ مختلف طریقوں اور طرزوں سے غسل۔ مختلف قسم کے سرد۔ گرم۔ خشک۔ تر غسل آبزن نطول یا شوربہ جلوہ گری وغیرہ کے طریقے مع تصاویر اور مختلف امراض میں ان کے ذریعہ علاج اور نفع وغیرہ کا مفصل بیان۔ متفرق آلات غسل کی تصویریں اور ان کا بیان مختلف قسم کے حماموں کے نفع و نقصان اور حمام اور غسل کرنے کی کارآمد ہدایتیں۔ روسی و رومی وغیرہ حماموں کا حال۔ برقی غسل۔ زخم۔ دنبل۔ ناسور۔ موچ۔ چوٹ وغیرہ کا علاج۔ صرف پانی کو مختلف طریقوں سے استعمال کرنے کے ذریعہ۔ جراحی کی کارآمد ہدایتیں۔ خشک و تر پٹیاں اور گدیاں۔ سینک وغیرہ کے فواید اور طریق استعمال۔ علاج المائیہ یعنی تمام قسم کی بیماریوں کا علاج۔ پانی پینے۔ لگانے۔ باندھنے وغیرہ سے اور عمل وغیرہ کے ذریعہ علاج۔ پانی پینے کے قواعد اور ڈوبا ہوا جو بظاہر مردہ سمجھا جاتا ہے اوس کو بحالت زندگی لانے ڈوبے ہوئے کے پیٹ سے پانی نکالنے اور مختلف حالتوں کے علاج اور عملی تجربے مع تصاویر۔ فن شناوری کے اصول اور مختلف قسم کی تیراکیوں کے قاعدے اور عمدہ ہدایتیں مع تصاویر اور بہت سی کارآمد باتیں۔ اس کتاب میں کل ۲۵ تصویریں نہایت کارآمد ہیں۔ صفحہ ۱۰۰	[illegible]
	”بہت چنے کی گولی ایک چنے کا بوجھ“ کیسی سچی اور پر معنی ضرب المثل ہے۔ ”اکیلا چنا سو بار کیا بھاڑ پھوڑ سکتا ہے“؟ اس خیال سے کہ دنیا میں مہلک اور خوفناک امراض کے ہزارہا بیش قیمت اور بے نظیر نسخے جو کتابی تو نہیں لیکن بوجہ سہل الحصول اور کثیر المنفعت ہونے کے چند لوگوں کو ہی شاذ و نادر ہاتھ لگے ہیں وہ اونہیں ظاہر نہیں کرتے ۱۹۰۵ء میں پیسہ اخبار لاہور نے اپنے کثیر التعداد خریداروں کی خدمت میں یہ ضرورت پیش کی تھی۔ اوس وقت سے لیکر ۱۹۰۸ء کے آخر تک یعنی چار سال کے عرصہ میں بہت مجرب اور نیکدل لوگوں نے اپنے اپنے تجربہ کئے ہوئے سینکڑوں نسخے ہر قسم کے عام اور پیچیدہ امراض کے بغرض فائدہ	

نام کتاب	حال	قیمت
[illegible]	پیسہ اخبار کے [illegible] ہوئے۔ [illegible] کتاب کی صورت میں چھاپ دیئے گئے ہیں جس میں (۳۶۱) ایسے بے نظیر نسخے ہیں [illegible] نسبت [illegible] ڈاکٹروں کے بھی ہیں جو [illegible] ہیں۔ ہر گھر میں یہ کتاب ضرور ہونی چاہیئے (مجلد)۔ صـ[illegible]	[illegible]
مجربات حفظ صحت	سنہ ۱۸۹۵ء سے سنہ ۱۹۰۸ء تک کل نسخے پیسہ اخبار سے درج کیے گئے ہیں	ایک روپیہ
حفظ صحت الاطفال	اس کتاب میں بچوں کی صحت قائم رکھنے کیلئے ایسی ایسی اعلیٰ درجہ کی مفید تدابیر لکھی ہیں کہ جن پر عملدرآمد کرنے سے بچوں کی ہزاروں لاکھوں جانیں بچ سکتی ہیں۔ بچوں کی قریباً تمام بیماریوں کے نہایت عمدہ [illegible] نسخے مع علامات بیماری اور تشخیص کے درج ہیں۔ شیر خوردوں، زہر خوردوں اور ڈوبے ہوؤں کی جان بچانے کے لئے کئی مفید علاج درج ہیں۔ صـ۱۲۵	[illegible]
قانون زہر	(یعنی سانپ [illegible] کاٹنے کا علاج) اور سانپ کی تشریح کے مفصل حالات مع بہت سی تصاویر کے۔ صـ۳۲	[illegible]
[illegible]	ہر مرض کا حال مع علاج مرض متعلقہ کمال تشریح سے درج ہے۔ حکیم افلاطون اور ارسطو کے قول بھی درج کیے گئے ہیں۔ صـ۶۹	[illegible]
صحت ازدواج	یہ علم طب کی بے نظیر کتاب جو زمانہ حال کی تحقیقات کے مطابق ازدواج کی زندگی کی برکات ظاہر کرکے اون کو بحال رکھنے اور اون سے خوشحالی حاصل کرنے کی تدابیر سے لبریز ہے۔ ڈاکٹر مرزا محمد اکبر بیگ صاحب پروفیسر طبیہ کالج قسطنطنیہ نے نہایت خوشخط ٹائپ کی چھاپ [illegible] اعلیٰ درجہ کے چکنے اور دبیز کاغذ پر باتصویر چھپوائی ہے [illegible] جس فرانسیسی کتاب کے ترجمے پر بہت کچھ اضافہ کرکے یہ اردو کتاب تیار کی گئی ہے وہ یورپ میں [illegible] مرتبہ چھپ چکی ہے اور یورپ کی ہر [illegible] میں موجود ہے۔ کئی ایک نہایت خوبصورت اور واضح تصویریں دے کر تشریح کو بخوبی ذہن نشین کیا گیا ہے۔ اور نوٹ بڑی وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ صـ۲۲۵	[illegible]
الصحت	صحت کیا ہے اور کیونکر بحال رہ سکتی ہے۔ نہایت عمدہ فلسفیانہ بحث ہے۔ صـ۴۲	[illegible]
ہدایت ہیضہ	ہیضہ کے متعلق ہدایات۔ علاج مرض کی علامات اور اس کے دفعیہ کی تدابیر وغیرہ۔ صـ۱۲	[illegible] پائی
[illegible]	یہ کتاب ۲۶۴ صفحہ کی جلد بندھی ہوئی ہے جس میں اس فن کا تاریخی حال مع جواب اعتراضات اور حفظان صحت کا بیان اور ہدایات نسبت استعمال ادویہ و خواص ادویہ مندرج ہیں اور سر سے قدم تک کل معمولی امراض کا علاج لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ سے کل امراض کا علاج بلا معرفت نہایت عمدہ طور پر ہر ایک شخص کر سکتا ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کتاب کو رہنا چاہیے (مجلد)، صـ۲۶۴ مصنفہ حکیم خادم حسین خان صاحب آنریری مجسٹریٹ شاہ آباد ضلع ہردوئی	[illegible]
سل و دق کا	انسداد اور علاج بذریعہ [illegible] کے علاج بالحرکت کے	[illegible]
ہیضہ [illegible]	کا علاج ہومیوپیتھک	ایک آنہ

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت

معلومات کا ذخیرہ

نام کتاب	بیان	قیمت
فلسفہ بوسہ بازی	بوسہ بازی کے تاریخی - علمی - معاشرتی اور مذاقی پہلوؤں پر بڑے دلچسپ حالات درج ہیں - اور دنیا کے مختلف ممالک میں بوسہ کی رسوم بہت پُرلطف ہیں شائقین یقیناً دلچسپی حاصل کرینگے - صفحہ ۶۸ ؂	[illegible]
[illegible]	یعنی روئے زمین کے مختلف ممالک کی شادی - نکاح اور طلاق کے متعلق رسوم - رواج اور دستور - اس کتاب میں بہت ہی دلچسپ معلومات بڑی تلاش اور تجسس سے کئی سال کے درمیان منشی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے جمع کی ہیں - صفحہ ۱۴۱ ؂	[illegible]

لطایف ظرائف اور دل بہلاؤ کے سامان

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible] عجیب	دل بہلاؤ کے لئے یہ رسالہ عجیب دستاویز ہے - نہایت عمدہ واقعات جمع کئے گئے ہیں صفحہ ۴۰ ؂	دو آنے
[illegible]	یورپ اور خصوصاً انگلستان کے مختلف مذاق کے ایک سو نہایت دلچسپ اور ہنسانے والے لطیفوں پر مشتمل ہے - لطف یہ ہے کہ ہر لطیفے کے ساتھ اسی مطلب کی تصویریں بھی چھاپی گئی ہیں جو مطلب اور مذاق کو دوبالا کر دیتی ہیں - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپ اور خصوصاً انگلستان میں عورتوں اور مردوں کا مذاق کیسا پُرلطف ہوتا ہے (طبع ششم) صفحہ ۸۰ ؂	[illegible]
[illegible]	حصہ اول مشرقی اور مغربی مذاق کے نہایت عمدہ چٹپٹے مصالحہ دار پانسو لطیفے درج ہیں - اچھے یا بُرے ہونے کا فیصلہ ہم ناظرین پر چھوڑتے ہیں - ہماری تعریف سے نہ تو پانسو سے سوا پانسو ہی ہوسکتے ہیں اور نہ پورے پانسو - طبیعت مذاق پسند ہے تو ضرور منگوائیے - غم غلط کرنے کیلئے نہایت عمدہ رفیق ہے - پہلا دوسرا ایڈیشن چھپتے ہی دست بدست ختم ہوگیا - اب بار سوم بعد ترمیم چھپے ہیں صفحہ ۱۴۰ - حصہ دوم حصہ سوم حصہ چہارم حصہ پنجم بھی موجود ہیں ؂	[illegible]
[illegible]	اس کتاب میں قریب بیس کے انگریزی کتابوں سے ہر قسم کے سینکڑوں علمی اور عملی شعبدات عملیات اور ترکیبیں اور کھیل اور تماشے مع بہت سی تصاویر کے درج ہیں کہ جن کے تماشا دیکھنے کے لئے شوقین سینکڑوں روپے خرچ کرکے بہت حیرت ساتھ لے آتے ہیں - صفحہ ۱۰۰ ؂	[illegible]

قانون

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	یا جیبی وکیل جس میں قوانین مروجہ کے بیس ایکٹوں کا نہایت ضروری خلاصہ درج ہے قانون وقت کی معلومات ہر ایک شخص کے لئے ضروری ہیں - مگر اتنے لمبے چوڑے ایکٹ ہر شخص کب مطالعہ کرسکتا ہے اس لئے بڑی محنت سے یہ خلاصہ تیار کیا گیا ہے - کئی مرتبہ آپ کے قانونی مشورے کی فیس بچ جاویگی - صفحہ ۱۶۵ ؂	[illegible]

؂ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	یعنی ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۷۶ء معہ ایکٹ ملحقہ سنہ ۱۸۸۱ء معہ شرح و نظائر و بیہی جات صرفی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۹۱ء ترمیمہ بروئے ایکٹہائے ۱۸ سنہ ۱۸۸۲ء و ۳ سنہ ۱۸۹۱ء	[illegible]
[illegible]	یعنی ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء ترمیمہ بروئے ایکٹہائے ۱۷ سنہ ۱۸۷۹ء ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء ۵ سنہ ۱۸۸۱ء ۹ سنہ ۱۸۸۱ء ۷ سنہ ۱۸۸۸ء ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء ۶ سنہ ۱۸۹۲ء	[illegible]
[illegible]	یعنی ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ء ترمیمہ بروئے ایکٹہائے ۹ سنہ ۱۸۸۴ء او ۸ سنہ ۱۸۸۸ء ۹ سنہ ۱۸۸۹ء ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء ۶ سنہ ۱۸۹۲ء وغیرہ	[illegible]
[illegible]	کل قانونی لغت و اصطلاحات و الفاظ محمدی و ہندوانہ وغیرہ	[illegible]
[illegible]	ترمیم شدہ آخر جون سنہ ۱۸۹۶ء تک کے تمام عمدہ فیصلے ۔ اور پورٹ وغیرہ حجم صفحہ ۷۲۰ محصول ڈاک ۵ ر	[illegible]

مذہبی اور مباحثے کی کتابیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	مسلمانوں کی نماز ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ ۔ قربانی وغیرہ امور کی مذہبی قابلیت اور حقیقت کی توضیح کی گئی ہے ۔ اور نماز روزہ وغیرہ ارکان اسلام کے ادا کرنے کے طریقے لکھے گئے ہیں ۔ نئے فیشن کے بابو جو ارکان نماز سے واقف نہیں جلد منگائیں ۔ صفحہ ۲۸	[illegible]
ارمغان بے بہا	یعنی اردو زبان کے اکثر مصنفین کی چیدہ نعتوں کا مجموعہ ۔ صفحہ ۶۰	تین آنے
شہری مذہب	اور اونچی مذہبی بے ایمانی اور دغا بازی ۔ اردو ترجمہ از کتاب مسٹر بریڈلا ۔ صفحہ ۱۶	ایک آنہ
[illegible]	یہ کتاب قرآن مجید کی لغات پر مشتمل ہے ۔ اس میں قرآن شریف کے تمام الفاظ کے معانی مع بہت سے دیگر فوائد کے معلوم ہو سکتے ہیں ۔ اور آج کے زمانے میں ہر ایک مسلمان نوجوان خصوصاً انگریزی خوان اس کی مدد سے کلام اللہ کو پڑھنے یا سمجھنے پر حاوی ہو سکتا ہے ۔ صفحہ ۲۱۶	[illegible]
[illegible]	قرآن مجید و فرقان حمید کے مطلب کو سمجھنے اور یاد کرنے اور بوقت ضرورت حوالے اور شہادت کے لئے فوراً کسی خاص مقام سے وہی آیت شریف نکالنے کے لئے جس کے مضمون کی ضرورت تھی یا کسی خاص مضمون کے متعلق جن جن مختلف مقامات پر ارشاد ہوا ہے اس کو تحریر یا تقریر کے وقت معلوم کرنے کے لئے مرتب کی گئی ہے ۔ ہر مطلب کا لفظ دیکھنے سے آیت ۔ رکوع سورہ سیپارہ کا نمبر مل جاتا ہے اور فوراً کلام اللہ سے وہ موقع نکل سکتا ہے ۔ صفحہ ۲۲۶	[illegible]
[illegible]	ہندوں کے حقوق جو ہندوں پر ہیں ۔ ماں ۔ باپ ۔ بہن ۔ بھائی ۔ بیوی اور دوست وغیرہ کے متعلق ۔ صفحہ ۴۲	[illegible]
[illegible]	انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا ہوا ۔ موجودہ بائبل کی ایسی آیتیں جو مختلف اور متضاد مضامین کی ہیں ۔ صفحہ ۱۱۲	[illegible]
اوراد محمدی	اوراد کا بہت عمدہ مجموعہ ہے ۔ ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے ۔ صفحہ [illegible]	دو آنے
مجموعہ مناجات	(موسوم بہ بیات مناجات خاکی) زبان فارسی میں مناجات کا نہایت قابل قدر مجموعہ ہے ۔ صفحہ ۵۶	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	در باب مباحثہ شیعہ و سنی۔ بڑی تحقیق اور تفتیش سے بہ تصدیق اعتقاد سنت و جماعت۔ قابل ملاحظہ۔ صفحہ ۱۶۱	[illegible]
رسالہ طلاق	معہ کیا ہندا اور حلیمی تقطیع یہ رسالہ طلاق کو نہایت عمدگی سے حل کیا ہے۔ صفحہ ۲۴	ایک آنہ
[illegible]	مذہب الٰہی پر جیسا کہ محقق اس کا نام رکھتے ہیں۔ یہ کتاب ایک انگلش مصنف کی کتاب سے ترجمہ کی گئی ہے۔ صفحہ ۹۱	[illegible]
رسالہ	نصیحۃ الاسلام مشتمل بعض مسائل شرعی وغیرہ۔ صفحہ ۲۵	دو آنہ
[illegible]	یہ رسالہ حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بیان میں بالکل نئے پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ اور ہر مسلمان کا اس کتاب کو خرید کر پڑھنا ثواب میں داخل ہے۔ صفحہ ۴۲	[illegible]
[illegible]	(یا خطبہ بے الف مع جنگ خیبر)۔ یہ خطبہ منظوم ہے کہ جس کی عبارت میں حرف الف نہیں۔ مصنف نے بھی اسی رعایت سے مضمون اور صنعت کی پابندی کے ساتھ نظم کیا ہے۔ نظم کا حسن دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ صفحہ ۲۵	[illegible]
[illegible]	دو سو چیدہ احادیث کا انگریزی میں ترجمہ۔ صفحہ ۱۲	ایک آنہ
[illegible]	ایسی میلاد میں کہ تمام مادری زبان میں پڑھنی چاہئے۔ حصہ دوم و سوم	آٹھ آنے

تواریخ جغرافیہ۔ سفرنامے اور حالات ممالک

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	یہ کتاب سلطنت انگلستان کی تاریخ کی بہت سی انگریزی کتابوں سے خلاصہ کر کے منشی محمد الدین صاحب سابق ہیڈ ماسٹر قصور نے ۱۸۸۴ء میں مرتب کی تھی۔ اب مزید حالات معہ کئی ایک تاریخی ضمیموں کے شامل کر کے اس کو بار دوم چھاپا گیا ہے۔ اردو میں کوئی ایسی کتاب موجود نہیں۔	[illegible]
فخر البلاد	تاریخ ہند حصہ اول مصنفہ مرزا محمد کاظم صاحب برلاس مرادآبادی	چار آنے
[illegible]	یعنی ابتدا سے عہد راجگان اہل ہنود سے عہد اسلام و عہد انگلشیہ کے ہندوستان کے تمام راجوں مہاراجوں بادشاہوں اور شہنشاہوں کے نام بقوانین حکومت وغیرہ سلسلہ وار اول میں درج ہیں۔ سر سید احمد خاں صاحب مرحوم نے اس کتاب کو غدر سے پہلے تصنیف کیا تھا جبکہ دہلی میں منصف تھے۔ اب بار دوم طبع ہوئی ہے۔	[illegible]
[illegible]	سلطنت عثمانیہ اور یونان کے مابین جو جنگ ۱۸۹۷ء میں تھسلی میں ہوئی ہے اس کے مفصل اور چیدہ حالات کی کتاب جو سر ایشمڈ بارٹلٹ نے انگریزی میں تصنیف کی تھی یہ اس کا ترجمہ معہ تصاویر ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ جس میں نہایت صحیح اور معتبر حالات میدان جنگ کے درج ہیں۔	[illegible]
[illegible]	یعنی میرا سفر یوروپ جو لالہ چند ارام صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب نے مشتمل حالات سفر یوروپ ۱۸۹۶ء میں انگریزی میں چھپایا۔	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	دو کتاب صبحی پاشا وزیر صیغہ تعلیم قسطنطنیہ نے جو تاریخ اسلام پر نہایت منصفانہ پیرایہ میں لکھی تھی۔ سعید آفندی مرحوم ایڈیٹر اخبار الاقدام نے اوس کا اُردو ترجمہ چھپوایا صفحہ ۳۰۰ - چھاپہ ٹایپ	[illegible]
اسمائے جغرافیہ	کی وجہ تسمیہ کا رسالہ۔ علم جغرافیہ کے کئی سو الفاظ کے معنی اور مطلب بڑی محنت سے لکھے گئے ہیں صفحہ ۴۸	چار آنے
[illegible]	زبان پارسی میں تاریخ شاہان ایران از ابتدائے آبادیان تا انجام ساسانیان۔ ایران کی چھاپے کی قیمت دس روپئے ہے۔ ہمارے یہاں صفحہ ۶۲	[illegible]
[illegible]	کرہ ارض کے مختصر حالات ایسی خوش اسلوبی سے مرتب کئے گئے ہیں کہ امتحان سے ۲ گھنٹے پیشتر دیکھنے کافی ہیں۔ صفحہ ۵۰	[illegible]
حالات روس	روس کی نسبت ہماری معلومات نہایت محدود اور مختصر ہیں۔ اس لئے اس عظیم الشان سلطنت کے حالات معاشرتی۔ تمدنی۔ تعلیمی۔ تاریخی۔ جغرافیائی وغیرہ دلچسپی سے پڑھے جانے کے قابل ہیں۔ ڈاکٹر جارج برینڈس صاحب کی دلچسپ کتاب کے پہلے حصے کو اہل وطن کی خدمت کے لئے انگریزی سے ترجمہ لیا گیا ہے حالات کی دلچسپی محتاج بیان نہیں۔ صفحہ ۱۵۰	[illegible]
تعلقات کشمیر	مہاراجہ گلاب سنگھ کے ساتھ گورنمنٹ انگریزی کا عہد نامہ۔ اس پر بڑا زبردست ریویو از پادری رجب علی۔ صفحہ ۱۱۶	ایک روپیہ
سیر کشمیر	ایک صاحب کا پرائیویٹ سفر کشمیر۔ صفحہ ۱۳۲	پانچ آنے

کتب متفرق مفید عام و متعلق مدارس

نام کتاب	بیان	قیمت
کریما انگریزی	کریما شیخ سعدی شیرازی۔ سلیس انگریزی میں نظم صفحہ ۲۸	دو آنے
[illegible]	دیوان در علوم فقر و سلوک۔ از قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شیخ فریدالدین عطار قدس سرہٗ۔ صفحہ ۱۵۶	[illegible]
[illegible]	خلاصہ دیوان حافظ کا ٹھیٹھ پنجابی میں نظم نہایت عمدہ ترجمہ۔ گویا عرفان کا دریا ہے چوتھی مرتبہ چھپا ہے۔ صفحہ ۶۸	[illegible]
فصاحت	عام جلسوں میں بیباکانہ۔ موثر۔ فصیح اور دلچسپ تقریر کر سکنے کا ڈھنگ۔ صفحہ ۵۲	تین آنے
[illegible]	بعض اشغال کی دلچسپ اور مکمل تشریح۔ صفحہ ۴۴	دو آنے
پنجابی گرامر	پنجابی زبان کے قواعد اردو میں مختصر طور پر لکھے گئے ہیں۔ صفحہ ۱۲	ایک آنہ
[illegible]	اس سوانح موصوف کی کتاب میں سرسید مرحوم کے ۴۳ لکچر اور تقریریں ۱۸۵۶ء سے لیکر ۱۸۹۳ء تک درج ہیں۔ جن کو مولوی سراج الدین صاحب ایڈیٹر سرمور گزٹ نے جمع کیا ہے۔ کاغذ دیسی	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
انگلش پہاڑہ	انگریزی ضرب الشلیس بالمقابل ہندوستانی یعنی ضرب المثلوں کے ٭	تین آنہ
[illegible]	مشہور گنجینۂ خرد - مصنفہ پنڈت ہیرا لال صاحب پروفیسر فارسی و پراچند انگلو ویدک کالج لاہور ٭	[illegible]
انوار سہیلی شرح گنجینۂ خرد	کا اردو بامحاورہ ترجمہ مع فرہنگ مرتبہ پنڈت ہیرا لال صاحب پروفیسر پراچند انگلو ویدک کالج لاہور ٭	[illegible]
مرآۃ الکرہ	جغرافیہ کرہ زمین کے حالات بصورت سوال و جواب ٭	ایک آنہ چھ پائی
رہنمائے کرکٹ	اس مشہور کھیل کے قواعد اس میں درج ہیں ٭	ایک آنہ چھ پائی
[illegible]	جس میں حساب کے کل قواعد کے اصول جبریہ ثبوت مع بہت سے مشقی سوالات کے درج ہیں ٭	[illegible]
تذکرہ ایک سنیاسی	بالی کا نیچرل حال قصہ منظوم میں ٭	ایک آنہ
تشریح الاضافات	فارسی زبان کی اکیس اضافتیں ٭	۹ پائی
عربی علم ادب	عربی زبان کی بلاغت اور وسعت ٭	ایک آنہ

منبہات ابن حجر عسقلانی ؛ - جس میں نہایت عمدہ اخلاقی اور مذہبی ہدایات درج ہیں عربی سے انگریزی میں ترجمہ کرائی گئی ہیں - کتاب قابل دید ہے - قیمت بارہ آنے (۱۲) ٭

بول چال انگریزی اردو بالمقابل - انگریزی بامحاورہ بولنا سیکھنے کے لئے بہت عمدہ کتاب ہے زیر طبع - قیمت آٹھ آنے (۸) ٭

انٹرنس پنجاب یونیورسٹی کے سوالات سنین گزشتہ مع حل و جوابات انگریزی ہیں - کامل ریاضی دان ماسٹر راکھول صاحب سے تیار کرائے گئے ہیں - ترجمہ انگریزی کا اور گرامر وغیرہ مع جوابات (۱۲) تاریخ اور جغرافیہ مع جوابات (۱۲) حساب و مساحت آئی ہیں - الجبرا مع حل ریاضی (۱۲) - اردو انٹرنس کورس کی شرح (۱۲) - جو صاحب مندرجہ بالا چاروں کتابیں خریدینگے ان سے چار روپے لئے جاوینگے - رعایتی خاص قیمت پورے سٹ کی تین روپے (۳) ٭

امتحان مڈل کے سنین گزشتہ کے تمام مضامین کے سوالات - دو دفعہ چھپ چکے ہیں - انگریزی سے اردو - اردو سے انگریزی کے تراجم اپنی کا جواب - انگریزی گرامر مع جوابات (۵) حساب مع حل (۵) مساحت مع حل - جواب مضمون جنرل اردو مع جوابات (۵) - قواعد اردو مع جوابات (۲) تاریخ ہند مع جوابات (۶) جغرافیہ مع جوابات (۵) - جبر و مقابلہ مع حل (۴) علم طبیعات مع جوابات (۲) - بڑے بڑے لائق و فائق ماسٹروں سے تیار کرائے گئے ہیں ٭

مقتل التعتیش (ڈائری و اربٹن نامہ) - جس میں ایک تجربہ کار پولیس افسر مسٹر وار برٹن اور مسٹر کرسٹی جیسے اعلیٰ درجہ کے سراغرساں پولیس افسروں کے ماتحت جو جو کارنامے سراغرسانی میں کئے ہیں ان کو قلمبند کیا ہے - ایسے عجیب اور حیرت انگیز واقعات کو جمع کیا ہے کہ کسی ناول میں بھی ایسے دلچسپ واقعات کم ہونگے کتاب چھپکر تیار ہو گئی ہے - قیمت فی جلد دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) ٭

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

تواریخہائے پنجاب عہد سکھاں (انگریزی)

پنجاب کی چند نہایت عمدہ تاریخیں انگریزی زبان میں مدت سے ایسی کمیاب ہوگئی تھیں کہ دس دس پندرہ پندرہ روپئے پر ایک ایک جلد کا ملنا مشکل ہوگیا تھا۔ اس لئے ان کتابوں کو دوبارہ چھاپ دیا گیا ہے۔

(۱) کورٹ اینڈ کیمپ آف مہاراجہ رنجیت سنگھ یعنی "مہاراجہ رنجیت سنگھ کا دربار اور میدان" مصنفہ ڈبلیو۔ جی۔ آسبورن صاحب۔ قیمت عمر ؏

(۲) انکیشن آف پنجاب۔ یعنی "الحاق پنجاب"۔ قیمت ۲ ار ؏

(۳) آریجن آف دی سکھ پاوران دی ایسٹ۔ یعنی "مشرق میں سکھ طاقت کی ابتدا" مصنفہ ایچ۔ ٹی۔ پرنسپ۔ قیمت عہ ؏

(۴) ہسٹری آف دی سکھس۔ یعنی "تاریخ سکھاں" مصنفہ کپتان جوزف ڈیوی کننگھم۔ جو سکھوں کی نہایت عمدہ اور نادر الوجود تاریخ ہے۔ قیمت ہے ؏

یہ کتابیں انگریزی میں چھپ کر تیار ہوگئی ہیں۔ اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں ؏

رسالہ زمیندار باغبان وبیطار:۔ زراعت باغبانی وبیطاری کے بکثرت مضامین اس رسالہ میں درج ہیں جو کئی سال تک کارخانہ پیسہ اخبار سے جاری رہا ہے مختلف سنین کے کل نمبر آدھ روپیہ قیمت پر بالمقطع فروخت ہوتے ہیں؏ جتنے نمبر اس سلسلہ کے آجتک چھپے ہیں وہ سب موجود ہیں ؏

ٹرکی ٹوپیاں:۔ نہایت عمدہ ترکی ٹوپیاں شرفا کے پہننے کے قابل جو تین روپیہ فی ٹوپی سے لیکر عہ فی ٹوپی تک کے مختلف درجوں کی کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں ؏

مردانہ اور زنانہ منازل زندگی کی رنگین تصاویر مطبوعہ یورپ مع ہ ری اشعار حسب حال کے ہر مکان کو زیب دے سکتی ہیں۔ نہایت بامعنی اور نتیجہ خیز ہیں۔ قیمت فی تصویر ۱۲ر تھی اب رعایتاً ۸ر مقرر کیگئی ہے ؏

بے نظیر بے ہدف دوائیاں

جنرل سپلائی سٹورس کا خزانہ پیسہ اخبار لاہور کی ضرور آپ کے امتحان کے قابل ہیں جو امریکہ میں تیار کرائی گئی ہیں

مکھی مار کاغذ

ہمارے ملک میں جہاں بارہ مہینے مکھیوں مچھروں اور بھنگوں کی کثرت سے جان عذاب میں پھنستی ہے۔ ان سے نجات پانے کیلئے نہایت ضروری تھی۔ لہذا رفاہ عام کی غرض سے مکھی مار کاغذ نو ایجاد ترکیب اور مصالحوں سے امریکہ میں تیار کرا کر منگایا ہے۔ ہدایت کے مطابق اس کے استعمال سے ان موذی جانوروں سے نجات مل جائیگی قیمت لفافہ جسمیں آٹھ مکھی مار کاغذ ہیں چار آنہ

بے نظیر درد سر کی دوائی

درد سر کیسے ہی زور سے ہو رہی ہو ایک منٹ تک آرام ہوتا ہے ہر قسم کے درد کیلئے یقینی اور فوری علاج صفراوی اعصابی تشنجی وغیرہ قسموں کے سر کے درد اور شقیقہ کے درد اس سے فوراً دور ہو جاتے ہیں اور ان سب بیماریوں سے انسان بچ جاتا ہے جو درد سر کے بعد پیدا ہوتی ہیں قیمت فی بکس جس میں ایک درجن ٹکیہ ہیں (ایک روپیہ دو آنے ہے)

کھانسی کا حکمی علاج

جس سے ہر قسم کی نئی اور پرانی کھانسی اور زکام ضیق النفس گلا پڑ جانا۔ حلق کی گرگری اور خراش پھیپھڑوں اور ہوا کی نالیوں کی تمام سوزشیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس سے مجرب اور سریع التاثیر کھانسی کی دوائی ملنی مشکل ہے!

قیمت کھانسی کی دوائی کی عہ فی بوتل

جوہر مردمی یعنی مرکب جوہر ڈامیانہ

ڈامیانہ۔ فاسفورس۔ کچیلا اور کوکا کا مرکب جو قوت عصب قوت باہ اور طاقت مردمی اور عام طاقت جسمانی کو بحال کرنے کیلئے اکسیر اور تریاق کا حکم رکھتا ہے کمزوروں۔ مایوسوں اور لاولدوں کو اس کے استعمال سے قابل حیرت فائدہ حاصل ہوتا ہے عورتوں اور مردوں دونوں کے عقر اور آلات تناسل کے نقص رفع کر دیتا ہے یہ ایسا بطور مقوی باہ استعمال کیا جاتا ہے یا دوسری جوبیت کے لئے بہترین علاج تسلیم کیا گیا ہے اس سے طاقتور مقوی باہ آپکو معلوم نہیں ہوگا کچیلا اول درجہ کا مقوی اعصاب ہے کوکا اشتہا اور طاقت دیتا ہے اور دماغی اور عقلی طاقتوں کو نشو و نما کرتا ہے قیمت دو روپیہ فی بوتل

مرکب جوہر عشبہ

خون کی صفائی کیلئے اس سے بہتر علاج آتشک ورثہ یا نئے ہوا جلد اور خون کی بیماریوں کے لئے عجب تریاق ہے تمام خون کی غلاظتوں اور گندہ خونوں کو رفع کرنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ رجع المفاصل یعنی گنٹھیا۔ آتشک اور تمام ایسی خوفناک امراض کو جڑھ سے کھو دیتا ہے۔

جوہر عشبہ

کے ساتھ اور کئی ایک ادویات مع فولاد اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ کے ملا کر جوہر تیار کیا ہے پچاس پوری خوراکیں ایک بوتل میں ہیں قیمت جوہر عشبہ عہ فی بوتل

مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور میں چھپی

پیسہ اخبار لاہور

جس میں ہفتہ وار اور ہندوستان کے چیدہ چیدہ انگریزی اخبارات سے نادر اور دلچسپ مضامین ترجمہ ہو کر درج ہوا کرتے ہیں اور جس کو باقی تمام اردو اخبارات سے زیادہ شہرت اور تعداد خریداران میں پہنچنے کا فخر حاصل ہے [illegible] ہندوستان بھر کے تمام اردو اخبارات سے زیادہ چھپنے والا [illegible] قیمت مع محصول ڈاک [illegible] دو روپیہ [illegible] پیشگی قیمت کی وصولی پر ایک نادر کتاب [illegible]

المشتہر منیجر پیسہ اخبار لاہور

انتخاب لاجواب

یعنی دنیا کے تمام نہایت عجیب اور مفید کتابوں اخباروں اور تحریروں کا عطر مجموعہ

جس میں ہزارہا ایسے قیمتی علمی اور عملی مضامین دل بہلاؤ اور تعلیم کے لیے درج

ہوتے ہیں کہ جو اور کسی ذریعے سے مل نہیں سکتے

ہندوستان میں کسی زبان میں اس قسم کی کوئی کتاب یا رسالہ نہیں چھپا

اردو زبان میں بے نظیر

ناظرین میں کئی قسم کے انعام تقسیم ہوتے ہیں اور مضمون نگاروں کو معقول معاوضہ دیا جاتا ہے

ہفتہ وار اشاعت میں ۲۴ صفحے کلاں قیمت مع محصول ڈاک چھ روپیے

المشتہر منیجر پیسہ اخبار لاہور

م-X ح RR ۹۷

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱۹۹۳

کتب خانہ
جامعۂ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی، سرکاری
مجالس شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ کیلئے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲- اساتذہ جامعۂ عثمانیہ و کلیات متعلقہ و دیگر عہدہ داران جامعہ
اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں ایک ماہ کیلئے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ اور انٹرمیڈیٹ

۳- طلباء ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ و تحقیقاتی جماعتوں کے طلبہ تین کتابیں دو ہفتہ کیلئے اپنے پاس رکھ سکیں گے
طلبہ پانچ کتابیں ... اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۴- مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے حساب
ایک آنہ یومیہ فی کتاب وصول کیا جائیگا۔

۵- بشرط موقع کتابیں پھر جاری کی جا سکیں گی مگر اس غرض سے
کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶- کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible] داری
عائد ہوگی۔

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان سیاہی یا پنسل سے
نہ لگایا جائے۔

۸- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
جاری نہ کی جا سکیں گی۔ فقط

ع ۳ م

۷۲۹
۲۱۲
تاریخ ادب [illegible]
[illegible] ۲۱۶ [illegible]